ماہنامہ
احمدیہ گزٹ
کینیڈا

نومبر 2018ء

دنیا میں مالی قربانیاں پیش کرنے والی جماعت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ ۵ جنوری ۲۰۱۸ میں فرمایا:

”آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے روئے زمین پر سوائے احمدی کے کوئی نہیں جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے مالی قربانی کی سوچ رکھتا ہو۔۔۔

من حیث الجماعت صرف جماعت احمدیہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے غریبوں اور ضرورت مندوں کی مدد کے علاوہ دین کی اشاعت اور اسلام کی حقیقی تصویر دنیا کو دکھانے کے لئے اپنے اوپر بوجھ ڈال کر بھی مالی قربانیاں کرتی ہے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ ۲۸ جنوری ۲۰۱۸)

جماعت احمدیہ کینیڈا
وقفِ جدید کی وصولی کے لحاظ سے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ جدید کے مالی سال کے آغاز کا اعلان کرتے ہوئے خطبہ جمعہ ۵ جنوری ۲۰۱۸ میں فرمایا:

"گزشتہ سال ۲۰۱۷ میں جماعت احمدیہ عالمگیر نے وقفِ جدید میں ۸۸ لاکھ ۲۶ ہزار پونڈز کی مالی قربانی پیش کی ۔۔۔

وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی امارتیں : وان اوّل ، کیلگری دوم اور پیس ویلج سوم ۔

وصولی کے لحاظ سے کینیڈا کی بڑی جماعتیں : ڈرہم اوّل ، ایڈمنٹن ویسٹ دوم اور سیسکاٹون ساؤتھ سوم۔

وصولی کے لحاظ سے کینیڈا میں دفتر اطفال میں امارتیں : پیس ویلج اوّل، کیلگری دوم اور وان سوم ۔

وصولی کے لحاظ سے کینیڈا میں دفتر اطفال میں نمایاں جماعتیں: ڈرہم اوّل ، بریڈفورڈدوم اور سیسکاٹون ساؤتھ سوم ۔"

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ ۲۸ جنوری ۲۰۱۸)

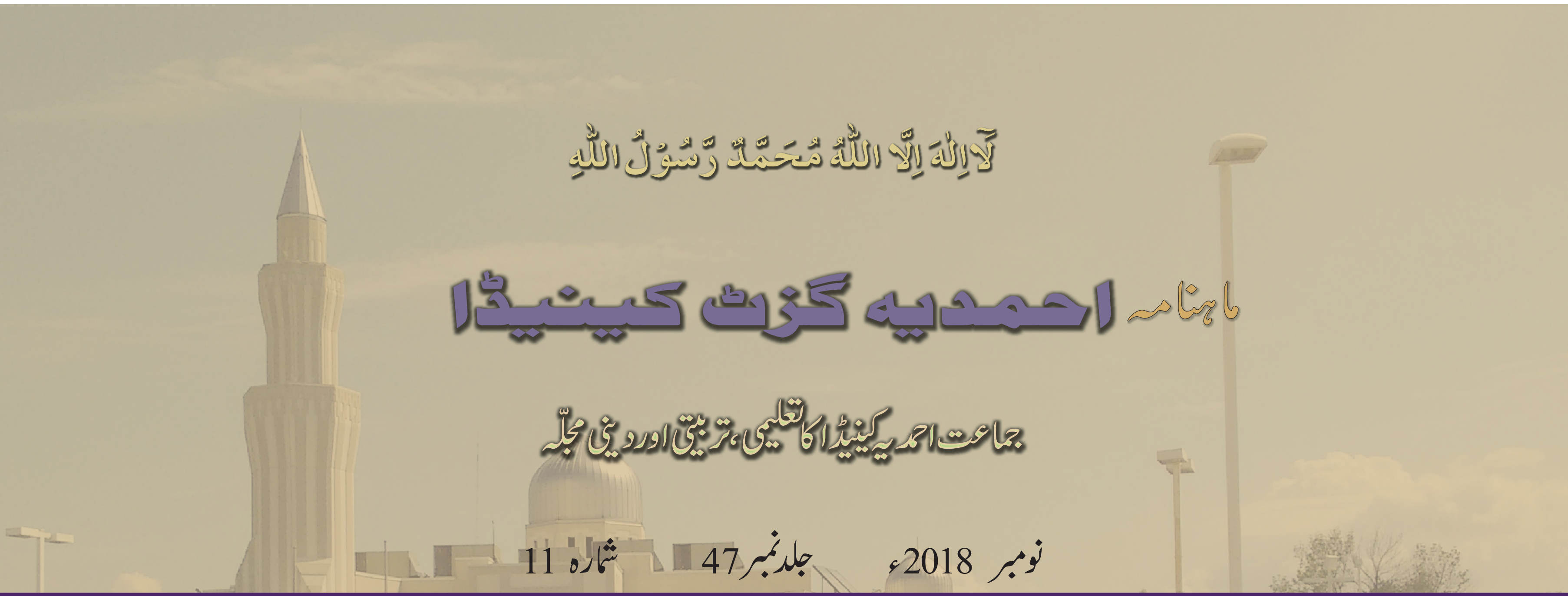

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

نومبر 2018ء جلد نمبر 47 شمارہ 11

فہرست مضامین

☆	قرآن مجید	2
☆	حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	2
☆	ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	3
☆	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات جمعہ کے خلاصہ جات	4
☆	ظہورِ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام: قرآن وحدیث کی روشنی میں ازمکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب	8
☆	شہدائے احمدیت۔ صبر کا پہاڑ، کوہِ وقار ازمکرم مولانا غلام مصباح بلوچ صاحب	14
☆	شادی و بیاہ کے موقع پر بد رسومات اور بدعات کے خلاف جہاد ازمکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب	18
☆	ظلمت سے نور کا سفر ازمکرم لیاقت علی صاحب	21
☆	وقفِ جدید دفتر اطفال کا قیام اور اہمیت ازمکرم مبارک احمد ظفرؔ صاحب	23
☆	وقفِ جدید باب رحمت ہے ازمکرم نذیر احمد سانول صاحب	24
☆	طلسم انسانی جسم تبصرہ ازمکرم پروفیسر حکیم سید ظل الرحمٰن صاحب	25
☆	رپورٹ: جماعت احمدیہ کے مشہور شاعر مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کے ساتھ ایک شام	27
☆	بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات	31
	شعبہ تصاویر کینیڈا	

نگران

ملک لال خاں

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیر اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

معاون مدیران

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ

تزئین و زیبائش

شفیق اللہ

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

رابطہ

editor@ahmadiyyagazette.ca

Tel: 905-303-4000 ext. 2241

www.ahmadiyyagazette.ca

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسۡتَطَعۡتُمۡ وَاسۡمَعُوۡا وَاَطِیۡعُوۡا وَاَنۡفِقُوۡا خَیۡرًا لِّاَنۡفُسِکُمۡ ؕ وَمَنۡ یُّوۡقَ شُحَّ نَفۡسِہٖ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ○

اِنۡ تُقۡرِضُوا اللّٰہَ قَرۡضًا حَسَنًا یُّضٰعِفۡہُ لَکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ شَکُوۡرٌ حَلِیۡمٌ ○ۙ

پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو جس حد تک تمہیں توفیق ہے اور سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو (یہ) تمہارے لئے بہتر ہے۔ اور جو نفس کی کنجوسی سے بچائے جائیں تو یہی ہیں وہ لوگ جو کامیاب ہونے والے ہیں۔

اگر تم اللہ کو قرضہ حسنہ دو گے (تو) وہ اسے تمہارے لئے بڑھا دے گا اور تمہیں بخش دے گا اور اللہ بہت قدر شناس (اور) بردبار ہے۔

(سورۃ التغابن 64:17-18)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکۡ وَسَلِّمۡ اِنَّکَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ

عَنۡ خُرَیۡمِ بۡنِ فَاتِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ: قَالَ رُسُوۡلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ: مَنۡ اَنۡفَقَ نَفَقَةً فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ کُتِبَ لَہٗ سَبۡعُمِائَةِ ضِعۡفٍ۔

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے راستے میں کچھ خرچ کرتا ہے۔ اسے اس کے بدلہ میں سات سو گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔

(جامع ترمذی۔ باب فضل النفقة فی سبیل اللہ ۔ حدیقۃالصالحین، حدیث نمبر 738، صفحہ 697)

ارشادات سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا میں اس کو چند گنا برکت دوں گا

خدا کی راہ میں جو لوگ مال خرچ کرتے ہیں ان کے مالوں میں خدا اس طرح برکت دیتا ہے کہ جیسے ایک دانہ جب بویا جاتا ہے تو گو وہ ایک ہی دانہ ہوتا ہے مگر خدا اس میں سے سات خوشے نکال سکتا ہے اور ہر ایک خوشہ میں سو (100) دانے پیدا کر سکتا ہے۔ یعنی اصل چیز سے زیادہ کر دینا یہ خدا کی قدرت میں داخل ہے اور در حقیقت ہم تمام لوگ خدا کی اسی قدرت سے ہی زندہ ہیں اور اگر خدا اپنی طرف سے کسی چیز کو زیادہ کرنے پر قادر نہ ہوتا تو دنیا ہلاک ہو جاتی اور ایک جاندار بھی روئے زمین پر باقی نہ رہتا۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن، جلد، صفحہ 162)

میں بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے کیونکہ اسلام اس وقت تنزل کی حالت میں ہے۔ پس اس ترقی کے لئے سعی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے اس لئے اس راہ میں جو کچھ بھی خرچ کرو گے وہ سمیع وبصیر ہے۔ یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا میں اس کو چند گنا برکت دوں گا۔ دنیا ہی میں اسے بہت کچھ ملے گا کہ کس قدر آرام میسر آتا ہے۔ غرض اس وقت میں اس امر کی طرف تم سب کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔

(ملفوظات۔ جلد 8، صفحہ 393)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد فرمودہ خطبات جمعہ ماہ اگست 2018ء کے خلاصہ جات

خطبہ جمعہ فرمودہ 03 اگست 2018ء

جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی، برطانیہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد،تعوذ،تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

الحمدللہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم ایک اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق پا رہے ہیں۔ بہت سے ہیں جو پہلی بار جلسہ سالانہ میں شامل ہو رہے ہیں اور کئی ہیں جو عرصہ سے شامل ہوتے آ رہے ہیں۔ بس سب کو جلسہ کے ان تین دنوں میں جلسہ کے روحانی ماحول سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہئے۔تبھی جلسہ میں شامل ہونے کا فائدہ ہوگا۔ جلسہ کے سب انتظامات تقریباً90 فی صد جماعت کے لوگ رضا کارانہ طور پر ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ لہٰذا بعض جگہ کمیاں رہ جاتی ہیں۔ پس جہاں کارکنان ان کمیوں کو دُور کرنے کی کوشش کریں گے وہاں مہمانوں کو صرفِ نظر کرنے کی ضرورت ہے۔ جہاں کارکنان کی مدد کی ضرورت ہو وہاں مدد مہیا کی جائے۔اسی طرح ہم میں اکائی پیدا ہوتی ہے۔

آج میں مہمان اور جلسہ کے کارکنان دونوں کو ہی کچھ کہوں گا۔ جلسہ کے معائنہ میں، میں نے کارکنان کو ان کے رویہ کی طرف توجہ دلادی ہے۔ ایک لمبا عرصہ سے یہ کارکنان ڈیوٹیاں دیتے آ رہے ہیں۔ اور ہر سال نئے شامل ہونے والے کارکنوں اور بچوں کو پہلے کام کرنے والے، اپنے تجربات سے فائدہ اٹھانے والے، تربیت کرتے ہیں۔ بعض باتوں کی طرف بہر حال توجہ دلانی پڑتی ہے۔

سب سے پہلی بات کارکنوں کے لئے یہ ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو ان لوگوں کی خدمت کے لئے پیش کیا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے جلسہ میں شرکت کے لئے حاضر ہوئے ہیں نہ کہ کسی دنیوی میلہ میں۔ کارکنان کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ مہمان کا رویہ جیسا بھی ہو، آپ نے ان کے احساسات کا خیال رکھنا ہے۔ آپ نے اپنے جذبات پر کنٹرول رکھنا ہے۔ دوسری طرف مہمانوں کو اپنے مہمان ہونے کا غلط فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ ہمارے سامنے ہے جس کی پیروی ہم نے کرنی ہے۔ ہمارے جلسے پر اپنے بھی آتے ہیں اور غیر بھی آتے ہیں۔ اور سب اچھے اخلاق کے مالک ہیں۔ دین سیکھنے آتے ہیں۔ بشری کمزوری سب میں ہوتی ہیں اگر کوئی اونچ نیچ ہوجائے تو برداشت کرنی چاہئے۔ احمدی چاہے میزبان ہو یا مہمان، اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میزان میں حُسنِ خلق سے زیادہ وزن رکھنے والی کوئی چیز نہیں۔

کھانا پکانے والے کھانا اچھی طرح پکائیں۔ مجھے پتہ چلا تھا کہ کل گوشت صحیح طور پر نہیں پکا تھا۔ اسلام کی ایک تعلیم یہ بھی ہے کہ فضول باتوں کو چھوڑ دیں۔ سوائے اشد ضرورت کے جلسہ کے پروگرام سے اٹھ کر نہ جائیں تا کہ نوجوانوں اور بچوں کو بھی دین کی اہمیت کا احساس ہو۔ نمازوں کے اوقات میں نمازوں کو پابندی کے ساتھ پڑھیں۔ جو کارکنان ہیں وہ یاد رکھیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ نمازوں کا وقت ہی ہاتھ سے چلا جائے۔

پارکنگ کے لئے کارکنان کے ساتھ تعاون کریں۔ اسی طرح مسجد فضل میں جو نماز پڑھنے آتے ہیں وہ راستے میں گاڑیاں نہ روکیں تا کہ ہمارے ہمسایوں کو تکلیف نہ ہو۔ ہمارے ہمسائے شکایت کرتے ہیں کہ وہ اپنے گھر سے نہ نکل پاتے ہیں نہ آ سکتے ہیں کیوں کہ گاڑیاں لوگ اس طرح پارک کرتے ہیں۔ بعض ہمسایوں نے یہ بھی کہا ہے کہ تم دعویٰ کرتے ہو کہ خلیفہ تمہاری رہنمائی فرماتا ہے۔ یا تو پھر تمہارا خلیفہ تمہیں اس طرف توجہ نہیں دلاتا یا پھر تم خلیفہ کی بات نہیں مانتے۔ یہ بات نہایت ہی قابلِ شرم ہے۔ اس طرف توجہ کریں خود کو تکلیف میں ڈال لیں لیکن ہمسایوں کو تکلیف نہ دیں۔ ورنہ گناہ کا ارتکاب کر رہے ہوں گے۔

صفائی کا بھی خاص خیال رکھیں۔ کوئی مشکوک بات دیکھیں تو انتظامیہ کو فوراً مطلع کریں۔ سیکیورٹی کا خاص خیال رکھیں۔ بچوں والیاں اور عورتیں شور کا خیال رکھیں۔

اللہ تعالیٰ جلسہ میں تمام شامل ہونے والوں کو جلسہ کی برکات سمیٹنے والا بنائے۔ آمین۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 10 اگست 2018ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد،تعوذ،تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

الحمدللہ گزشتہ ہفتہ میں جلسہ یوکے منعقد کرنے کا موقع ملا۔ اس جلسہ کی تیاریاں پورا سال ہی چلتی ہیں اور آخری دو ہفتہ میں کارکنان کی تعداد بہت بڑھ جاتی ہے خاص طور پر حدیقۃ المہدی میں۔ یہ ایک جنگل ہے جسے کچھ دنوں میں ایک شہر بنا دیا جاتا ہے۔ یہ کوئی چھوٹا امر نہیں ہے۔ یہ سب اللہ کے فضل سے ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جو ہماری کوششوں کو کامیاب کرنے والا ہے۔ جو مہمان آتے ہیں وہ بھی جلسہ کے انتظامات کو دیکھ کر حیران ہوتے ہیں۔ اور پھر مہمان اپنے خیالات کا اظہار بھی کرتے ہیں کہ کس طرح جلسہ نے ان پر ایک اثر قائم کیا ہے اور اسلام اور جماعت کے متعلق ان پر ایک اچھا تاثر قائم کیا ہے۔ پس جلسہ جہاں احمدیوں کی تربیت کا ذریعہ ہے وہاں ساتھ ہی غیر مسلموں تک اسلام کا پیغام پہنچانے کا بھی ایک عمدہ طریق ہے۔

بینن کے ایک ممبر آف پارلیمنٹ نے فرمایا کہ جلسہ کا ماحول پُر سکون اور روحانی تھا۔ میں نے آج تک اتنا منظّم اجتماع نہیں دیکھا۔ میں اگر بہت پیسے بھی خرچ کرتا تو اتنا کبھی نہیں پا سکتا تھا۔ جماعت میں یہ سب کچھ خلافت ہی کے باعث ہے اور جس طریقہ سے جماعت کام کر رہی ہے عنقریب اسلام احمدیت ہی دنیا میں سب سے بڑا مذہب ہوگا۔

آیوری کوسٹ کے ایک جج کہتے ہیں کہ جلسہ میں آنے کے بعد مجھے یہ احساس ہو گیا ہے کہ احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔ اصل میں جلسہ کی کامیابی احمدیوں کے اپنے خلیفہ سے محبت کی وجہ سے ہے کیونکہ وہ ان کی پوری اطاعت کرنے والے ہیں۔

بلیز کی ایک صحافی خاتون نے کہا کہ جلسہ سے قبل میرے ذہن میں بہت ڈر تھا کیونکہ میں نے تین دن مسلمانوں میں گزارنے تھے۔ چنانچہ میں نے دعا کی کہ مجھ پر کوئی حملہ نہ ہو۔ لیکن یہاں تو بالکل الٹ ہوا اور مجھے شہزادیوں کی طرح رکھا گیا۔ مجھے اس بات

پر فخر ہے کہ میں یہاں سے بہت سے دوست اور اچھی یادیں ساتھ لے کر جا رہی ہوں۔ میں نے کبھی ایسی جماعت نہیں دیکھی۔

اٹلی کے ایک پروفیسر جو ایک پادری بھی ہیں، کہتے ہیں کہ میں نے جلسہ میں تین باتوں کو خاص طور پر نوٹ کیا ہے۔ ایک یہ کہ مختلف اقوام کا آپس میں پیار سے ملنا۔ دوسری یہ کہ جلسہ بہت پُرسکون تھا اور کسی قسم کی بے چینی نہیں تھی۔ تیسرا یہ کہ خلیفہ وقت کی تقاریر میں ہمارے لئے بہت عملی نصائح تھیں۔

جاپان کی ایک مہمان خاتون کہتی ہیں کہ خواتین کے خطاب سے پتہ چلتا ہے کہ خلیفہ کی نصائح تلے احمدیت ترقی کر رہی ہے۔ کہتی ہیں آج کل لوگ مذہب سے دور ہو رہے ہیں لیکن وہ کون سی طاقت ہے کہ احمدی اس حد تک دین کی خدمت کرنے والے ہیں۔ پہلے دن کی تقریر کے بعد ہمیں پتہ چل گیا کہ دعا ہی وہ دولت ہے جو اس کے پیچھے ہے۔ موسم گرم رہا لیکن کسی احمدی نے اس پر پریشانی کا اظہار نہیں کیا۔

انڈونیشیا کے ایک مہمان کہتے ہیں کہ جلسہ حیران کن تقریب تھی۔ پوری دنیا سے لوگ آئے ہوئے تھے اور ایسا لگتا تھا کہ تمام لوگوں کو امتِ واحد بنا دیا گیا ہے۔ مہمان نوازی کا معیار بہت عمدہ تھا اور ایسا تھا کہ ہم اپنے ہی گھر میں رہ رہے ہیں۔

پھر انڈونیشیا کی ایک اور مہمان خاتون کہتی ہیں کہ میں نے جماعت کی بہت کتب پڑھی ہیں لیکن جلسہ میں شامل ہو کر پتہ چلا کہ جماعت واقعی اپنی تعلیم پر عمل کرنے والی ہے۔ لوگ جماعت کو اسلام سے خارج کہتے ہیں لیکن میں نے اسلام کی حقیقی تعلیم جلسہ کے دوران احمدیوں میں دیکھی ہے۔

ہونڈورس (Honduras) کے ایک صحافی کہتے ہیں کہ جلسہ سے قبل مجھ پر اسلام کا ایک منفی تاثر تھا۔ اب احمدیہ جماعت کے ذریعہ مجھے اسلام کے حقیقی پیغام کا پتہ چلا ہے اور اس بات کی ضرورت ہے کہ دنیا میں ہر طرف اسلام کا یہ چہرہ پیش کیا جائے۔

میکسیکو کی ایک نو مبائع احمدی خاتون کہتی ہیں کہ جلسہ میں ہماری زبان کا مختلف ہونا ہمیں علیحدہ نہیں رکھ سکتا۔ احمدیت نے ہم سب کو ایک کر دیا ہے۔ میں یقین رکھتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے ذریعہ مجھے صحیح راہ پر ڈال دیا ہے۔

کینیڈا سے انڈیجنس Indigenous peoples (قدیم) لوگوں کا بھی ایک وفد شامل ہوا تھا۔ ان کے یوتھ لیڈر نے کہا کہ ہمیں خدام کا کام بہت پسند آیا ہے اور کینیڈا واپس آ کر ہم جماعت کے ساتھ اس کام کو جاری رکھیں گے۔

ایک چیف نے کہا کہ ہم تمباکو کا استعمال بہت زیادہ کرتے ہیں۔ مگر جلسہ کے موقع پر خلیفہ نے جب لوگوں کو تمباکو نوشی سے دور رہنے کے لئے کہا تو میں نے بھی اس پر عمل کیا اور اس سے دور رہا۔ چیف نے یہ بھی کہا کہ آپ کی تعلیمات کو سن کو میں ضرور احمدی مسلمان بننا پسند کروں گا۔

حضور نے فرمایا کہ احمدیوں کے اعلیٰ اخلاقی نمونہ نے ان کو بہت متاثر کیا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یوکے کے خدام کے علاوہ کینیڈا سے تقریباً 140 خدام جلسہ میں شامل ہوئے اور بڑی محنت سے انہوں نے وائنڈ اپ (wind up) کا کام کیا۔ جلسہ کے دوران تمام رضا کاروں نے احسن طور پر ڈیوٹی ادا کی اور خاموش تبلیغ جاری رہی۔ جلسہ سالانہ میں تمام شامل ہونے والوں کو اللہ تعالیٰ کے شکر کے بعد تمام رضا کاروں کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہئے۔

حضور نے فرمایا کہ میں بھی رضا کاروں کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ انہیں آئندہ اس سے بھی بڑھ کر خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 17/اگست 2018ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج بھی میں چند بدری صحابہ کا ذکر کروں گا۔ ان میں سے ایک حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ پہلے عامر بن خطاب کے نام سے مشہور تھے لیکن جب قرآن نے ہر ایک کو اپنے اصلی باپ کے نام کے ساتھ پکارنے کا حکم دیا تو آپ اپنے باپ ربیعہ کے نام سے پہچانے جانے لگے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے بھی سبق ہے جو بچے adopt کرتے ہیں کہ ان کو اپنے اصل باپ کے نام سے پکارنا چاہئے سوائے ایسے وقت میں جب اداروں کے ذریعہ بچوں کو حاصل کیا جائے اور ان کے اصل والدین کے نام معلوم نہ ہوں۔

حضرت عامر بن ربیعہؓ نے پہلے اپنی اہلیہ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی اور بعد میں مدینہ کی طرف۔ آپؓ کی بیوی کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے والی پہلی عورت ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ آپؓ جنگِ بدر اور باقی تمام غزوات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔ آپؓ کی وفات 32 ہجری میں ہوئی۔ حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں جب بہت سے لوگ مختلف فتنوں میں ملوث ہو گئے تھے تو آپ کو اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ ہدایت فرمائی اور فتنہ سے بچایا۔

ایک مرتبہ آپؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ حضور کا تسمہ ٹوٹ گیا۔ جب حضرت عامرؓ نے اس کو ٹھیک کرنے کی درخواست کی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ تو فوقیت کا سلوک ہے اور میں اس کو پسند نہیں کرتا۔

دوسرے صحابی ہیں حضرت حرام بن ملحان رضی اللہ عنہ۔ حضرت حرام غزوہ بدر اور احد میں شریک تھے اور بئر معونہ کے دن شہید ہوئے۔ کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور درخواست کی کہ ہم چونکہ مسلمان ہو گئے ہیں اس لئے ہمارے ساتھ کچھ لوگ بھیجیں جن سے ہم اسلام سیکھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے 70 صحابہؓ کو ساتھ بھیج دیا۔ ان میں حضرت حرام بھی شامل تھے۔ جب بئر معونہ کے مقام پر پہنچے تو ان لوگوں نے مسلمانوں سے غداری کی اور جنگ کر کے ان صحابہؓ کو شہید کر دیا۔ حضرت حرام کے متعلق ذکر آتا ہے کہ جب آپؓ شہید کئے گئے تو آپؓ نے اپنا خون اپنے ہاتھوں میں لے کر اپنے چہرہ پر ملا اور کہا کہا فُزتُ وربِ الکعبہ یعنی کہ کعبہ کے رب کی قسم کہ میں کامیاب ہو گیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں روایت ہے کہ بئر معونہ کے واقعہ سے بڑھ کر کسی واقعہ نے آپ ﷺ کو غم نہیں پہنچایا۔ آپ ﷺ نے تقریباً ایک مہینہ ان قبائل کے خلاف بد دعائیں کیں جنہوں نے اپنا عہد توڑ کر مسلمانوں کو شہید کیا تھا۔

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ اس واقعہ سے پتہ چلتا ہے کہ عرب کے لوگ مسلمانوں کی دشمنی میں کس حد تک بڑھے ہوئے تھے اور باوجود اس بات کے کہ مسلمان بہت ہوشیار رہتے تھے وہ مومنانہ حسنِ ظن کے باعث ان لوگوں کے ہاتھوں مارے گئے۔

ایک صحابی حضرت سعد بن خولہ رضی اللہ عنہ تھے۔ آپؓ کا شمار سابقین مسلمانوں میں ہوتا ہے۔ آپؓ نے پہلے حبشہ اور پھر مدینہ کی طرف ہجرت فرمائی۔ جنگِ بدر میں آپؓ کی عمر 25 سال تھی۔ آپؓ کی وفات حجۃ الوداع کے موقع پر ہوئی۔

پھر ایک صحابی ہیں حضرت ابوحیثم رضی اللہ عنہ۔ آپؓ جاہلیت کے زمانہ میں بھی بتوں کی پرستش سے بیزار تھے اور انہیں برا بھلا کہتے تھے۔ آپ مدینہ کے ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے مکی زمانہ میں بیعتِ عقبہ کے وقت بیعت کی۔

بیعتِ عقبہ کے متعلق قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک الگ گھاٹی میں چھپ

کہ ان لوگوں سے ملاقات کی اور ان سے بیعت لی۔ اور فرمایا کہ اگر تم ان بیعت کی شرائط پر قائم رہے تو اللہ تعالیٰ تمہیں اجر دے گا۔

بیعتِ عقبہ کے دوران حضرت ابوالہیثمؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ مدینہ میں بعض قبائل سے ہمارے معاہدات ہیں۔ اب جیسا کہ آپؐ چاہیں گے ہم اسی کے مطابق عمل کریں گے۔ اور پھر حضرت ابوالہیثمؓ نے فرمایا کہ جب آپؐ کی قوم آپؐ کو قبول کر لے گی تو آپؐ ہمیں چھوڑ نہ دینا اور ہمیں داغِ مفارقت نہ دینا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اب تمہارا خون میرا خون ہے اور کبھی نہ ختم ہونے والے جوڑ کا احساس دلایا۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ، حضرت ابوالہیثمؓ کے گھر گئے۔ ان کے گھر کافی بکریاں اور کھجور کے درخت تھے۔ حضرت ابوالہیثمؓ آپؐ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور سب کچھ آپؐ پر لٹانے لگے۔ آپؐ نے کھجوریں بھی پیش فرمائیں۔ خدا کی قسم یہ وہ نعمتیں ہیں جن کے بارہ میں تم جنت میں پوچھے جاؤ گے۔ پھر آپ کھانے کے لئے اٹھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دودھ والی بکری کو ذبح نہ کرنا۔ چنانچہ انہوں نے بکری کے بچہ کو ذبح فرمایا اور سب نے اس سے کھایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ سے پوچھا کہ کیا آپؓ کا غلام بھی ہے تو آپؓ نے فرمایا کہ نہیں۔ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ہمارے پاس قیدی آئیں تو آپؓ حاضر ہوں۔ جب حضرت ابوالہیثمؓ آپؐ کے پاس آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان دو قیدیوں میں سے ایک کو اپنے لئے پسند کر لو۔ حضرت ابوالہیثمؓ نے فرمایا کہ یا رسول اللہ، آپؐ ہی انتخاب فرمالیں۔ اس پر رسول اللہ نے فرمایا کہ جس سے مشورہ مانگا جائے وہ امین ہوتا ہے یعنی اسے اچھا مشورہ دینا چاہئے۔ پھر آپؐ نے ایک غلام کو حضرت ابوالہیثمؓ کے لئے منتخب فرمایا جن کو کچھ دیر بعد آپؓ نے اپنی بیوی کے مشورہ پر آزاد کر دیا۔

خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے دو نمازِ جنازہ غائب کا اعلان فرمایا۔

مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب جو قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے۔ آپ 27 جولائی 1922ء میں قادیان میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ پھر گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے کیا۔ آپ نے اپنی زندگی وقف کر کے جامعہ میں تعلیم حاصل کی۔ آپ نے پاکستان میں تعلیم الاسلام کالج میں خدمت کی اور گھانا میں بھی ایک سکول کے پرنسپل رہے۔ 1978ء میں آپ کو نائب ناظر اعلیٰ کے عہدہ پر فائز کیا گیا اور پھر 1984ء میں آپ یہاں سے سبکدوش ہوئے۔ آپ سب سے پیار کرنے والے تھے اور بیماری کا لمبا عرصہ آپ نے صبر و تحمل سے گزارا۔

دوسرا جنازہ محترمہ سیدہ نسیم اختر صاحبہ کا ہے جو 27 جولائی 2018ء کو وفات پا گئیں۔ آپ نے مختلف عہدوں پر جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق پائی۔ صوم و صلوٰۃ اور قرآنِ کریم پڑھنے اور پڑھانے میں بہت بڑھی ہوئی تھیں۔ ان کے دو بیٹے واقفِ زندگی ہیں اور بطور مربی خدمت بجا لا رہے ہیں۔

خطبہ جمعہ فرمودہ 24 اگست 2018ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کروں گا۔ ان کے والد ثابت بن قیس تھے۔ غزوہ احد کے موقع پر جب کفار نے شدید حملہ کیا اور مسلمانوں میں شدید بھگدڑ مچی تو آپؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ ان کو لڑائی میں مہارت عطا کی گئی تھی۔ ایک مقام پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی نے جنگ کرنی ہے تو عاصمؓ کے طریق کے مطابق کرے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں جب مسلمانوں کو مدافعانہ جنگیں لڑنی پڑیں تو پھر بھی چند سو یا ہزار سے زائد لوگ مارے نہیں گئے جب کہ آج کی ترقی یافتہ اقوام جب جنگ کرتی ہیں تو چھوٹے بچوں پر بھی بم برساتی ہیں اور لاکھوں کی تعداد میں انسانی جانیں ضائع کی جارہی ہیں۔ آج کے لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ نبی ﷺ نے ظلم کیا۔ حالانکہ اس قدر ظلم پہلے مسلمانوں پر ہوا تب بھی نبی ﷺ نے ان کو معاف کیا اور جب ظلم و بربریت انتہا کو پہنچ گئی تو تب سزا کے لئے کھڑے ہوئے۔ آج ہالینڈ Geert Wilders وغیرہ اعتراضات کے انبار لگا رہے ہیں تو پہلے ایسی معافی کی مثال بتائیں پھر اعتراض کریں۔

واقعہ رجیع میں حضرت عاصم بن ثابتؓ کو 10 صحابہؓ کے ہمراہ بھجوایا کہ وہ جا کر حالات معلوم کریں اور پھر انہی کو تعلیم کے لئے منتخب فرمایا۔ لیکن عزل اور کارہ کے غدار لوگوں نے بنولحیان کو خفیہ پیغام بھجوایا کہ آجاؤ اور مقام رجیع میں 200 افراد آگئے۔ اس طرح سے حضرت عاصمؓ اور آپؓ کے ساتھی شہید کر دیئے گئے۔ ان کی شہادت کے بعد مہینہ بھر نبی ﷺ نے ان کفار کے خلاف بددعا کی۔

دوسرے صحابی حضرت سہل بن حُنیفؓ ہیں۔ ان کی اولاد مدینہ اور بغداد میں رہی۔ نبی ﷺ نے آپؓ اور حضرت علیؓ کے درمیان مواخات قائم کی۔ آپؓ کے مالی حالات مضبوط نہ تھے۔ رسول ﷺ نے فتح خیبر کے بعد وادی قریٰ کی طرف رخ کیا۔ یہود پہلے ہی تیار تھے اور تیر اندازی کرنی شروع کی۔ نبی ﷺ کا غلام جو نبی ﷺ کا کجاوہ اتار رہا تھا شہید ہوا۔ نبی ﷺ نے صف بندی کی اور ایک جھنڈا حضرت سہلؓ کو دیا۔ لڑائی کے نتیجہ میں سب علاقہ زیر نگین آگیا۔ نبی ﷺ نے چار دن قیام فرمایا۔ باوجود فتح کرنے کے یہود کی زمین اور باغات یہود کے پاس ہی رہنے دیئے بس عامل مقرر فرمایا۔ اس زمانہ کے رواج کے مطابق ایسے دشمن کے مال پر قبضہ کرنا جائز تھا لیکن پھر بھی نہ کیا۔

ایک دفعہ ایک عیسائی کا جنازہ گذرا جس پر نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اس میں بھی جان تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سہلؓ کو مکہ کی طرف پیغامبر بنا کر بھیجا۔ اور ان کو کہا کہ رسول ﷺ تین باتوں کا حکم دیتے ہیں۔ اپنے ابا کی قسم نہ کھانا۔ قبلہ رخ قضائے حاجت نہ کرنا اور ہڈیاں قضائے حاجت کے بعد استعمال نہ کرنا۔

حضرت علیؓ کے ضمن میں ذکر ہو چکا ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ سہلؓ کی تلواروں نے کمال کیا ہے آج۔ جب حضرت علیؓ کی بیعت کی گئی آپؓ ساتھ تھے۔ جنگ صفین میں شامل ہوئے۔ آپؓ کو بلاد فارس کا والی مقرر فرمایا۔ 38 ہجری میں بالآخر آپؓ کی وفات ہوئی۔ حضرت علیؓ نے جنازہ پڑھایا اور فرمایا کہ حضرت سہلؓ بدری صحابی ہیں۔

تیسرے صحابی حضرت جبار بن صخرؓ ہیں۔ عقبہ ثانیہ میں شامل ہوئے۔ حضرت مقدادؓ کے درمیان مواخات کی۔ غزوہ بدر میں آپؓ کی عمر 32 سال تھی۔ وفات 30 ہجری میں مدینہ میں ہوئی اور 62 سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ ایک سخت کافر تھا جو شدید بغض رکھتا تھا۔ اس نے جب مسلمانوں کے آپس کی پیار و محبت دیکھی جو اسلام کی بدولت ان کی دشمنی باہمی الفت میں بدل گئی تھی تو وہ غضب ناک ہو گیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دلوں کو ملا دیا تھا۔ شاس بن قیس نے کہا کہ ہمیں قرار نہیں مل سکتا یہ کس طرح ممکن ہے کہ یہ منافرت محبت میں بدل جائے۔ ایک یہودی کو کام پر لگایا کہ جنگ بعاث اور اس سے پہلے کا ذکر چھیڑے اور اشعار سنائے جو جنگ میں ایک دوسرے کے خلاف کہا کرتے تھے۔ دوبارہ جہالت کا زمانہ یاد آگیا۔ اور آپس میں لڑ پڑے۔ اور لڑائی کی جگہ مقرر کرنے لگے۔ رسول ﷺ تک اس کی خبر پہنچی اور آپؐ آئے اور فرمایا کہ اللہ کا تقویٰ اختیار کرو کیا اب بھی جہالت والے دعوے کرتے ہو جب کہ میں

تمہارے درمیان ہوں۔تمہیں کفر سے بچالیا ہے کیا تم پہلے کی طرح کفر میں لوٹنے لگے ہو۔صحابہؓ کو معلوم ہوگیا کہ دشمن کی چال ہے۔ رسول ﷺ کی اطاعت کا دم بھرتے ہوئے واپس آ گئے۔اور یہ آیت نازل ہوئی۔جس کا اردو ترجمہ یہ ہے:

اُن سے کہہ دے اے اہلِ کتاب کیوں تم اللہ کی آیات کا انکار کرتے ہو جب کہ اللہ اُس پر گواہ ہے جو تم کرتے ہو۔اور کہہ دے اے اہلِ کتاب تم اسے جو ایمان لایا ہے اللہ کی راہ سے کیوں روکتے ہو،یہ چاہتے ہوئے کہ اس کی راہ میں کجی پیدا کرو جب کہ تم حقیقت پر گواہ ہو اور اللہ اُس سے غافل نہیں جو تم کرتے ہو۔

(سورۃ آلِ عمران 3:99-100)

حضرت جبار بن صخرؓ جو شاؔس کے بہکاوے میں آئے تو یہ حکم نازل ہوا۔جس کا اُردو ترجمہ یہ ہے:

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اگر تم نے ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی کسی گروہ کی اطاعت کی تو وہ تمہیں تمہارے ایمان لانے کے بعد ایک دفعہ پھر کافر بنا دیں گے اور تم کیسے انکار کر سکتے ہو جب کہ تم پر اللہ کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور تم میں اس کا رسول موجود ہے اور جو مضبوطی سے اللہ کو پکڑ لے تو یقیناً وہ صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت دیا گیا ہے۔(سورۃ آلِ عمران 3:101-102)

بہر حال یہ حالت تھی صحابہؓ کی کہ جب احساس دلایا گیا کہ کیوں ایسا کر رہے ہو تو صلح اور محبت و بھائی چارے کا اظہار کیا۔یہ تھے وہ نمونے ان کے۔

جو ذرا ذرا کی بات پر اناؤں میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔اگر وہ خون کے پیاسے بھائی بن گئے تو ایک کلمہ اور ایک جماعت میں شامل لوگ کیوں اپنی رنجش ختم نہیں کر سکتے۔نوجوان لکھتے ہیں کہ بڑوں کی وجہ سے رشتے قائم نہیں ہو سکتے،اُن لوگوں کو عقل کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جو اکائی کی تعلیم دی ہے جھوٹی اناؤں میں ڈوبنا نہیں چاہئے۔اللہ تعالیٰ ان اصحابؓ کے درجات بلند فرماتا چلا جائے۔آمین

خطبہ جمعہ فرمودہ 31 اگست 2018ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد،تعوذ،تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

حضرت عمیر بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک بدری صحابی تھے۔ان کی شہادت غزوہ بدر میں 2 ہجری میں ہوئی جب آپؓ کی عمر 16 سال تھی۔آپؓ ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔ان کے بارہ میں تاریخ میں ملتا ہے کہ غزوہ بدر میں مدینہ سے نکلنے کے بعد کچھ آگے چل کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈیرہ ڈال لیا۔کم عمر بچوں کے ساتھ حضرت عمیرؓ کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے واپس جانے کا حکم ہوا۔اس پر حضرت عمیرؓ رونے لگے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو جنگ میں شمولیت کی اجازت دے دی۔

حضرت عتبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک انصاری صحابی تھے۔جن کی وفات حضرت عثمانؓ کے دور میں ہوئی۔بیعتِ عقبہ اولیٰ اور ثانیہ دونوں میں آپؓ شامل ہوئے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خزرج کے قبائل سے مکہ میں ملاقات ہوئی اور ان سے درخواست کی کہ کیا آپ لوگ کچھ دیر میری بات سنیں گے۔ان لوگوں نے حامی بھری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو قرآن کی چند آیات پڑھ کر سنائیں۔وہ لوگوں کا گروہ جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت کو قبول کر لیا اور اس بات کا عہد کیا کہ ہم واپس مدینہ جا کر اسلام کی تبلیغ کریں گے۔آپؓ تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑے۔بدر کے دن آپؓ کو زخم آئے۔

حضرت شجاع بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک اور بدری صحابی تھے۔جن کی وفات جنگِ یمامہ میں ہوئی۔آپؓ کا شمار ان بزرگ صحابہ میں ہوتا ہے جنہوں نے شروع میں ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔آپؓ دونوں حبشہ اور مدینہ کی ہجرت میں شامل ہوئے۔حضرت شجاعؓ بھی تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل ہوئے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر تمام بادشاہوں کو تبلیغی خطوط بھیجنے کا فیصلہ کیا۔جن صحابہؓ کو اس میں شامل ہونے کا موقع ملا ان میں حضرت شجاع بن وہبؓ بھی شامل تھے۔آپؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث بن ابی شمر کی طرف بھیجا جو دمشق کے قریب غسانی قبائل کا حاکم تھا۔جب آپؓ وہاں گئے تو آپؓ کچھ دن حاکم سے نہ مل سکے۔اس دوران آپؓ نے حاکم کی ہیڈ آف سکیورٹی سے درخواست کی اور اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بھی بتایا۔اس ہیڈ آف سکیورٹی نے اسلام کا پیغام قبول کر لیا لیکن ساتھ ہی حارث سے خوف کا بھی اظہار کیا۔جب حضرت شجاعؓ کو آخر کار حارث سے ملاقات کا موقع ملا تو آپؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط اس کے سامنے پیش کیا۔اس پر حارث نے غصہ میں آ کر خط پھینک دیا اور رسول اللہ صلعم پر چڑھائی کا فیصلہ کر لیا۔لیکن قیصر کی طرف سے اس کو روک دیا گیا۔اس کے بعد حارث نے کچھ تحائف دے کر حضرت شجاعؓ کو واپس بھیجا۔

ایک اور بدری صحابی حضرت شماس بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جن کی وفات 3 ہجری میں غزوہ احد میں ہوئی۔آپؓ ابتدائی مسلمانوں میں سے تھے۔آپؓ نے پہلے اپنی والدہ کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی اور پھر بعد میں مدینہ آئے۔آپؓ غزوہ احد میں بہت بہادری سے لڑے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے شماسؓ کو ایک ڈھال کی طرح پایا ہے یعنی آپؓ نے احد میں رسول اللہ صلعم کی ایک ڈھال کی طرح حفاظت کی۔اسی دوران آپ زخمی ہوئے اور دو دن بعد 34 سال کی عمر میں آپؓ وفات پا گئے۔

ایک اور بدری صحابی حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔آپؓ غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں شامل ہوئے۔آپؓ رسول اللہ صلعم کے پیچھے نماز ادا کیا کرتے تھے اور پھر واپس اپنے قبیلہ کی طرف چلے جایا کرتے تھے۔صدقہ اور مال اکٹھا کرنا بھی آپؓ کے ذمہ تھا۔اس دوران آپؓ سے ایک رسی کھوگئی تھی جس کی فکر آپؓ کو مرض الموت تک رہی۔یہ آپؓ کی دیانت کا معیار تھا کہ صدقہ کے مال میں سے ایک رسی کھو جانے کی فکر آپؓ کو آخر دم تک رہی۔آپؓ سے ایک حدیث مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے پاؤں گرد آلود کئے اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم کی آگ حرام کر دی۔یعنی ہر وہ شخص جو جہاد کے لئے نکلا یا دعوت الی اللہ کے لئے نکلا یا نماز باجماعت کے لئے دور سے سفر کر کے آیا اور ایسا صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کیا تو ایسے لوگوں کو اللہ تعالیٰ جہنم سے دور رکھے گا۔

اللہ تعالیٰ ان تمام صحابہؓ کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔آمین

حضورِ انور نے خطبہ کے آخر میں دو نمازِ جنازہ کا اعلان فرمایا۔

پہلا جنازہ محترم مولانا عبدالعزیز صادق صاحب کا ہے جو بنگلہ دیش میں مربی سلسلہ تھے۔آپ نے بچپن میں صحابہؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیر تربیت تعلیم حاصل کی۔آپ نے بعد میں جامعہ احمدیہ ربوہ اور پنجاب یونی ورسٹی لاہور سے تعلیم حاصل کی۔کچھ عرصہ پاکستان میں خدمت کے بعد آپ کو بنگلہ دیش بطور مربی سلسلہ بھجوا دیا گیا۔آپ کے لواحقین میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں۔اللہ تعالیٰ انہیں بھی اپنے والد کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

دوسرا جنازہ مکرم ظفر اللہ صاحب آف ننکانہ کا ہے جن کی وفات 29 اگست کو ہوئی۔آپ کی جیولری کی دکان تھی جس پر ڈاکوؤں نے حملہ کیا اور لوٹنے کے بعد آپ کو شہید کر دیا گیا۔آپ کی عمر تیس سال تھی اور جماعت کے بہت فعال رکن تھے۔اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔آمین۔

ظہورِ مسیح ومہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن وحدیث کی پیشگوئیوں کی روشنی میں

مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ

جماعت احمدیہ کینیڈا کے بیالیسویں جلسہ سالانہ 2018ء کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ کو مرکز کا نمائندہ مقرر فرمایا۔ جلسہ سالانہ کے پہلے روز جمعۃ المبارک 6 جولائی 2018ء کو مکرم مولانا موصوف نے نہایت مختصر مگر جامع افتتاحی خطاب فرمایا۔ لیکن اچانک ربوہ میں آپ کی والدہ محترمہ وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ چنانچہ آپ کو افتتاحی خطاب کے بعد حضور انور کی اجازت سے ربوہ واپس جانا پڑا۔ آپ نے جلسہ سالانہ کینیڈا کے لئے اپنا اختتامی خطاب ظہورِ مسیح ومہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام (قرآن وحدیث کی پیشگوئیوں کی روشنی میں) ہمیں بھجوایا تھا جو آپ نے جلسہ سالانہ کے موقع ارشاد فرمانا تھا۔ لیکن ایسا نہ ہوسکا تاہم یہ علمی، تحقیقی اور ایمان افروز مضمون افادۂ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

(ادارہ)

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

هُوَالَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْھُمْ یَتْلُوْا عَلَیْھِمْ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیْھِمْ وَیُعَلِّمُھُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ ق وَاِنْ کَانُوْامِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍo وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ ط وَھُوَاالْعَزِیْزُالْحَکِیْمُo

(سورۃ الجمعۃ 62 :3-4)

ترجمہ: کہ وہ خدا ہی ہے جس نے اُمیوں (یعنی عربوں) میں اُنہیں میں سے اپنا رسول (یعنی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ) کو مبعوث فرمایا جو اُن پر اللہ کی آیات پڑھتا ہے، اُنہیں پاک کرتا ہے اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اگرچہ وہ اس سے پہلے صریح گمراہ تھے۔ اِسی طرح محمد رسول اللہ ﷺ اُن اُمیوں (یعنی عربوں) کے علاوہ ایک اور قوم پر بھی اللہ کی آیتیں پڑھیں گے، اُنہیں پاک کریں گے، اُنہیں کتاب اور حکمت سکھائیں گے جو اُنہیں میں سے ہو جائیں گے اور اُنہیں کے کمالات پیدا کرلیں گے۔ مگر ابھی تک وہ ان سے ملے نہیں۔ اور خدا غالب اور حکمت والا ہے۔

اِس آیت میں اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ کا لفظ مفعول بہ واقع ہوا ہے اور اس کا فاعل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا وجود ہے۔ اس طرح اس آیت میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ایک اور قوم کی بھی تربیت کریں گے اور اُنہیں کتاب وحکمت سکھائیں گے۔ اِس آیت کے نزول پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ ”یارسول اللہ! وہ کون لوگ ہوں گے؟“ تو آپؐ نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا:

لو کان الایمان عند الثریا لناہ رجال او رجل من ھوء لاء

(صحیح بخاری۔ کتاب التفسیر سورۃ الجمعۃ۔ باب قولہ و آخرین منھم لما یلحقوا بھم)

ترجمہ: اگر کسی زمانے میں ایمان ثریا ستارے پر جا پہنچا تو قوم میں سے ایک فرد ہوگا جو اُسے وہاں سے بھی لے آئے گا۔ (راوی کہتا ہے کہ یا آپؐ نے فرمایا کہ اس قوم میں سے ایسے افراد ہوں گے جو ایمان کو ثریا ستارے سے بھی حاصل کرلیں گے۔)

اس حدیث میں یہ بتایا گیا ہے کہ آخرین کے لفظ میں جن لوگوں کا ذکر ہے وہ عرب نہیں ہوں گے بلکہ غیر عرب عجمی قوم کے افراد ہوں گے اور ایمان کے ثریا ستارے پر جانے کا ذکر کرکے یہ سمجھا دیا کہ وہ اس زمانے میں ہوں گے جس میں ایمان زمین سے پرواز کر چکا ہوگا۔ اب یہ ظاہر ہے کہ یہ زمانہ خلفائے راشدین، تابعین یا تبع تابعین کا زمانہ نہیں ہوسکتا کیونکہ آپؐ نے اُمت کی پہلی تین صدیوں کو اُمت کا بہترین زمانہ قرار دیا ہے۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق۔ باب ما یحذر من زھرۃ الدنیا و التنافس فیھا)

آنحضرت ﷺ تو 63 سال کی عمر میں وفات پا کر اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ جنت میں آپؐ کا بسیرا ہے اور کوئی جنتی جنت سے نکل کر دوبارہ دنیا میں نہیں آئے گا (سورۃ الحجر 15:49) اس لئے خیر القرون کا زمانہ گزرنے کے بعد گمراہی اور بے دینی کے زمانے میں آپؐ خود تو جنت سے نکل کر دنیا میں دوبارہ آکر غیر عرب قوم کی تعلیم وتربیت کا فریضہ سرانجام نہیں دے سکتے۔ پس اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اُمت پر گمراہی کے زمانے میں ایک ایسا وجود آئے گا جو آپؐ کا بروز یعنی آپؐ کی صفات کا عکس بن کر آئے گا۔ اُس کا آنا، آپؐ کا آنا اور اُس کا غیر عرب قوم میں مبعوث ہونا آپؐ کا مبعوث ہونا قرار پائے گا۔

احادیث نبویہ میں اس آنے والے بروز محمد کو مسیح اور امام مہدی کے الفاظ سے بیان کیا گیا ہے۔

ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ

یہاں پر یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ افرادِ اُمت کا ایک طبقہ اس غلط فہمی میں مبتلا ہے کہ آخری زمانہ میں مسیح ومہدی کے نام سے دو علیحدہ علیحدہ وجود آئیں گے جو دونوں مل کر خدمتِ دین اور اصلاح اُمت کی خدمت سرانجام دیں گے۔ یہ خیال درست نہیں۔ چنانچہ احادیث نبویہ میں اس وقت زمانہ نبوی کے قریب ترین کتاب ھمام بن منبّہ کا صحیفہ ہے جس میں آخری زمانہ کی بابت ان پیشگوئیوں کا بیان نہیں کیا گیا۔ اس کے بعد زمانہ نبوی کے قریب ترین حدیث کی کتاب حضرت امام مالک کی مؤطا ہے اس میں آخری زمانے کی بابت پیشگوئیں کا بیان تو ہے مگر صرف نزول مسیح کا تذکرہ پایا جاتا ہے۔ مسیح کے ساتھ مہدی کے نام سے آنے والے کسی علیحدہ وجود کے آنے کا ذکر نہیں۔ ان دونوں کتابوں کے بعد اپنی سند اور ثقاہت کے اعتبار سے صحاح ستہ کا مقام ہے۔ صحاح ستہ میں سے بھی صحیح بخاری اور صحیح مسلم کا مرتبہ دیگر کتب سے بڑھ کر ہے۔ صحیحین میں نزول مسیح کا ذکر موجود ہے مگر مسیح کے ساتھ مہدی کے نام سے آنے

والے کسی اور فرد کا تذکرہ موجود نہیں بلکہ اس کے برعکس یہ لکھا ہے کہ:

کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم

(صحیح بخاری۔کتاب احادیث الانبیاء، باب نزول عیسیٰ ابن مریم)

ترجمہ: کہ اے مسلمانو! تمہاری کتنی خطرناک حالت ہوگی جب تم میں ابن مریم آئے گا اور وہ تمہارا امام ہوگا اور تم میں سے ہوگا۔

فرمایا :

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم فامّکم منکم ۔

(صحیح مسلم ۔کتاب الایمان، باب نزول عیسیٰ بن مریم ، حاکما بشریعۃ نبینا محمد ﷺ)

ترجمہ: کہ تمہاری حالت کتنی خطرناک ہوگی جب ابن مریم تم میں آئے گا اور وہی تمہاری امامت کرے گا اور تم سے ہوگا۔

صحیح مسلم میں اس حدیث کے بعد لکھا ہے :

قال ابن ابی ذئب تدری ما امامکم ؟ قلت تخبرنی قال فامکم بکتاب ربکم تبارک و تعالیٰ و سنۃ نبیکم ﷺ

راوی کہتا ہے کہ ابن ابی ذئب نے کہا تمہیں معلوم ہے کہ **امامکم منکم** کا کیا مطلب ہے ؟ میں نے کہا آپ ہی بتائیں۔ انہوں نے کہا کہ مسیح تمہارے رب کی کتاب اور تمہارے نبی کی سنت کے مطابق امامت کریں گے۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا :

یوشک من عاش منکم ان یلقی عیسیٰ ابن مریم اماماً مھدیا (مسند احمد بن حنبل۔جلد 2،صفحہ 411)

ترجمہ: تم میں سے جو زندہ رہے گا قریب ہے کہ وہ عیسیٰ ابن مریم سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ امام مہدی ہو۔

سورۃ التکویر میں علامات زمانہ مسیح موعودؑ

حضرت رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں :

جو شخص قیامت کو اس طرح معلوم کرنا چاہے جس طرح آنکھوں دیکھی چیز تو اسے سورۃ التکویر (81)، سورۃ الانفطار (82) اور سورۃ الانشقاق (84) پڑھنی چاہئیں ۔

(جامع ترمذی۔کتاب تفسیر القرآن۔باب و من سورۃ اذا الشمس کورت)

شیعہ تفسیر مجمع البیان اور منہج الصادقین میں بھی یہی حدیث درج ہے کہ جو شخص قیامت کو اس طرح معلوم کرنا چاہے جس طرح آنکھوں دیکھی چیز تو وہ سورۃ التکویر پڑھے ۔ اس حدیث میں قیامت سے مراد وہ قیامت کبریٰ نہیں ہے جو دنیا کے فنا ہونے کے بعد آئے گی بلکہ اس حدیث کے لفظ قیامت سے مراد مسیح و مہدی کے ظہور کا زمانہ ہے جسے استعارۃً قیامت قرار دیا گیا ہے۔

اس کی ایک دلیل یہ ہے کہ ان سورتوں میں بیان ہونے والی پیشگوئیاں اس آخری زمانے میں پوری ہو چکی ہیں اور ان پیشگوئیوں نے پورا ہو کر اس بات کی گواہی دے دی ہے کہ یہ آیات قیامت کبریٰ کے حالات بیان نہیں کر رہیں ہیں بلکہ آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والے مسیح و مہدی کے زمانہ کی علامات بیان کر رہی ہیں۔

اور دوسری دلیل یہ ہے کہ حضرت رسول پاک ﷺ نے سورۃ التکویر میں بیان ہونے والی پیشگوئی وَاِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ کی ہم معنی ایک پیشگوئی ظہور مسیح کے زمانہ کی ایک علامت کے طور پر ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے :

ولتترکن القلاص فلا یسعی علیھا

(صحیح مسلم۔کتاب الایمان۔باب نزول عیسیٰ بن مریم حاکما بشریعۃ نبینا محمد ﷺ)

ترجمہ: اور مسیح کے زمانے میں اُونٹنیوں کا تیز رفتاری کے لئے استعمال چھوڑ دیا جائے گا۔

آپؐ نے یہ پیشگوئی فرما کر ہمیں یہ سمجھا دیا کہ سورۃ التکویر میں بیان ہونے والی پیشگوئیاں ظہور مسیح کے زمانہ کی بابت بیان ہوئی ہیں۔

اس تمہیدی گزارش کے بعد اب میں سورۃ التکویر سے وہ آیات دوستوں کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

فرمایا :

اِذَاالشَّمۡسُ کُوِّرَتۡ (سورۃ التکویر 2:81)

ترجمہ: کہ جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔

یہ فقرہ بتا رہا ہے کہ یہ قیامت کبریٰ کی بات نہیں ہو رہی کیونکہ قیامت کبریٰ کے دن تو ساری کائنات سمیت سورج بھی فنا ہو جائے گی۔ پس یہاں سورج سے مراد حضرت رسول پاک ﷺ کا وجود ہے جنہیں قرآن کریم نے روحانی طور پر سورج قرار دیا ہے (سورۃ الاحزاب 47:33) اور اس آیت میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ ایک زمانہ ایسا جائے گا کہ جب آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کو لپیٹ کر رکھ دیا جائے گا اور خود تراشیدہ نئے نئے نظریات اور بدعات کا دنیا میں پرچار کیا جائے گا۔

پھر فرمایا :

وَاِذَا النُّجُوۡمُ انۡکَدَرَتۡ (سورۃ التکویر 3:81)

ترجمہ: اور جب ستارے دھندلے ہو جائیں گے۔

قیامت کبریٰ کے دن تو ستاروں کا وجود ہی نہیں رہے گا تو وہ دھندلے کیسے ہوں گے؟ یہ دھندلے ہونے کا لفظ اشارہ کرتا ہے کہ اس میں آخری زمانہ یعنی ظہور مسیح کے زمانہ کی خبر دی گئی ہے۔ اور جس طرح سورج سے مراد حضرت رسول پاک ﷺ کا وجود ہے اس نسبت سے ستاروں سے مراد علمائے دین ہیں اور اس میں یہ خبر دی گئی ہے کہ جس زمانے میں مسیح اور مہدی کا ظہور ہوگا اس زمانے میں علمائے دین میں تقویٰ اور روحانیت نہیں رہے گی۔

چنانچہ ایک حدیث نبوی ﷺ میں بھی اس مضمون کو بیان کیا گیا ہے۔ حضرت رسول پاک ﷺ فرماتے ہیں :

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب اسلام کا نام باقی رہ جائے گا، قرآن کے صرف الفاظ باقی رہ جائیں گے، اس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں آباد ہوں گی مگر ہدایت کے لحاظ سے ویران ہوں گی ، ایسے لوگوں کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے، انہی میں سے فتنے نکلیں گے اور پھر لوٹ کر انہی میں واپس چلے جایا کریں گے۔

(مشکوۃ ۔کتاب العلم، الفصل الثالث)

پھر فرمایا :

وَاِذَاالۡجِبَالُ سُیِّرَتۡ (سورۃ التکویر 4:81)

ترجمہ : اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔

یعنی سڑکیں اور دیگر ضروریات کی خاطر بارود کے ذریعہ پہاڑوں کو وہاں سے اُڑا دیا جائے گا اور اُن کے پتھروں کو کام میں لانے کے لئے دُور دُور تک منتقل کر دیا جائے گا۔

فرمایا :

وَاِذَا الۡعِشَارُ عُطِّلَتۡ (سورۃ التکویر 5:81)

ترجمہ: اور جب دس ماہ کی حاملہ اُونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی۔

یہ فقرہ بھی بتا رہا ہے کہ یہ قیامت کبریٰ کے واقعات کا تذکرہ نہیں ہے کیونکہ حمل اور ولادت یہ اس دنیا کے معاملات ہیں نہ کہ دنیا کے فنا ہونے کے بعد قیامت کبریٰ کے۔ دوسرے قیامت کبریٰ کا دن تو وہ ہے جب انسان اپنے ماں باپ، بہن بھائیوں اور بیوی بچوں کو بھی چھوڑ دے گا (سورۃ العبس 80 :35-37) جب اتنے عزیز رشتہ داروں کو انسان چھوڑ دے گا تو وہاں اُونٹنی کے چھوڑنے کا تذکرہ تو بے محل ہے ۔

حضرت رسول پاک ﷺ نے مسیح کے زمانہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :

و لنترکن القلاص فلا یسعی علیھا

(صحیح مسلم۔کتاب الایمان، باب نزول عیسیٰ بن مریم حاکماً بشریعۃ نبینا محمد ﷺ)

اور مسیح کا زمانہ ایسا ہوگا جب اُونٹنیوں کو فارغ چھوڑ دیا جائے گا اور اُن سے بھاگ دوڑ اور تیز رفتاری کا کام نہیں لیا جائے گا۔

اس میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ آئندہ ایسی سہولت والی تیز رفتار سواریاں ایجاد ہو جائیں گی جن کی موجودگی میں اُونٹنیوں کی قدر و قیمت کم ہو جائے گی۔ چنانچہ آج دنیا میں اُونٹنیوں کا استعمال متروک ہو گیا ہے اور شاذ و نادر کے طور پر اُونٹنیوں کا استعمال ہوتا ہے۔ صدیوں پیچھے اس ماحول کو ذہن میں لائیں کہ جب یہ پیشگوئی کی گئی اور جس قوم کے سامنے کی گئی ان کے ہاں سب سے قیمتی جائیداد اُونٹنی ہی تھی۔ وہ لوگ اس کا دودھ پیتے تھے، گوشت کھاتے تھے، سواری کرتے تھے، بار برداری کرتے تھے، پھر اس کی اُون سے خیمے اور کپڑے تیار کرتے تھے اور حاملہ اُونٹنی کی قدر تو اور بڑھ جاتی تھی۔

پھر فرمایا :

وَاِذَاالْوُحُوْشُ حُشِرَتْ (سورۃ التکویر 81: 6)

یعنی جب وحشی جانور اکٹھے کئے جائیں گے۔

قیامت کبریٰ کا دن تو فنا کا دن ہے نہ کہ وحشی جانوروں کو اکٹھا کرنے کا۔ پس اس میں یہ خبر دی گئی ہے کہ ظہور مسیح کے زمانے میں دنیا میں چڑیا گھر بنائے جائیں گے اور وحشی جانوروں کو وہاں رکھا جائے گا۔

پھر آپؑ نے فرمایا :

وَاِذَاالْبِحَارُ سُجِّرَتْ (سورۃ التکویر 81: 7)

ترجمہ : اور جب سمندر پھاڑے جائیں گے۔

قیامت کبریٰ کے دن تو زمین ہی نہیں ہوگی سمندر کہاں سے پھاڑے جائیں گے؟ پس یہ بھی مسیح کے زمانے کی علامت بیان ہو رہی ہے۔ عربی زبان میں بِحَارُ سمندر کو بھی کہتے ہیں اور دریا کو بھی۔

اگر بِحَارُ کا ترجمہ سمندر کیا جائے تو اس میں نہر سویز اور نہر پانامہ کی پیش گوئی کی گئی ہے کہ ان نہروں کے ذریعہ سمندروں کو پھاڑ کر آپس میں ملا دیا گیا ہے۔ چنانچہ نہر سویز کے ذریعہ بحیرہ قلزم کو بحیرہ روم سے اور نہر پانامہ کے ذریعہ بحر الکاہل اور بحر اوقیانوس کو باہم ملا دیا گیا ہے۔

اور اگر بِحَارُ کا معنی دریا کیا جائے تو اس میں دنیا میں نہری نظام کے جاری ہونے کی پیش گوئی کی گئی ہے کہ آب پاشی کی خاطر دریاؤں کو پھاڑ کر نہریں نکالی جائیں گی۔

فرمایا :

وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ (سورۃ التکویر 81:8)

ترجمہ : اور جب نفوس ملا دیئے جائیں گے۔

چنانچہ اس میں یہ بتایا گیا کہ مسیح کے زمانہ میں آمد و رفت اور رسل و رسائل کے ذرائع ترقی پر ہوں گے اور مختلف قوموں اور علاقوں کے افراد کا آپس میں ملاپ اور رابطہ بڑھ جائے گا۔

پھر فرمایا :

وَاِذَا الْمَوْءٗدَۃُ سُئِلَتْo بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْo

(سورۃ التکویر 81: 9-10)

ترجمہ: اور جب زندہ گاڑی جانے والی لڑکی کے بارہ میں سوال کیا جائے گا کہ آخر کس گناہ کے بدلے میں اس کو قتل کیا گیا ؟

اگر ان آیات میں قیامت کبریٰ کا ذکر مانا جائے تو اُس دن تو اُس سے بڑے بڑے گناہوں کے بارے میں بھی باز پُرس ہوگی، خصوصاً شرک اور بُت پرستی جو سب سے بڑا گناہ ہے۔ بڑے بڑے گناہوں کو چھوڑ کر بیٹی کو زندہ دفن کرنے کے گناہ کا تذکرہ بے محل ہے۔ پس اس میں خبر دی گئی ہے کہ جس زمانہ میں مسیح کا ظہور ہوگا اُس زمانے میں بیٹیوں کو زندہ دفن کرنا قانوناً جرم بن جائے گا اور اگر کوئی ایسا کرے گا تو اس سے اس کی بابت باز پُرس کی جائے گی اور اُسے اس کی سزا دی جائے گی۔ چنانچہ انگریزی حکومت نے 1872ء میں ایسا قانون جاری کیا۔

فرمایا :

وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ (سورۃ التکویر 81:11)

اور جب کتابیں پھیلا دی جائیں گی۔

اس میں نشر و اشاعت کے وسائل کی ترقی کی پیشگوئی کی گئی ہے کہ مسیح کے زمانہ میں کتابوں، رسالوں اور اخبارات کی اشاعت کثرت سے ہوگی۔

پھر فرمایا :

وَاِذَا السَّمَآءُ کُشِطَتْ (سورۃ التکویر 81:12)

ترجمہ: اور جب آسمان کی کھال اُتاری جائے گی۔

قیامت کبریٰ کے دن تو آسمان ہوگا ہی نہیں تو کھال کس کی اُتاری جائے گی ؟

پس اس آیت میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ جس طرح کسی جانور کی کھال اُتارنے کے نتیجے میں اس کے جسم کے اندرونی اعضاء نظر نے لگ جاتے ہیں اسی طرح مسیح کے زمانہ میں Astronomy یعنی علم فلکیات بہت ترقی پر ہوگا۔

پھر فرمایا:

وَاِذَا الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ (سورۃ التکویر 81: 13)

ترجمہ : اور جب جہنم بھڑکائی جائے گی۔

اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ جس زمانہ میں مسیح کا ظہور ہوگا اُس زمانہ میں دنیا میں گناہوں کی بہت کثرت ہوگی اور گناہ گار اپنے گناہوں میں بڑھتے چلے جانے کے نتیجے میں جہنم کو بھڑکاتے چلے جائیں گے۔

پھر فرمایا :

وَاِذَاالْجَنَّۃُ اُزْلِفَتْ (سورۃ التکویر 81: 14)

ترجمہ : اور جب جنت قریب کر دی جائے گی۔

یعنی جب گناہوں کی کثرت ہوگی تو اُس زمانہ میں تھوڑی نیکی کرنے والا بھی جنت کے قریب ہو جائے گا۔

جیسا کہ حدیث میں آیا ہے کہ:

من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید

(مشکوٰۃ۔کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، الفصل الثانی)

ترجمہ: کہ جس نے میری اُمت کی خرابی کے زمانہ میں میری سنت کو پکڑے رکھا وہ سو شہیدوں کا اجر پائے گا۔

حضرات! اِن تمام علامات نے اس دنیا میں پورا ہو کر اس بات کی گواہی دے دی کہ یہ کائنات کے فنا ہونے کے بعد قیامتِ کبریٰ کے حالات کا بیان نہیں تھا بلکہ اس دنیا میں آئندہ رُونما ہونے والے حالات کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ پس یہ جو حدیث میں فرمایا گیا تھا کہ جو قیامت کے حالات یوں معلوم کرنا چاہتا ہے جیسے آنکھوں دیکھی بات تو وہ سورۃ التکویر پڑھ لے۔ اس سے یہی مراد تھی کہ سورۃ التکویر میں ظہور مسیح اور ظہور مہدی کے حالات بیان ہوئے ہیں۔

چنانچہ جو آیات میں نے پڑھی ہیں ان کے آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَالَّیْلِ اِذَا عَسْعَسَ o وَ الصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ o

(سورۃ التکویر 81 :18-19)

ترجمہ: اور میں رات کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں جب وہ ختم ہو جائے گی اور صبح کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں جب وہ سانس لینے لگے گی اور روشن ہوگی۔

قیامت کبریٰ کے دن جب نظام شمسی کا وجود ہی نہیں ہوگا تو

پھر رات کے آنے اور اس کے ختم ہونے اور صبح کے طلوع ہونے اور روشن ہونے کا کیا مطلب ؟ پس اس میں یہی بیان کیا گیا ہے کہ وہ زمانہ جس میں یہ علامات پوری ہوں گی وہ مسیح موعود کے ظہور کا زمانہ ہوگا اور اس میں اسلام کے زوال اور اس کے انحطاط کی رات ختم ہو جائے گی اور غلبہء اسلام کی صبح طلوع ہوگی اور روشن سے روشن تر ہوتی چلی جائے گی۔

سورۃ الانفطار میں بیان شدہ پیشگوئیاں

اللہ تعالیٰ سورۃ الانفطار میں فرماتا ہے :

اِذَاالسَّمَآءُ انۡفَطَرَتۡ (سورۃ الا نفطار 82 :2)

ترجمہ: کہ جب آسمان پھٹ جائے گا۔

یعنی جس زمانہ میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اُس زمانہ میں شرک اور عیسٰی پرستی دنیا میں پھیل چکی ہوگی جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ زمین پر عذاب نازل کرنے کا فیصلہ کرے گا۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ عیسٰی پرستی کی وجہ سے قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائے۔ (سورۃ مریم19 :91)

گویا اس مضمون کے مطابق سورۃ الانفطار میں یہ بتایا گیا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں عیسٰی پرستی کا دنیا میں غلبہ ہوگا جس کی وجہ سے آسمان پھٹ جائے گا یعنی دنیا میں طرح طرح کے عذابوں کا سلسلہ جاری ہوگا۔ چنانچہ جنگوں ، طاعون اور زلزلوں کے ذریعہ یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔

پھر فرمایا :

وَاِذَا الۡکَوَاکِبُ انۡتَثَرَتۡ (سورۃ الا نفطار 82 : 3)

ترجمہ: اور جب ستارے جھڑ جائیں گے۔

اس سے یہ مراد ہے کہ حقیقی علمائے دین دنیا سے نابود ہو جائیں گے اور ہدایت دینے والے لوگ کم ہو جائیں گے۔

فرمایا :

وَاِذَا الۡبِحَارُ فُجِّرَتۡ (سورۃ الا نفطار 82 : 4)

ترجمہ: اور جب سمندر (یا دریا) پھاڑ دیئے جائیں گے۔

یہ وہی مضمون ہے جو سورۃ التکویر کی آیت وَ اِذَا الۡبِحَارُ سُجِّرَتۡ میں بیان ہوا ہے۔

پھر فرمایا:

وَاِذَا الۡقُبُوۡرُ بُعۡثِرَتۡ (سورۃ الا نفطار 82 :5)

ترجمہ: اور جب قبریں اُکھیڑ کر اِدھر اُدھر بکھیر دی جائیں گی۔

اِس آیت میں محکمہ آثارِ قدیمہ کی طرف اشارہ ہے۔ کہ اس زمانہ میں مدفون بستیوں اور پرانے مقبروں کو اُکھیڑ دیا جائے گا اور وہاں سے لاشیں نکال نکال کر مختلف عجائب گھروں میں رکھی جائیں گی۔

سورۃ القیامہ میں بیان شدہ علامات

اللہ تعالیٰ سورۃ القیامۃ میں فرماتا ہے :

یَسۡئَلُ اَیَّانَ یَوۡمُ الۡقِیٰمَۃِ (سورۃ القیامۃ 75: 7)

ترجمہ: انسان پوچھتا ہے قیامت کا دن کب آئے گا ؟

فرمایا :

فَاِذَا بَرِقَ الۡبَصَرُ (سورۃ القیامۃ 75 : 8) جب آنکھیں پتھرا جائیں گی یعنی اس زمانے میں بہت ہولناک عذاب آئیں گے۔ وَخَسَفَ الۡقَمَرُ (سورۃ القیامۃ 9:75) اور چاند کو گرہن لگے گا ۔ وَ جُمِعَ الشَّمۡسُ وَالۡقَمَرُ (سورۃ القیامۃ 10:75) اور سورج اور چاند دونوں کو جمع کر دیا جائے گا یعنی سورج گرہن ہوگا کیونکہ سورج اور چاند کے اکٹھے ہونے سے سورج کو گرہن لگتا ہے جیسے زمین اور چاند کے اکٹھے ہونے سے چاند کو گرہن لگتا ہے۔ یَقُوۡلُ الۡاِنۡسَانُ یَوۡمَئِذٍ اَیۡنَ الۡمَفَرُّ (سورۃ القیامۃ 11:75) اُس وقت انسان کہے گا کہ اب میں بھاگ کر کہاں جا سکتا ہوں؟ کَلَّا لَا وَزَرَ ؕ اِلٰی رَبِّکَ یَوۡمَئِذِ ۣالۡمُسۡتَقَرُّ (سورۃ القیامۃ 12:75-13) سنو! آج عذاب سے بچنے کی کوئی جگہ نہیں، اس دن تیرے رب کے پاس ہی ٹھکانہ ہوگا ۔

ان آیات میں قیامت سے مراد کائنات کے فنا ہونے کے بعد آنے والی قیامت کبریٰ نہیں ہو سکتی کیونکہ قیامت کے دن نہ چاند ہوگا ، نہ سورج اور نہ ہی زمین ہوگی اس لئے اس دن گرہن بھی نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح قیامت کے دن عذاب سے بچنے کے لئے خدا کے پاس جانا انسان کو کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ ہاں دنیا میں خدا کی طرف رجوع کرنا انسان کو عذاب سے بچا سکتا ہے۔

پس یہ اُمور بتا رہے ہیں کہ ان آیات میں یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ سے مراد آخری زمانہ میں مسیح اور مہدی کے ظہور کا زمانہ ہے کیونکہ چاند اور سورج کو گرہن ہونا اپنے اندر یہ مفہوم رکھتا ہے کہ نظامِ شمسی اپنے مدار میں اپنی مقررہ رفتار کے مطابق چل رہا ہو۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ چاند اور سورج کو گرہن کیسے لگ سکتا ہے؟ جب گردش کرتے کرتے زمین ، چاند اور سورج کے درمیان حائل ہو جائے جس کے نتیجہ میں سورج کی شعاعیں چاند پر نہ پڑیں اور چاند تاریک ہو جائے تو اُسے چاند گرہن کہتے ہیں اور جب زمین یہ سفر طے کر کے چاند اور سورج کے درمیان نہ رہے تو چاند گرہن ختم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب سورج اور زمین کے درمیان چاند حائل ہو جائے اور زمین پر سورج کی شعاعیں نہ پہنچ سکیں تو اس حالت کو سورج گرہن کہتے ہیں اور پھر جب چاند سفر کرتے کرتے آگے گزر جائے تو سورج گرہن ختم ہو جاتا ہے۔

پس چاند اور سورج کے گرہن کا ہونا اور عذابوں سے بچنے کے لئے خدا کی طرف رجوع کرنا یہ اُمور اس بات کی دلیل ہیں کہ یہ قیامتِ کبریٰ کے واقعات کا بیان نہیں ہے کیونکہ قیامت کے دن خدا کی طرف رجوع انسان کو عذاب سے بچنے کے لئے کوئی فائدہ نہیں دے گا۔ ہاں دنیا میں خدا کی طرف رجوع کرنا عذاب سے بچا لیتا ہے ۔ یہاں قیامتِ صغریٰ یعنی مسیح موعود کے ظہور کے زمانہ کی علامات کا بیان ہو رہا ہے کہ اس کے زمانہ میں ہولناک عذاب بھی آئیں گے اور چاند اور سورج کو گرہن بھی لگے گا اس لئے اس زمانہ میں ان عذابوں سے بچنے کے لئے خدا کی طرف رجوع ہی فائدہ مند ثابت ہوگا۔

عام طور پر سال میں چاند کو چار مرتبہ گرہن لگ جاتا ہے۔ ان آیات میں مسیح موعود کے زمانہ میں چاند اور سورج کو گرہن لگنے کا بیان تو ہے مگر مہینے اور تاریخوں کو بیان نہیں کیا گیا۔ اگر مہینے اور تاریخوں کا پتہ نہ چلے تو انسان پریشان ہو سکتا ہے اور اس پیشگوئی سے صحیح طور پر فائدہ اُٹھانے سے محروم رہ سکتا ہے۔ لہٰذا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ خدا خود یا اپنے رسولِ پاک ﷺ کے ذریعہ چاند اور سورج کے گرہن کی تفصیلات کا تذکرہ نہ کرتا ۔ جب ہم اس تفصیل کی تلاش میں حدیث کی کتابیں دیکھتے ہیں تو سنن دار قطنی میں درج اس پیشگوئی کی تفصیل ملتی ہے ۔ سنن دار قطنی کے مؤلف امام دار قطنی محدثین کے ہاں امیر المؤمنین فی الحدیث کے لقب سے یاد کئے جاتے ہیں، ان کے بارہ میں لکھا ہے کہ :

حدیث، علل الحدیث اور اسماء الرجال کا علم آپ پر ختم تھا۔

(تذکرۃ الحفاظ)

سنن دار قطنی میں لکھا ہے کہ حضرت امام باقر جو امام زین العابدین کے بیٹے ، حضرت امام حسین علیہ السلام کے پوتے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ و حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پڑپوتے ہیں، روایت کرتے ہیں :

ان لمھدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت و

الارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان و تنکسف الشمس فی النصف منہ و لم تکونا منذ خلق اللہ السمٰوٰت و الارض

(سنن دارقطنی۔کتاب الصلوۃ، باب صفۃ صلوۃ الخسوف و الکسوف و ھیئتھما)

اس حدیث کے علاوہ کتب احادیث میں ہمیں کوئی حدیث نہیں مل سکی جس میں مہدی کے زمانہ میں ہونے والے چاند گرہن اور سورج گرہن کی تفصیل بیان ہوئی ہو۔

اس حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ ہمارے مہدی کی سچائی کے اظہار کے لئے دو نشان ظاہر ہوں گے۔ الفاظ ’’ ہمارے مہدی‘‘ اس بات کی خبر دے رہے ہیں کہ اُمت میں مہدی ہونے کے کئی دعویدار پیدا ہوں گے مگر جو مہدی ہمارا نہیں ہوگا بلکہ مہدی ہونے کا جھوٹا دعویدار ہوگا اس کی خاطر یہ دو نشان ظاہر نہیں ہوں گے بلکہ صرف سچے مہدی کی خاطر یہ دو نشان ظاہر ہوں گے اور یہ دو نشان ایسے ہیں کہ جب سے زمین و آسمان کی پیدائش ہوئی کسی کی سچائی کے اظہار کے لئے کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔ اور وہ دو نشان یہ ہیں کہ رمضان کے مہینہ میں گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات یعنی تیرھویں رمضان کو چاند گرہن ہوگا کیونکہ چاند کو ہمیشہ تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں رات میں سے کسی ایک رات کو گرہن لگا کرتا ہے اور سورج کو گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخ یعنی اٹھائیس رمضان کو گرہن لگے گا کیونکہ سورج کو ہمیشہ قمری لحاظ سے ستائیسویں، اٹھائیسویں اور اُنتیسویں تاریخ میں ہی گرہن ہوا کرتا ہے۔ جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا کسی مہدی کے زمانے میں کسی مہدی کی سچائی کے اظہار کے لئے یہ دو نشان کبھی ظاہر نہیں ہوئے۔

حضرت بانیٔ جماعتِ احمدیہ علیہ الصلوۃ والسلام نے جب مسیح و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو آپؑ کی مخالفت کا ایک طوفان اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُس وقت قرآن و حدیث کی پیشگوئی کے مطابق 13 رمضان 1311 ھجری یعنی 21 مارچ 1894ء کو بدھ کے دن شام سات بجے سے نو بجے تک چاند گرہن رہا اور پھر اُسی سال اُسی رمضان کی اٹھائیس تاریخ کو یعنی 16 اپریل 1894ء کو جمعہ کے دن صبح نو بجے سے گیارہ بجے تک سورج کو گرہن رہا۔ چاند کو ہمیشہ رات کو گرہن لگا کرتا ہے۔ اگر آدھی رات کو یا رات کے آخری پہر میں چاند کو گرہن لگتا تو اکثریت اس نشان کو دیکھنے سے محروم رہ جاتی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت نے تقاضا کیا کہ شام سات بجے سے نو بجے تک چاند کو گرہن لگے تا دنیا کی اکثریت اس نشان کا مشاہدہ کر سکے۔ اسی طرح سورج کو دن کے وقت گرہن لگا کرتا ہے۔ اگر طلوع آفتاب کے چند منٹ بعد سورج کو گرہن لگ جاتا تو پھر بھی بہت سارے لوگ جو رات کو دیر سے سوتے اور پھر صبح دیر سے اُٹھتے ہیں وہ اس نشان کو دیکھنے سے محروم رہ جاتے۔ اس لئے رحمتِ الٰہی نے ایسا انتظام کیا کہ سورج کو صبح نو بجے سے گیارہ بجے تک گرہن لگایا تا اکثریت اس نشان کا مشاہدہ کر سکے۔

زمین گول ہے اور زمین کے مشرقی حصہ میں لگنے والا گرہن زمین کے مغربی حصہ میں دکھائی نہیں دیتا۔ اسی طرح زمین کے مغربی حصہ میں لگنے والا گرہن زمین کے مشرق میں دکھائی نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر قربان جائیں کہ اس نے 1894ء میں مہدی موعودؑ کی سچائی کے اظہار کی خاطر زمین کے مشرقی حصہ میں چاند اور سورج کے گرہن کا نشان دکھایا اور اگلے ہی سال انہیں تاریخوں میں امریکہ اور اہل مغرب کو اللہ تعالیٰ نے اس نشان کا دیدار کروایا۔

مسیح موعود و مہدی معہود کا ظہور
چودھویں صدی میں ہوگا

(1) اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے :

یُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ مِنَ السَّمَآءِ اِلَی الۡاَرۡضِ ثُمَّ یَعۡرُجُ اِلَیۡہِ یَوۡمٍ کَانَ مِقۡدَارُہٗۤ اَلۡفَ سَنَۃٍ مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ o (سورۃ السجدہ 6:32)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اسلام پر آنے والے تین زمانوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔

پہلا زمانہ: وہ ہوگا جب اللہ تعالیٰ اپنے حکم شریعت یعنی اسلام کو آسمان سے زمین پر قائم کرتا چلا جائے گا۔

دوسرا زمانہ: پھر وہی حکم ایک ہزار سال میں اللہ کی طرف چڑھ جائے گا۔ یہ جو فرمایا کہ ایک ہزار سال میں آسمان پر چڑھے گا جس کے معنی منسوخ ہونے کے نہیں ہو سکتے کیونکہ منسوخ تو ایک آیت سے ایک منٹ میں ہو جاتا ہے۔

درحقیقت اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ ایک ہزار سال اسلام پر اور اہل اسلام پر انحطاط کا زمانہ ہوگا۔

تیسرا زمانہ: زوال کی مدت ایک ہزار سال بیان کر کے اس جملہ میں دو باتیں سمو دی گئیں کہ ہزار سالہ کمزوری کا زمانہ جب ختم ہوگا تو اس کے بعد جو زمانہ آئے گا وہ کمزوری کا نہیں بلکہ اسلام کی ترقی اور شوکت کا زمانہ ہوگا۔ اور پیشگوئیوں کے مطابق اسلام کی دوبارہ ترقی مسیح موعود و مہدی کے وجود سے وابستہ ہے۔

گویا اس آیت نے تین زمانے بتا دیئے کہ پہلا زمانہ شوکت اسلام کا زمانہ ہے جس کی مدت رسول پاک ﷺ نے تین صدیاں بیان فرمائی ہیں اور دوسرا زمانہ اسلام کی کمزوری کا ہے جس کی مدت اس آیتِ کریمہ نے ایک ہزار سال بیان فرمائی ہے۔

تیسرا زمانہ جو زوال اسلام کے بعد آئے گا وہ شوکتِ اسلام یعنی مسیح موعود و مہدی معہود کا زمانہ ہے جو تیرہ صدیاں گزرنے کے بعد آئے گا۔ پس اس آیت کی رو سے چودھویں صدی کا زمانہ مسیح موعود و مہدی معہود کا زمانہ قرار پاتا ہے۔

(2) اللہ تعالیٰ سورۃ السبا میں فرماتا ہے :

وَمَاۤ اَرۡسَلۡنٰکَ اِلَّا کَآفَّۃً لِّلنَّاسِ بَشِیۡرًا وَّ نَذِیۡرًا وَّلٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یَعۡلَمُوۡنَ o (سورۃ السبا 34 : 29-31)

ترجمہ: یعنی اے محمد ﷺ! ہم نے تجھے تمام بنی نوع انسان کی طرف جن میں سے ایک بھی تیرے حلقہ رسالت سے باہر نہ رہے ایسا رسول بنا کر بھیجا ہے جو مومنوں کو خوشخبری دیتا ہے اور کافروں کو ڈراتا ہے۔ لیکن انسانوں میں سے اکثر اس حقیقت سے واقف نہیں اور کفار جوش میں آ کر کہہ دیتے ہیں کہ اے مسلمانو! اگر تم سچے ہو تو ساری دنیا تک رسالت کا پیغام دینے کا یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا: ’’تو جواب دیدے کہ اے مخالفین اسلام! تمہارے لئے ایک دن کی میعاد مقرر ہے جس کے بعد یہ وعدہ پورا ہوگا۔ نہ تو تم اس سے ایک گھڑی پیچھے رہ سکو گے اور نہ ہی ایک گھڑی اس سے آگے بڑھ سکو گے۔‘‘

ان آیات میں ایک زبردست پیشگوئی کی گئی ہے کہ ایک دن کی میعاد گزرنے کے بعد پوری دنیا میں اسلام کی تبلیغ کا عالمگیر منصوبہ شروع ہو جائے گا۔ اس ایک دن کی مہلت سے کیا مراد ہے؟

اس بارہ میں قرآن پاک بیان کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بعض دن انسانی گنتی کے مطابق ایک ہزار سال کے ہوتے ہیں۔ (سورۃ الحج 22:48) اور بعض دن انسانی گنتی کے مطابق پچاس ہزار سال کے ہوتے ہیں۔ (سورۃ المعارج 70: 5)

اب ظاہر ہے کہ اس آیت میں ایک دن کی مہلت سے مراد پچاس ہزار سال تو ہو نہیں سکتے، کیونکہ احادیث نبویہ کے مطابق ہماری اس نوع انسانی کی عمر سات ہزار سال بیان ہوئی ہے۔ لہٰذا اس آیت میں بیان شدہ ایک دن کی مہلت سے مراد ایک ہزار سال ہے۔ چنانچہ اس آیت میں یہ پیشگوئی کی گئی کہ شوکت اسلام کی پہلی تین صدیاں گزرنے کے بعد اسلام اور اہل اسلام پر ایک ہزار سال

کا زمانہ کمزوری کا آئے گا پھر اس کے بعد کا زمانہ یعنی تیرہ سو سال کے بعد کا زمانہ مسیح موعود اور مہدی موعود کے ظہور کا زمانہ ہوگا جس کے ذریعہ پوری دنیا میں اسلام کی عالمگیر تبلیغ اور غلبہ کا منظم پروگرام شروع ہوگا۔

(3) اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ ہم نے تجھے سِرَاجاً مُّنِیرًا (سورۃ الاحزاب 33 : 47) یعنی ایک منور کر دینے والے سورج کے طور پر بھیجا ہے۔ آنحضرت ﷺ کو سورج قرار دے کر اللہ تعالیٰ آپؐ کے وجود کی سورج کے ساتھ مشابہت بیان فرما رہا ہے اور اس میں یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ جس طرح سورج جب سے پیدا ہوا ہے اس وقت سے لے کر زمین کے فنا ہونے تک ہر زمانہ اور ہر علاقہ کے افراد کو روشنی مہیا کرتا ہے اور قیامت تک اہل زمین کے لئے اب کسی نئے سورج کی ضرورت نہیں اسی طرح آنحضرت ﷺ کا وجود روحانیت کا سورج ہے۔ آپؐ کا نور اور آپؐ کا فیضان قیامت تک ہر زمانہ اور ہر علاقہ کے افراد کے لئے ہے۔ آپؐ کی بعثت کے بعد قیامت تک کسی نئے سورج یعنی کسی نئے صاحب شریعت نبی کے آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ زمین گول ہے اور اپنے مدار پر چکر کھا رہی ہے۔ زمین کی گردش کے نتیجہ میں زمین کے جس حصہ پر سورج کی شعائیں نہیں پہنچ رہی ہوتیں اس کی تاریکی دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے چاند کو پیدا کیا ہے جس کی اپنی ذاتی کوئی روشنی نہیں ہے، وہ سورج سے نور لے کر خود بھی روشن ہوتا ہے اور زمین کے جس حصہ پر سورج کی روشنی براہِ راست نہیں پہنچ رہی ہوتی اس حصہءِ زمین کو بھی چاند سورج سے فیض پا کر روشنی دے رہا ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کو سورج قرار دے کر دوسری بات یہ بیان کی گئی کہ جب انسان ہونے کی بناء پر آپؐ وفات پا جائیں گے اور آپؐ کا فیضان براہِ راست لوگوں کو نہیں پہنچ رہا ہوگا تو اللہ تعالیٰ ایسے وجود پیدا کرے گا جو چاند کی طرح آپؐ کے روحانی وجود سے فیض پائیں گے اور اہلِ زمین کو آپؐ کا فیض پہنچائیں گے۔ چنانچہ اسی مقصد کے حصول کی خاطر آپؐ نے اُمت کی اصلاح کے لئے ہر صدی میں ایسے مجددین کے پیدا ہونے کی خبر دی جو آپؐ سے فیض پا کر اصلاح امت کا فریضہ سرانجام دیں گے۔

(سنن ابو داؤد۔ کتاب الملاحم ۔باب ما یذکر فی قرن المائۃ)

پہلی رات کا چاند چھوٹا ہوتا ہے اور اگلی راتوں کا چاند آہستہ آہستہ بڑا ہوتا جاتا ہے۔ چودھویں رات کا چاند سورج سے مکمل طور پر فیض یاب ہو کر اس کا مل عکس بن چکا ہوتا ہے۔ سو اس تمثیل میں خدا تعالیٰ ہمیں یہ سمجھا رہا ہے کہ وہ مجدد جو آپؐ کا کامل بروز اور کامل عکس ہوگا یعنی مسیح موعود اور مہدی موعود وہ چودھویں صدی میں چودھویں رات کا چاند بن کر طلوع ہوگا۔ چودھویں رات کا چاند سورج غروب ہونے سے تھوڑی دیر پہلے طلوع کر جاتا ہے۔ اسی الٰہی سنت کے مطابق چودھویں صدی کے مجدد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چودھویں صدی شروع ہونے سے دس سال پہلے 1290 ھجری میں دعویٰ فرمایا۔ چودھویں کے چاند میں ایک یہ بھی خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ ہمیشہ مشرق سے طلوع ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود بھی سعودی عرب سے مشرق یعنی سرزمین ہندوستان کی مقدس بستی قادیان میں ظاہر ہوا۔

(4) قرآن کریم نے آنحضرت ﷺ کو سورج قرار دیا ہے۔ سورج قیامتِ کبریٰ کے آنے تک فنا نہیں ہوگا لیکن سورج پر ایسا زمانہ آتا ہے کہ جب وہ اہل زمین کی نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ اس وقت سورج موجود تو ہوتا ہے لیکن وہ لوگوں کو دکھائی نہیں دے رہا ہوتا۔ اس کے غروب ہونے کے بعد آسمان پر سرخی نمودار ہو جاتی ہے جس میں کچھ روشنی ہوتی ہے جسے شفق کہا جاتا ہے اور جو عشاء کے قریب تک رہتی ہے۔ شفق کے ختم ہونے کے بعد رات کی تاریکی بڑھتی چلی جاتی ہے اور جب رات انتہائی تاریک ہو جاتی ہے اور کامل طور پر دنیا پر چھا جاتی ہے تو اس میں چوریاں بھی ہوتی ہیں، ڈاکے بھی پڑتے ہیں، قتل بھی ہوتے ہیں، سانپ اور بچھو بھی باہر آتے ہیں اور پھر اندھیرا ایسا چھا جاتا ہے کہ کوئی چیز نظر نہیں آتی۔

چنانچہ یہی مضمون اللہ تعالیٰ سورۃ الانشقاق 84:17-19 میں بیان فرماتا ہے فَلَآ اُقۡسِمُ بِالشَّفَقِ (سورۃ الانشقاق 84:17) کہ میں شفق کو یعنی سورج کے غروب ہونے کے بعد کی سرخی کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں جس میں یہ بتایا گیا ہے کہ جب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا روحانی سورج دنیا کی نظروں سے اوجھل ہو جائے گا تو پھر اُمت پر کچھ عرصہ شفق کا آئے گا اور شفق کا عرصہ گزرنے کے بعد اُمت پر رات کی تاریکیاں چھاتی چلی جائیں گی۔

چنانچہ آنحضرت ﷺ نے بھی فرمایا کہ پہلی تین صدیاں میری اُمت کا بہترین زمانہ ہے جس کے بعد خرابیاں پھیلتی چلی جائیں گی۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الرقاق، ما یحذر من زھرۃ الدنیا و التنفاس فیھا)

پس یہ تین صدیاں آپؐ کے زمانہ کے سورج کی صدیاں ہیں۔

تاریخ اسلام کی پہلی تین صدیاں گزرنے کے بعد شفق کا زمانہ شروع ہوگا تو آپؐ کا روحانی سورج غروب ہو جائے گا اور اُمت پر شفق کا زمانہ شروع ہوگا یعنی بے شک اُمت میں خرابیاں بھی ہوں گی لیکن ان خرابیوں کے باوجود بڑے بڑے اولیاء بھی جنم لیں گے۔

اس کے بعد فرمایا :

وَالَّيۡلِ وَ مَا وَسَقَ (سورۃ الانشقاق 84:18)

کہ میں رات کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں اور اسے بھی جسے رات جمع کر لے گی۔

رات ہمیشہ اپنے اندر تاریکیاں اور خرابیاں جمع کرتی ہے۔ اس میں یہ پیشگوئی کی ہے کہ پھر اس اُمت پر رات کی تاریکیاں بڑھتی چلی جائیں گی اور خرابیاں اور فتنے دن بدن اُمت کو اپنی لپیٹ میں لیتے چلے جائیں گے۔

پھر فرمایا :

وَالۡقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ (سورۃ الانشقاق 84:19)

کہ میں چودھویں کے چاند کو شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں۔

ان آیات میں کوئی جسمانی بات بیان نہیں ہو رہی کیونکہ رات کے ختم ہونے پر سورج طلوع ہوا کرتا ہے نہ کہ چودھویں کا چاند۔ اسی طرح چودھویں کا چاند روشن راتوں کے بعد طلوع کیا کرتا ہے نہ کہ تاریک راتوں کے بعد، تاریک رات کے بعد ہلال یعنی پہلی رات کا چاند طلوع کیا کرتا ہے۔ مگر اس آیت میں فرمایا کہ رات کے بعد چودھویں کا چاند طلوع ہوگا۔ یہ فقرہ بتاتا ہے کہ اس آیت میں آئندہ کے حالات کے بارہ میں پیشگوئی کی جا رہی ہے کہ اسلام پر کمزوری اور زوال کا زمانہ چودھویں کے چاند کے طلوع ہونے سے ختم ہوگا۔ چاند وہ وجود ہے جو سورج سے روشنی لے کر خود منور ہوتا اور اہل زمین کو بھی اپنے وجود کے ذریعہ سورج کا فیض پہنچا رہا ہوتا ہے۔

پس اس آیت میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے روحانی سورج سے فیض پانے والا وجود جو اسلام کی تاریک رات کے بعد آئے گا، وہ چودھویں کا چاند ہوگا یعنی چودھویں صدی میں ظہور پذیر ہوگا۔

دوستو! مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہم نے اپنی آنکھوں سے پورا ہوتا دیکھا۔

وَ اٰخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین

شہدائے احمدیت۔ صبر کا پہاڑ، کوہِ وقار

مکرم مولانا غلام مصباح بلوچ صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کے بیالیسویں جلسہ سالانہ 2018ء کے موقع پر انٹرنیشنل کنونشن سینٹر ایئر پورٹ روڈ مسی ساگا میں تیسرے روز 8 جولائی 2018ء کو مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب، نے ''شہدائے احمدیت۔ صبر کا پہاڑ، کوہِ وقار'' کے موضوع پر ایمان افروز تقریر کی۔ افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

(ادارہ)

اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَلَمَّارَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ وَصَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ ۫ وَمَازَادَھُمْ اِلَّآ اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًاo مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْامَاعَاھَدُوااللّٰہَ عَلَیْہِ ۚ فَمِنْھُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ وَمِنْھُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ۫ۖ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًاo (سورالاحزاب33:23-24)

یہ مقبرے نہیں ہیں شہیدانِ عشق کے
ایفائے عہد کے ہیں حوالے پڑے ہوئے

سامعین کرام!

خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے:

شہدائے احمدیت۔ صبر کا پہاڑ، کوہِ وقار

اللہ تعالیٰ نے سورالجمعہ میں آنحضرت ﷺ کی قوتِ قدسیہ کا ایک رنگ وآخرِین مِنھم لما یلحقوا بِھِم کے الفاظ میں بھی بیان فرمایا ہے کہ ایک ایسی جماعت نے پیدا ہونا تھا جو آنحضرت ﷺ کے صحابہؓ سے وقت کے فاصلوں کے باوجود ایمان و استقلال اور قربانیوں کی وجہ سے انہی کا نام پانے والی ہوئی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اس زمانہ میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے کئی وجوہ سے اس جماعت کو صحابہ رضی اللہ عنھم سے مشابہت ہے۔ ...

وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دلآزاری اور بدزبانی اور قطعِ رحم وغیرہ کا صدمہ اٹھارہے ہیں جیسا کہ صحابہ نے اٹھایا۔ ....

وہ خدا کا گروہ ہے جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے اور دن بدن ان کے دلوں کو پاک کر رہا ہے اور ان کے سینوں کو ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے اور آسمانی نشانوں سے ان کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے جیسا کہ صحابہ کو کھینچتا تھا۔ غرض اس جماعت میں وہ ساری علامتیں پائی جاتی ہیں جو آخرِین مِنھم کے لفظ سے مفہوم ہو رہی ہیں اور ضرور تھا کہ خدا تعالیٰ کا فرمودہ ایک دن پورا ہوتا۔!!!

(ایام الصلح۔ روحانی خزائن، جلد 14، صفحہ 306-307)

حضور ﷺ کے صحابہؓ نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جانوں کے نذرانے پیش کئے بلکہ انبیا کی تاریخ میں جو قربانیاں صحابہ رسولؓ کو بجالانے کی توفیق ملی ہے کسی اور رسول کے حصہ میں وہ نہیں آئیں۔ غزوہ احد میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں لڑتے لڑتے شہادت کا رتبہ پانے والے حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ نے اپنی شہادت کے وقت حضرت ابی بن کعبؓ کو یہ الفاظ فرمائے کہ رسول اللہ ﷺ سے میرا سلام عرض کرنا اور کہنا کہ خدا کے رسولوں کو جو ان کے متبعین کی قربانی اور اخلاص کی وجہ سے ثواب ملا کرتا ہے خدا آپؐ کو وہ ثواب سارے نبیوں سے بڑھ چڑھ کر عطا فرمائے اور آپؐ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے۔ (سیرابن ہشام۔ غزوہ احد۔ باب شان عاصم بن ثابت)

گو کہ حضرت سعد بن ربیعؓ نے لفظوں میں یہ پیغام ادا کر دیا لیکن عملی طور ہر شہید صحابی نے یہ پیغام اُمتِ مسلمہ کو دیا ہے۔ پس جب صحابہ رسولؓ نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان کے نذرانے پیش کئے تو ضرور تھا کہ یہ علامت بھی آخرِین مِنھم کے گروہ میں پوری ہوتی اور پوری ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی سرزمین کابل کے دو مخلص وجودوں حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب اور حضرت صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہما نے مسیح محمدیؑ کی صداقت کی گواہی دیتے ہوئے جامِ شہادت نوش کیا، یہ ایمان کی ہی عظیم دولت تھی جس کی حفاظت کی خاطر حضرت صاحبزادہ صاحبؓ نے عزت، شہرت اور جان جیسی چیز کو قربان کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''اس بزرگ مرحوم میں نہایت قابلِ رشک یہ صفت تھی کہ درحقیقت وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتا تھا اور وہ درحقیقت ان راستبازوں میں سے تھا جو... خدا کے خوش کرنے کے لئے اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے اپنی جان اور عزت اور مال کو ایک ناکارہ خس وخاشاک کی طرح اپنے ہاتھ سے چھوڑ دینے کو طیار ہوتے ہیں۔ اس کی ایمانی قوت اس قدر بڑھی ہوئی تھی کہ اگر میں اس کو ایک بڑے سے بڑے پہاڑ سے تشبیہ دوں تو میں ڈرتا ہوں کہ میری تشبیہ ناقص نہ ہو۔...

میں کن الفاظ سے اس بزرگ مرحوم کی تعریف کروں جس نے اپنے مال اور آبرو اور جان کو میری پیروی میں یوں پھینک دیا کہ جس طرح کوئی ردی چیز پھینک دی جاتی ہے۔

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 10)

ایمان و استقامت کے اس عظیم شہزادے نے قدم قدم پر موت کو دیکھا، امیر کابل کی طرف سے بار بار جان بخشی کی پیشکش سنی لیکن مقتل میں کمر تک زمین میں گاڑے جانے کے باوجود صبر و استقامت کے اس پہاڑ نے یہ کہتے ہوئے جان دے دی کہ میں ایمان کو جان پر مقدم رکھتا ہوں۔ اور خدا کے برگزیدہ مسیح سے ان الفاظ میں خوشنودی نامہ پایا:

''اے عبداللطیف تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا۔''

(تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 60)

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ کی اس عظیم الشان قربانی کو دیکھ کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جب میں اس استقامت اور جانفشانی کو دیکھتا ہوں جو صاحبزادہ مولوی محمد عبداللطیف مرحوم سے ظہور میں آئی تو مجھے اپنی جماعت کی نسبت بہت امید بڑھ جاتی ہے کیونکہ جس خدا نے بعض افراد اس جماعت کو یہ توفیق دی کہ نہ صرف مال بلکہ جان بھی اس راہ میں قربان کر گئے اس خدا کا صریح یہ منشاء معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت

سے ایسے افراد اس جماعت میں پیدا کرے جو صاحبزادہ مولوی عبداللطیف کی روح رکھتے ہوں اور ان کی روحانیت کا ایک نیا پودہ ہوں۔ جیسا کہ میں نے کشفی حالت میں واقعہ شہادت مولوی صاحب موصوف کے قریب دیکھا کہ ہمارے باغ میں سے ایک بلند شاخ سرو کی کاٹی گئی اور میں نے کہا کہ اس شاخ کو زمین میں دوبارہ نصب کر دو تا وہ بڑھے اور پھولے۔ سو میں نے اس کی یہی تعبیر کی کہ خدا تعالیٰ بہت سے ان کے قائم مقام پیدا کر دے گا۔ سو میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی وقت میرے اس کشف کی تعبیر ظاہر ہو جائے گی۔" (تذکرۃ الشہادتین۔ روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 75-76)

یہ خدا کے پیارے مسیح کی میں یقین رکھتا ہوں کے الفاظ کے ساتھ پیشگوئی تھی کہ خدا تعالیٰ بہت سے ان کیقائم مقام پیدا کر دے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور فرزندانِ احمدیت نے صاحبزادہ عبداللطیف صاحبؓ کی اتباع میں ابتلاء اور آزمائش کے ہر میدان میں صبر کا پہاڑ اور کوہِ وقار بن کر اپنے خون سے گلستانِ احمدیت کی آبیاری کی ہے، ان کا حال سورالاحزاب کی اسی آیت کا مصداق ہے جس کی شروع میں تلاوت کی گئی یعنی

"چنانچہ (دیکھو) جب حقیقی مومنوں نے حملہ آور لشکروں کو دیکھا تو کہا یہ تو وہی (لشکر) ہیں جن کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور اللہ اور اس کے رسول نے بالکل سچ بولا تھا اور ان کو اس واقعہ نے ایمان اور اطاعت میں ہی بڑھایا (کمزور نہیں کیا) ان مومنوں میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اس وعدہ کو جو انہوں نے اللہ سے کیا تھا سچا کر دیا، پس بعض تو ایسے ہیں جنہوں نے اپنی نیت کو پورا کر دیا (یعنی لڑتے لڑتے مارے گئے) اور ان میں سے بعض ایسے بھی ہیں جو ابھی انتظار کر رہے ہیں اور اپنے ارادہ میں کوئی تزلزل انہوں نے نہیں آنے دیا۔"

ان من قضیٰ نحبہ کے مصداق وجودوں میں بہت سے نام ہیں، صبر و استقامت اور ثباتِ قدم اور مضبوطی ایمان والے ان پہاڑوں نے آج کے دور میں دین کی خاطر عظیم الشان داستانیں رقم کی ہیں۔ ان کی مثال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کی سی ہے:

ازاں قفس بہ پریدم بروں کہ دنیا نام
کنوں بکنگرۂ عرش جائے ما باشد

ترجمہ: میں اس پنجرہ سے نکل کر اڑ چکا ہوں جس کا نام دنیا ہے اب تو عرش کے کنگرہ پر ہماری جگہ ہے۔

ہر ایک شہیدِ کی شہادت تاریخِ احمدیت کا ایک درخشندہ باب ہے، وقت نہیں ہے کہ ہر ایک شہید کا ذکر کیا جا سکے۔ شہادتوں کا یہ سلسلہ افغانستان، پاکستان، انڈونیشیا، بنگلہ دیش، انڈیا، شام، عراق، سری لنکا، امریکہ، ٹرینیڈاڈ، مصر، البانیہ، سکاٹ لینڈ اور قرغیستان تک پھیلا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جانوں کا نذرانہ قربان کرنے میں سب سے زیادہ حصہ پاکستان کی جماعت کو ملا ہے جہاں 300 کے قریب جانیں راہِ مولیٰ میں شہید ہوئی ہیں۔ پاکستان کے بعد سب سے زیادہ جانوں کا نذرانہ پیش کرنے کا شرف انڈونیشیا نے پایا ہے جہاں 20 سے زائد لوگ محض احمدیت کی وجہ سے جامِ شہادت نوش کر چکے ہیں۔ عظیم انڈونیشیا۔ جایالہ انڈونیشیا۔

صاحبزادہ عبداللطیف صاحبؓ کی روحانیت کے ابتدائی نئے پودے افغانستان کے احمدیوں کے نام ہی آئے ہیں، تاریخِ احمدیت کی ابتدائی سات شہادتیں افغانستان سے ہی ہیں، اِس ملک نے کل 15 شہادتیں پیش کی ہیں۔ ان شہادتوں میں حضرت مولوی نعمت اللہ خان صاحب شہیدؓ بھی ہیں جو احمدیت کی بنا پر 1924ء میں قید کر لئے گئے اور اندھیری کوٹھڑی میں ڈال دیے گئے جس کا دروازہ اور روشن دان بھی بند رہتے تھے اور کسی کو آپ سے بات کرنے کی اجازت نہ تھی، آپ ایک ماہ سے زائد عرصہ ان تاریک کوٹھڑیوں میں پڑے رہے، اِن اندھیری کوٹھڑیوں کے گھپ اندھیروں نے بہت بہکایا مگر اایک لمحے کے لئے بھی اس صبحِ صادق پر اس صدیق کا ایمان نہیں ڈولا، آپؓ خود فرماتے ہیں کہ جس قدر بھی زیادہ اندھیرا ہوتا ہے اسی قدر خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے روشنی اور اطمینان قلب دیا جاتا ہے۔ بالآخر آپؓ کے خلاف بھی قتل کا فتویٰ دیا گیا اور بھرے ہجوم میں سنگسار کرنے کا فیصلہ کیا گیا، سنگساری سے قبل آپ کو کابل کی گلیوں میں پھرایا گیا، کابل کی سر زمین پر پہلے کیا کچھ ہو چکا ہے آپؓ اس سے اچھی طرح واقف تھے مگر آپ کے چہرے پر گھبراہٹ اور خوف کی بجائے مسکراہٹ ہی رہی۔ جب کابل کی چھاؤنی کے میدان میں سنگسار کرنے کے لئے لایا گیا تو آخرین منھم کے اس سپوت نے اولین کی ایک اور سنت زندہ کر دی کہ آخری خواہش میں اپنے رب کی عبادت کرنے کا اظہار کر دیا، اجازت ملنے پر آپؓ نے نماز پڑھی اور پھر کہا کہ اب میں تیار ہوں جو چاہو کر لو۔ آپؓ کو کمر تک زمین میں گاڑ دیا گیا اور چاروں طرف سے پتھروں کی بارش ہوگئی یہاں تک کہ آپؓ پتھروں کے ڈھیر کے نیچے دب کر اللہ تعالیٰ کے رستے میں شہید ہوگئے، انا للہ و انا الیہ راجعون۔

(تاریخ احمدیت۔ جلد 4، صفحہ 478-480)

موت کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ کر بھی مولوی نعمت اللہ خان صاحب شہیدؓ کا ایمان نہیں ڈگمگایا۔ آپؓ نے تو اپنی زندگی میں ہی اپنی قبر کے کتبہ کی تحریر لکھوا دی تھی چنانچہ ایک احمدی دوست کے نام جیل سے ایک خفیہ خط میں آپ نے لکھا:

"عرض ہے کہ براہ کرم و مہربانی حقیر خادم نابکار کا کتبہ اصحاب مسیح موعود علیہ السلام کے زمرہ میں مقبرہ بہشتی میں لگا دیا جائے۔ خادم کا نام و عمر 34 سال۔ والد کا نام امان اللہ۔ ضلع پنج شیر تحصیل رخہ موضع خوجہ۔" (روزنامہ الفضل قادیان۔ 11 ستمبر 1924ء، صفحہ 5)

شہدائے احمدیت میں کچھ مخلص وہ بھی ہیں جو جماعت کے ان جاں نثاران سے تعلق رکھتے ہیں جنہیں درویشانِ قادیان کے نام سے جانا جاتا ہے، اِن فدائیوں نے اس مجاہدانہ عزم کے ساتھ مرکز احمدیت میں دھونی رمائی کہ اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے مگر قادیان میں اسلام کا جھنڈا سرنگوں نہیں ہونے دیں گے۔ اس عظیم خدمت پر جہاں درویشانِ قادیان نے عظیم جاں نثاری اور فدائیت دکھائی وہاں ان کے والدین اور بیوی بچوں نے بھی نہایت اعلیٰ ہمت، حوصلہ اور صبر و رضا کا مظاہرہ کیا۔ درویشی کے انہی خونچکاں حالات میں حضرت چودھری حاجی اللہ بخش صاحب چندر کے منگولے ضلع سیالکوٹ نے اپنے دو درویش بیٹوں کے نام خط میں لکھا:

"میرے پیارے لختِ جگر محمد اسحٰق و بشیر احمد!

"دارالامان کے حالات معلوم ہوئے،... سنا ہے کہ حملہ دارالرحمت پر ہوا۔ اور تم دونوں بھی دارالرحمت میں تھے، اگر تم شہید ہوگئے ہو تو اپنی مراد کو پہنچ گئے ہو۔ ...اگر تم زندہ ہو تو مجھے یقین ہے کہ تم نے کسی قربانی سے دریغ نہ کیا ہوگا۔ تم نے احمدی باپ سے پرورش پائی ہے اور احمدی ماں کا دودھ پیا ہوا ہے۔ ... میری تمہیں نصیحت ہے کہ تمہارے جیتے جی شعائر اللہ تک دشمن نہ آئے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دے رکھا ہے اور تم قطعاً پرواہ نہ کرو کہ تمہارے بعد ہمارا کیا بنے گا۔

(تاریخ احمدیت۔ جلد یازدہم، صفحہ 139-140)

صد مبارک جذبہ ہائے باوفا درویشِ حق
زندہ باد اے دورِ بزمِ ساکنانِ قادیاں

سامعین کرام!

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابل پر آنے والے جادوگروں کا ذکر فرمایا ہے، ایک وہ وقت تھا کہ وہ جادوگر مقابلے سے پہلے فرعون سے انعام و اکرام کی فرمائش

کر رہے تھے لیکن کچھ ہی دیر بعد وہ وقت بھی آیا کہ وہی انعام و اکرام کے خواہش مند جادوگر حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لاکر فرعون کی اس دھمکی کہ میں تمھارے ہاتھ پاں کٹوا دوں گا اور تمہیں صلیب پر چڑھادوں گا، کے جواب میں یہ کہہ رہے تھے کہ جو روشن نشانات ہمارے پاس آچکے ہیں ان پر ہم تجھے ترجیح نہیں دیں گے پس جوتو کرنا چاہتا ہے کرلے۔ فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ وَ مُوْسٰى o قَالَ اٰمَنْتُمْ لَهٗ قَبْلَ اَنْ اٰذَنَ لَكُمْ ط اِنَّهٗ لَكَبِيْرُ كُمُ الَّذِیْ عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ج فَلَاُ قَطِّعَنَّ اَیْدِیَكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّ لَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِیْ جُذُوْعِ النَّخْلِ ز وَلَتَعْلَمُنَّ اَیُّنَآ اَشَدُّ عَذَابًا وَّ اَبْقٰى o (سورطہ 20:71-72) یہ جادوگر تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی صداقت کا ایک ہی نشان دیکھ کر ایمان پر مضبوطی اور ثبات کے ساتھ کھڑے ہوگئے لیکن یہاں تو مومنوں نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی قوتِ قدسیہ کا عظیم الشان نشان پایا تھا بلکہ اسلام اور رسول اللہ ﷺ کے لاکھوں نشانوں کی تجلی گاہ مشاہدہ کی تھی۔ پس یہ مومن بھی وقت کے فرعونوں کی دھمکیوں اور ایذا رسانیوں کے سامنے ہارے نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی گواہی دیتے ہوئے صبر و استقامت کے ساتھ اپنی جاں دے دی اور اپنے ایمان پر حرف نہ آنے دیا۔ انھی جانثاروں میں گوجرانوالہ کے عظیم باپ بیٹے مکرم محمد افضل کھوکھر صاحب اور مکرم محمد اشرف کھوکھر صاحب شہید بھی ہیں جنہیں 1974ء کے پُر آشوب سال میں فسادیوں نے نہایت بے دردی کے ساتھ چھرے مار مار کر شہید کر دیا، پہلے بیٹے کو باپ کے سامنے کچل کچل کر مار دیا اور پھر باپ کی طرف متوجہ ہوئے کہ اب کیا ارادہ ہے؟ محمد افضل صاحب شہید نے جواب دیا کہ تم مجھے اپنے بیٹے سے ایمان میں کمتر سمجھتے ہو جس نے میرے سامنے اس بہادری سے جان دے دی، تم سے جو بن پڑے کرلو مگر میں اپنے ایمان سے متزلزل نہیں ہوں گا۔ اس پر آپ کو بھی اسی طرح قتل کر کے پھر نعشیں تیسری منزل سے گھر کی نیچے پھینک دی گئیں۔

اے محبت عجب آثار نمایاں کردی
زخم و مرہم برہِ یار تو یکساں کردی
جانِ خود کس ندہد بہر کس از صدق و وفا
راست ایں ست کہ ایں جنس تو ارزاں کردی

ترجمہ: اے محبت تونے عجیب رنگ دکھا دئے ہیں، یار کی راہ میں زخم اور مرہم دونوں برابر کر دئے ہیں۔ کوئی کسی کے لئے اپنی جانِ عشق اور وفاداری کے ساتھ نہیں دیتا لیکن سچ تو یہ ہے کہ اس جنس کو تو نے بہت سستا کر دیا ہے۔

خلافت رابعہ کے دور میں ایک اور حکمران نے فرعون بنتے ہوئے کلمہ پڑھنے کی پاداش میں احمدیوں پر مظالم ڈھائے اور شدید مظالم ڈھائے گویا کہ حکم دے دیا اُقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ (سورۃ المومن 40: 26) یعنی جو لوگ اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں ان کے بیٹوں کو قتل کر دو۔ احمدیت کے بیٹوں نے قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں، ماریں کھائیں، اپنی جانیں راہِ مولیٰ میں نچھاور کر دیں لیکن مسیحِ محمدیؑ کا جھنڈا جھکنے نہ دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ شہدائے احمدیت کی ان دلگداز قربانیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

پشاور سے انہی راہوں پہ سنگستانِ کابل کو
مرا شہزادہ لے کر جان کا نذرانہ آتا ہے
یہی راہیں کبھی سکھر، کبھی سکرنڈ جاتی ہیں
اِنہی پر پنوں عاقل، وارہ اور لڑکانہ آتا ہے
کبھی ذکرِ قتیلِ حیدرآباد اِن پہ ملتا ہے
کہیں نواب شاہ کا دکھ بھرا افسانہ آتا ہے
کہیں ہے کوئٹہ کی داستانِ ظلم و سفا کی
کہیں اوکاڑہ اور لاہور اور بچیانہ آتا ہے
کہیں ہے ماجرائے گجرانوالہ کی لہو پاشی
کہیں اک سانحہ ٹوپی کا سفاکانہ آتا ہے
بگولے بن کے اڑ جانا روشِ غول بیاباں کی
ہمیں آبِ بقا پی کر امر ہو جانا آتا ہے

خلافت رابعہ میں احمدیت کی خاطر شہادت کا آبِ بقا پینے والوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا خون بھی شامل ہے یعنی صاحبزادہ مرزا غلام قادر صاحب شہید جنہوں نے 14/اپریل 1999ء کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جان کا نذرانہ پیش کیا اور جماعت احمدیہ کو دشمنوں کی ایک خطرناک سازش سے بچا لیا۔ زندہ باد غلام قادر شہید پائندہ باد۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''دنیا میں جتنی ترقیات احمدیت کو نصیب ہو رہی ہیں انہی شہداء کے خون کے قطرے رنگ لا رہے ہیں۔''

(خطباتِ طاہر۔ جلد دوم، صفحہ 421-422)

آپؒ مزید فرماتے ہیں:

''شہیدوں کے خون ہی میں قوموں کی حیات کا راز مضمر ہے۔ آبِ حیات کے قصے آپ نے سنے ہیں، ہر دوسرا قصہ جھوٹ ہے مگر شہیدوں کا خون یقیناً آبِ حیات کا حکم رکھتا ہے۔''

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے مستورات سے خطابات، صفحہ 400۔ خطاب مورخہ 26 اگست 1994ء)

سامعین کرام!

صبر و استقلال، ثابت قدمی، ایمان کی مضبوطی اور صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہیدؓ کی قائم مقامی کے یہ ایمان افروز نظارے اللہ تعالیٰ نے خلافت احمدیہ کے ساتھ رکھے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جانشینی کا دعویٰ کرنے والے کچھ اور لوگ بھی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے شہادت کا مقام و مرتبہ صرف اور صرف حقیقی جانشین یعنی خلافت کے متبعین میں رکھا ہے کیونکہ ایمان و استقامت، صبر اور جاں نثاری جھوٹے لوگوں کو نصیب نہیں ہوتی، ان کے نازک پیر اس ہولناک جنگل اور پر خار بادیہ کو طے نہیں کر سکتے جس کی خبر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''خدا کا یہ قانونِ قدرت ہے کہ جب خدا کے رسول کا کوئی خلیفہ اس کی موت کے بعد مقرر ہوتا ہے تو شجاعت اور ہمت اور استقلال اور فراست اور دل قوی ہونے کی روح اس میں پھونکی جاتی ہے۔'' (تحفہ گولڑویہ۔ روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 185)

آج ہم خلافت خامسہ کے بابرکت دور سے گذر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ نے پھر ہمیں خلافت کے طفیل شجاعت، ہمت، استقلال اور قوی دل رکھنے والی روحیں عطا کی ہیں۔ دشمن نے اپنے ہتھکنڈوں کی انتہا کر دی ہے، مظالم کے مختلف حربے آزمائے ہیں لیکن احمدیوں نے صبر و استقامت کے ساتھ خلوص و وفا کی روایت کو زندہ رکھتے ہوئے احمدیت کی خاطر اپنی جان تو قربان کر دی لیکن ایمان کو ضائع ہونے نہیں دیا۔ ان شہید ہونے والوں میں واقفین زندگی بھی ہیں، ڈاکٹرز بھی ہیں، وکیل بھی ہیں، پروفیسرز، سکول ٹیچرز بھی ہیں، تاجر شخصیات اور طلباء بھی ہیں۔ ان شہدا میں جوان بھی ہیں، بوڑھے بھی ہیں، خواتین بھی ہیں اور بچے بھی ہیں۔ مونگ ضلع منڈی بہاالدین کے شہداء ہوں یا مسجد دارالذکر اور مسجد ماڈل ٹاؤن لاہور کے شہداء، کراچی، سانگھڑ، مردان غرضیکہ پاکستان کے شہروں، محلوں اور گلیوں نے احمدیوں کے ایمان، صبر، استقامت اور جانثاری کی گواہی دی ہے یہاں تک کہ حکومتی مشینری بھی ان اولوالعزم احمدیوں کی ایمانی مضبوطی پر شاہد ہے۔ 2012ء میں حکومتی مشینری کسی کا آلہ کار بن کر ماسٹر عبد القدوس صاحب شہید سے اپنے من پسند بیانیے پر دستخط کروا کے جماعت کے خلاف

مزید سخت کاروائیوں کا ارادہ رکھتی تھی لیکن اس صبر کے پتلے نے ان کی بربریت برداشت کرتے ہوئے ان کی تمام امیدوں پر پانی پھیر دیا، ماسٹر صاحب شہید خود کہتے ہیں کہ وہ تو مجھ سے ایک نقطہ بھی نہیں ڈلوا سکے۔ پولیس کے اس انتہائی تشدد کے نتیجے میں ماسٹر عبدالقدوس شہید کی زندگی کا سفر 43 سال کی عمر میں ختم ہوگیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’شہید مرحوم ... ایک مضبوط چٹان کی طرح کھڑا ہوگیا اور جماعت پر آنچ نہیں آنے دی۔

پس اے قدوس! ہم تجھے سلام کرتے ہیں کہ تو نے اپنے آپ کو انتہائی اذیت میں ڈالنا تو گوارا کر لیا لیکن جماعت کی عزت پر حرف نہیں آنے دیا۔‘‘

(خطباتِ مسرور۔جلد دہم،صفحہ 217۔خطبہ جمعہ فرمودہ 6اپریل 2012ء)

اس سے ایک سال قبل انڈونیشیا میں بھی پولیس کی نگرانی میں بلوائیوں کے ہاتھوں معصوم احمدیوں کی شہادت کو ساری دنیا نے مشاہدہ کیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انڈونیشیا سے تعلق رکھنے والے اِن راہِ حق کے شہیدوں کے بارہ میں فرماتے ہیں:

’’ایمان کی حفاظت کرنے والوں اور استقامت کے پتلوں نے اپنے جسم کے روئیں روئیں پر زخم کھا لیا، ایک ایک انچ پر زخم کھا لیا لیکن ایمان کو ضائع نہیں ہونے دیا۔‘‘

(خطباتِ مسرور۔جلد دہم،صفحہ 212۔خطبہ جمعہ فرمودہ 6اپریل 2012ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ شہداء کے بارہ میں فرماتے ہیں:

’’ان جانے والے ہیروں کو اللہ تعالیٰ نے ایسے چمکدار ستاروں کی صورت میں آسمانِ اسلام اور احمدیت پر سجا دیا ہے جس نے نئی کہکشائیں ترتیب دے دی ہیں اور ان کہکشاں نے ہمارے لئے نئے راستے متعین کر دیئے ہیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4 جون 2010ء)

حضرات!

دین کی خاطر انبیاء کی جماعتوں نے کیا کیا قربانیاں دی ہیں دنیا صرف اب کتابوں میں پڑھتی ہے لیکن احمدیہ مسلم جماعت وہ جماعت ہے جسے آج کے دور میں وہ قربانیاں واقعی طور پر پیش کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ہر یک جوہرِ قابل کے لئے یہی قانون قدرت ہے کہ اول صدمات کا تختہ مشق ہوتا ہے۔ مثلاً اس زمین کو دیکھو جب کسان کئی مہینہ تک اپنی قلبہ رانی کا تختہ مشق رکھتا ہے اور ہل چلانے سے اس کا جگر پھاڑتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ زمین جو پتھر کی طرح سخت اور درشت معلوم ہوتی تھی، سرمہ کی طرح پس جاتی ہے اور ہوا اس کو اِدھر اُدھر اڑاتی ہے اور پریشان کرتی رہتی ہے اور وہ بہت ہی خستہ شکستہ اور کمزور معلوم ہوتی ہے اور ایک انجان سمجھتا ہے کہ کسان نے چنگی بھلی زمین کو خراب کر دیا اور بیٹھنے اور لیٹنے کے لائق نہ رہی لیکن اس دانا کسان کا فعل عبث نہیں ہوتا، وہ خوب جانتا ہے کہ اس زمین کا اعلیٰ جوہر بجز اس درجہ کی کوفت کے نمودار نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح کسان اس زمین میں بہت عمدہ قسم کے دانے تخم ریزی کے وقت بکھیر دیتا ہے اور وہ دانے خاک میں مل کر اپنی شکل اور حالت میں قریب قریب مٹی کے ہو جاتے ہیں اور ان کا وہ رنگ و روپ سب جاتا رہتا ہے لیکن وہ دانا کسان اس لئے ان کو مٹی میں نہیں پھینکتا کہ وہ اس کی نظر میں ذلیل ہیں، نہیں بلکہ دانے اس کی نظر میں نہایت ہی بیش قیمت ہیں۔ بلکہ وہ اس لئے ان کو مٹی میں پھینکتا ہے کہ تا ایک ایک دانہ ہزار ہزار دانہ ہو کر نکلے اور وہ بڑھیں اور پھولیں اور ان میں برکت پیدا ہو اور خدا کے بندوں کو نفع پہنچے۔ پس اسی طرح وہ حقیقی کسان کبھی اپنے خاص بندوں کو مٹی میں پھینک دیتا ہے اور لوگ ان کے اوپر چلتے ہیں اور پیروں کے نیچے کچلتے ہیں اور ہر یک طرح سے ان کی ذلت ظاہر ہوتی ہے، تب تھوڑے دنوں کے بعد وہ دانے سبزہ کی شکل پر ہو کر نکلتے ہیں اور ایک عجیب رنگ اور آب کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں جو ایک دیکھنے والا تعجب کرتا ہے۔ یہی قدیم سے برگزیدہ لوگوں کے ساتھ سنت اللہ ہے کہ وہ ورطہ عظیمہ میں ڈالے جاتے ہیں لیکن غرق کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس لئے کہ تا ان موتیوں کے وارث ہوں کہ جو دریائے وحدت کے نیچے ہیں۔‘‘

(انوار الاسلام۔روحانی خزائن،جلد 9،صفحہ 52-53)

تو اِن کے خوں کا آپ ہی اب انتقام لے
میرے خدا شہیدوں کے بچوں کو تھام لے
ہم سے بھی زندگی میں کوئی ایسا کام لے
مرقد پہ آئے جو بھی محبت سے نام لے
سچی وفا شہیدوں کی مٹی سے ہم کریں
اور پھر بیاں عنایت و لطف و کرم کریں

وَآخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o

غزل

محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس صاحبہ

جس طرح ہوتے فلک سے ہیں ستارے رخصت
ایک ایک کرکے ہوئے جاتے ہیں سارے رخصت

کوئی آغوش کی گرمی سے ہوا ہے محروم!
ہوگئے ہیں کہیں جینے کے سہارے رخصت

ایسے لگتا ہے کہ بس جان نکل جاتی ہے
جب بھی ہوتے ہیں کبھی جان سے پیارے رخصت

وہ جو اخلاق و روایات کا گہوارہ تھے
ہوئے تہذیب کے کتنے ہی ادارے رخصت

کتنے در بند ہوئے ۔ کتنے ٹھکانے چھوٹے
کیسے کیسے نہ ہوئے مان ہمارے رخصت

جانے والو تمہیں کیا علم جو دل پہ گزری
ولولے کتنے ہوئے ساتھ تمہارے رخصت

کچھ نئے برج بھی تعمیر ہوئے جاتے ہیں
ہوئے جاتے ہیں مگر پہلے منارے رخصت

جن کے اوراق پہ ماضی کی تھی تاریخ رقم
ہوگئے کیسے گراں مایہ شمارے رخصت

خود بھی جو ہجر کی تکلیف سے گزرے پیہم
ہوتے جاتے ہیں وہ سب درد کے مارے رخصت

دمِ رخصت مرے سر پہ ہو رضا کا سایہ
اور دنیا بھی بصد رنج پکارے رخصت

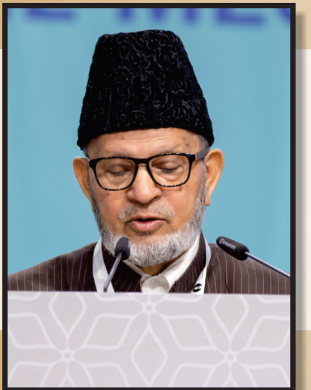

شادی بیاہ کے موقع پر بدرسومات اور بدعات کے خلاف جہاد

مکرم خلیل احمد مبشر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کے بیالیسویں جلسہ سالانہ 2018ء کے موقع پر انٹرنیشنل کنونشن سینٹر ایئر پورٹ روڈ مسس ساگا میں پہلے روز 6 جولائی 2018ء کو مکرم خلیل احمد مبشر صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں آپ نے تربیت کے حوالہ سے شادی بیاہ کے موقع پر عام طور پر رائج بدرسومات اور بدعات کا ذکر کیا اور ان کے خلاف جہاد کی تلقین کی۔ خطبہ کا متن افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کیا جاتا ہے۔

(ادارہ)

آپ نے تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ الحشر کی درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت کی۔

لِلۡفُقَرَآءِ الۡمُهٰجِرِیۡنَ الَّذِیۡنَ اُخۡرِجُوۡا مِنۡ دِیَارِهِمۡ وَاَمۡوَالِهِمۡ یَبۡتَغُوۡنَ فَضۡلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضۡوَانًا وَّ یَنۡصُرُوۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ ؕ اُولٰٓئِکَ هُمُ الصّٰدِقُوۡنَ ۚ (سورۃ الحشر 59 : 9)

ترجمہ: ''اور رسول جو تمہیں عطا کرے تو اُسے لے لو اور جس سے تمہیں روکے اُس سے رُک جاؤ۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔''

جب اسلام کا نزول ہوا تو دنیا مختلف قسم کی بد رسومات اور بدعات میں مبتلاء تھی۔ ہمارے سیّد و مولیٰ آنحضرت ﷺ نے دنیا کو ان سب رسومات اور بدعات سے پاک کیا اور ان سب بدعتوں کو جو گلے کا طوق بنی ہوئی تھیں، اُن سے آزاد کیا۔ آپؐ نے عوام الناس کے لئے آسانیاں پیدا کیں لیکن ساتھ ہی یہ نصیحت بھی فرمائی:

اِیَّاکُمۡ وَمُحۡدَثَاتِ الۡاُمُوۡرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحۡدَثَةٍ بِدۡعَةٌ وَکُلُّ بِدۡعَةٍ ضَلَالَةٌ

ترجمہ: دین میں نئی باتوں کی ایجاد سے بچو کیونکہ ہر نئی بات جو دین کے نام جاری ہو وہ بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت ہے۔

(بدرسوم و بدعات۔ صفحہ 15)

اسی طرح ایک اور حدیث میں فرمایا :

''ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ دشمنی ہے۔ اُن میں سے ایک وہ شخص ہے جو مسلمان ہو کر جاہلیت کی رسموں پر چلنا چاہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے بے شمار آسانیاں پیدا کر دی ہیں اس لئے اب مذہب میں کوئی بدعت پیدا نہ کرنا جس کی وجہ سے لوگوں کے لئے مشکلات پیدا ہو جائیں۔''

(بدرسوم و بدعات۔ صفحہ 15)

وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ مسلمانوں نے آنحضرت ﷺ کی اس نصیحت کو بھلا دیا اور طرح طرح کی بدعتیں اور بد رسومات دین میں داخل کر دیں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی حالت پر رحم کرتے ہوئے اُس زمانہ کے حَکَم و عدل کو بھیجا۔ اور ہم وہ خوش قسمت لوگ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل کے ساتھ اس زمانہ کے امام کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمدللہ

ہمارے مقدس امام سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے آقا و مولا ''آنحضرت ﷺ'' کے اُسوۂ حسنہ پر چلتے ہوئے ہماری گردنوں سے یہ بوجھ اُتارے اور ہمارے لئے آسانیاں پیدا کیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :

''میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے گھروں میں قسم قسم کی خراب رسمیں اور نالائق عادتیں جن سے ایمان جاتا رہتا ہے اور ہمارے گلے کا ہار ہو رہی ہیں مگر ان بری رسموں اور خلافِ شرع کاموں سے یہ لوگ ایسا پیار کرتے ہیں جو نیک اور دینداری کے کاموں سے کرنا چاہئے۔ سو آج ہم کھول کر باآواز کہہ دیتے ہیں کہ سیدھا راہ جس سے انسان بہشت میں داخل ہوتا ہے وہ یہی ہے کہ شرک اور رسم پرستی کے طریقوں کو چھوڑ کر دینِ حق کی راہ اختیار کی جائے اور جو کچھ اللہ جلشانہ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور اس کے رسولؐ نے ہدایت کی ہے اُس راہ سے نہ بائیں طرف منہ پھیریں اور نہ دائیں طرف بلکہ ٹھیک ٹھیک اسی راہ پر قدم ماریں اور اس کے برخلاف کسی راہ کو اختیار نہ کریں۔''

(مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل، صفحہ 84)

گو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو ہمیں ان رسموں سے آزاد کیا تھا لیکن آج بدقسمتی کے ساتھ ہم میں سے بعض لوگ پھر اُنہیں طوقوں کی طرف دوڑ رہے ہیں اور خوشی خوشی اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو ان بدرسومات کے ذریعہ تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔

آج آپ کے سامنے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کے مقدس خلفاء کرام کے ارشادات کی روشنی میں چند رسومات اور بدعات کا ذکر کروں گا۔

(1) اپنے ساتھی کا چناؤ

شادی بیاہ کے معاملات میں سب سے پہلی بات تو لڑکی یا لڑکے کے چناؤ کے حوالہ سے ہے۔

اس بارہ میں ہمارے پیارے امام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

''شادی بیاہ کی رسم جو ہے یہ بھی ایک دین ہی ہے جبھی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب تم شادی کرنے کی سوچو تو ہر چیز پر فوقیت اس لڑکی کو دو اور اس رشتے کو دو جس میں دین زیادہ ہو۔''

(بدرسوم و بدعات۔ صفحہ 45)

بہت ہی خوش نصیب ہیں وہ خاندان جو اس بابرکت نصیحت کو اپنے بچوں کے رشتے طے کرتے وقت سامنے رکھتے ہیں۔ مگر چند ایسے بھی ہیں جو اس زریں نصیحت کو پسِ پشت ڈال کر خوبصورت، امارت اور اپنے سے اُونچے خاندانوں کی تلاش میں ہوتے ہیں۔ مگر ان چیزوں کو ترجیح دینے کی وجہ سے اور آنحضرت ﷺ کی نصیحت کو چھوڑنے کی وجہ سے بعض خاندان بعد میں پریشانیوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لیکن ہمیں یہ سمجھنا چاہئے کہ ہمارے گھروں کی راحت، خوشی، امن و سکون اور برکت آنحضرت ﷺ کی نصیحت پر عمل کرنے میں ہی ہے۔

(2) پھر بعض اوقات لڑکے اور لڑکی کا دل کرتا ہے کہ ایک دوسرے کو دیکھ لیں۔

اس ضمن میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''ایک روایت میں آتا ہے حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ اُنہوں نے ایک جگہ منگنی کا پیغام دیا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا: 'کہ اس لڑکی کو دیکھ لو کیونکہ اس طرح دیکھنے سے تمہارے اور اس کے درمیان موافقت اور اُلفت کا امکان زیادہ ہے۔' اس اجازت کو بھی آجکل کے معاشرے میں بعض لوگوں نے غلط سمجھ لیا ہے اور یہ مطلب لے لیا ہے کہ ایک دوسرے کو سمجھنے کے لئے ہر وقت علیحدہ بیٹھے رہیں، سیریں کریں، دوسرے شہروں میں چلے جائیں تو کوئی حرج نہیں، گھروں میں بھی گھنٹوں علیحدہ بیٹھے رہیں وغیرہ۔ تو یہ چیز بھی غلط ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آمنے سامنے آکر اور شکل دیکھ کر ایک دوسرے کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ بعض حرکات کا باتیں کرتے ہوئے پتہ لگ جاتا ہے۔ گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ کھانا کھاتے ہوئے بھی ایک دوسرے کی بہت سی حرکات و عادات ظاہر ہو جاتی ہیں۔ اگر کوئی بات ناپسندیدہ لگے تو بہتر ہے کہ پہلے پتہ لگ جائے اور بعد میں جھگڑے نہ ہوں۔ اگر اچھی باتیں ہیں تو موافقت اور اُلفت اس رشتے کے ساتھ اور بھی پیدا ہو جاتی ہے یا رشتے کے پیغام کے ساتھ ایک تعلق شادی سے پہلے ہو جائے گا۔ بعض دفعہ دوسرے لوگوں کا کردار یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کا رشتہ ہو گیا ہے تو اُس کو تڑوانے کی کوشش کریں۔ ان کو آمنے سامنے ملنے سے موقع نہیں ملے گا ایک دوسرے کی حرکات دیکھنے سے کیونکہ ایک دوسرے کو جانتے ہوں گے۔ لیکن بعض لوگ دوسری طرف بھی انتہا کو چلے گئے ہیں۔ انہیں یہ بھی برداشت نہیں ہوگا کہ لڑکا لڑکی شادی سے پہلے یا پیغام کے وقت ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھ بھی سکیں، اس کو غیرت کا نام دیا جاتا ہے۔ تو اسلام کی تعلیم ایک سموئی ہوئی تعلیم ہے۔ نہ افراط نہ تفریط، نہ ایک انتہا نہ دوسری انتہا۔ اسی پر عمل ہونا چاہئے۔ اسی سے معاشرہ امن میں رہے گا اور معاشرے سے فساد دور ہوگا۔'' (بدرسوم و بدعات۔ صفحہ 49)

(3) مہندی کی رسم

پھر جب شادی کی تقریبات شروع ہوتی ہیں تو ان میں مہندی ہے۔ اس کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''فی ذاتہ اس میں قباحت نہیں کہ اس موقع پر بچی کی سہیلیاں اکٹھی ہوں اور خوشی منائیں۔ طبعی اظہار تک اس کو رکھا جائے تو اس میں حرج نہیں لیکن اگر اس کو رسم بنا لیا جائے کہ باہر سے دُلہا والے ضرور مہندی لے کر چلیں۔ تو ظاہر ہے کہ اس میں ضرور تصنع پایا جاتا ہے۔ بچی کی مہندی گھر پر ہی تیار ہونی چاہئے۔ اس کے لئے ایک چھوٹی سی بارات بنانے کا رواج قباحتیں پیدا کرے گا۔ اس موقع پر دُلہا والوں کی طرف سے باقاعدہ ایک وفد بنا کر حاضر ہونا اور اس موقع پر اس کے لوازمات کے طور پر پُر تکلف کھانے وغیرہ وغیرہ۔ یہ جب ایک رسم بن جائے تو سوسائٹی پر بوجھ بن جاتا ہے۔''

(بدرسوم و بدعات۔ صفحہ 55)

تو دیکھیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اس کی اجازت عنایت فرمائی تھی لیکن ساتھ ہی تنبیہ بھی فرمائی تھی کہ اس کو بارات نہ بنا لینا، دیگر قباحتیں نہ ایجاد کر لینا ورنہ یہ رسم ایک بوجھ بن جائے گی۔ لیکن افسوس کہ آج ہم میں سے بعض لوگوں نے حضور رحمہ اللہ کی اس وارننگ کا بالکل خیال نہ رکھا اور آج بالکل انہیں بدرسومات میں مشغول ہیں جن کے خلاف حضور رحمہ اللہ نے ہمیں تنبیہ کی تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

''مہندی کی ایک رسم ہے۔ اس کو بھی شادی جتنی اہمیت دی جانے لگی ہے۔ اس پر دعوتیں ہوتی ہیں۔ کارڈز چھپوائے جاتے ہیں۔ سٹیج سجائے جاتے ہیں اور صرف یہی نہیں بلکہ کئی دن دعوتوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور شادی سے پہلے ہی جاری ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ کئی ہفتہ پہلے جاری ہو جاتا ہے۔ اور ہر دن نیا سٹیج بھی بن رہا ہوتا ہے۔ اور پھر اس بات پر بھی تبصرے ہوتے ہیں کہ آج اتنے کھانے پکے۔ یہ سب رسومات ہیں جنہوں نے وسعت نہ رکھنے والوں کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا ہے اور ایسے لوگ پھر قرض کے بوجھ تلے دب جاتے ہیں۔ غیر احمدی تو کرتے ہی تھے اب بعض احمدی گھرانوں میں بھی بہت بڑھ چڑھ کر ان لغو اور بیہودہ رسومات پر عمل ہو رہا ہے یا بعض خاندان اس میں مبتلاء ہو گئے ہیں۔ بجائے اس کے کہ زمانہ کے امام کی بات مان کر رسومات سے بچتے۔ معاشرہ کے پیچھے چل کر ان رسومات میں جکڑتے چلے جا رہے ہیں۔

پہلے میں نے توجہ دلائی تھی کہ مہندی کی رسم پر ضرورت سے زیادہ خرچ اور بڑی بڑی دعوتوں سے ہمیں رکنا چاہئے۔ اب میں کھل کر کہہ رہا ہوں کہ ان بیہودہ رسم و رواج کے پیچھے نہ چلیں اور اسے بند کر دیں۔'' (بدرسوم و بدعات۔ صفحہ 55)

(4) شادی کے کارڈز چھپوانا

پھر شادی کے کارڈز چھپوانا ہے۔ اس پر بھی طرح طرح سے اسراف کیا جاتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بارہ میں فرماتے ہیں:

'' شادی کارڈوں پر بھی بے انتہا خرچ کیا جاتا ہے۔ دعوت نامہ تو پاکستان میں ایک روپے میں بھی چھپ جاتا ہے۔ یہاں بھی بالکل معمولی سا پانچ سات پنس (Pense) میں چھپ جاتا ہے۔ تو دعوت نامہ ہی بھیجنا ہے کوئی نمائش تو نہیں کرنی لیکن بلا وجہ مہنگے مہنگے کارڈز چھپوائے جاتے ہیں۔ پوچھو تو کہتے ہیں کہ بڑا سستا چھپا ہے صرف پچاس روپے میں۔ اب یہ صرف پچاس روپے جو ہیں اگر کارڈز پانچ سو کی تعداد میں چھپوائے گئے ہیں تو یہ پاکستان میں پچیس ہزار روپے بنتے ہیں اور پچیس ہزار روپے اگر کسی غریب کو شادی کے موقع پر ملیں تو وہ خوشی اور شکرانے کے جذبات سے مغلوب ہو جاتا ہے۔'' (بدرسوم و بدعات۔ صفحہ 54)

(5) شادی بیاہ میں بے پردگی

آج کل کے معاشرے میں بے پردگی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے خاص طور پر شادی بیاہ کے موقعوں پر۔ اس ضمن میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جب دُلہا آئے اور خواہ وہ غیر ہی کیوں نہ ہو محلہ کی عورتیں اس سے پردہ کرنا ضروری نہیں سمجھتیں اور کہتی ہیں اس سے کیا پردہ کرنا ہے اور پھر صرف یہی نہیں کہ پردہ نہیں کرتیں بلکہ اس سے مخول اور ہنسی کرتی ہیں۔'' (بدرسوم و بدعات۔ صفحہ 59)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اس مضمون کو مزید کھول کر بیان کیا۔ آپؒ فرماتے ہیں:

''جو قباحتیں راہ پکڑ رہی ہیں ان میں سے ایک بے پردگی کا عام رجحان بھی ہے جو یقیناً احکام شریعت کی حدود پھلانگنے کے قریب پہنچ چکا ہے اور شادی والوں کی اس معاملہ میں بے حسی کو بھی ظاہر کرتا ہے کیونکہ معزز مہمانوں میں بہت سی حیادار پردہ دار بیبیاں ہوتی ہیں۔ بے دھڑک انٹ سنٹ فوٹو گرافوں یا غیر ذمہ دار اور غیر محرم مردوں کو بلا کر تصویریں کھنچوانا اور یہ پرواہ نہ کرنا کہ یہ معاملہ صرف خاندان کے قریبی حلقے تک ہی محدود ہے۔ اس بارہ میں واضح طور پر بار بار نصیحت ہونی چاہئے کہ آپ نے اگر اندرون خانہ کوئی وڈیو وغیرہ بنانی ہے تو پہلے مہمانوں کو متنبہ کر دیا جائے اور صرف محدود خاندانی دائرے میں ہی شوق پورے کئے جائیں۔''

(بدرسوم و بدعات: صفحہ 60)

(6) شادی میں گانا بجانا

شادی ایک خوشی کا موقع ہے اور بعض اوقات اس میں گانا بجانا بھی شامل ہو جاتا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارہ میں فرماتے ہیں:

''اب شادی کو دف کے ساتھ شہرت کرنا جائز رکھا گیا ہے لیکن اس میں جب ناچ وغیرہ شامل ہو گیا تو وہ منع ہو گیا۔ اگر اسی طرح

پر کیا جائے جس طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا تو کوئی حرام نہیں۔''

(بدرسوم و بدعات : صفحہ 51)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ گانے بجانے کے متعلق فرماتے ہیں :

'' شادی میں ڈھولک جتنا چاہیں بجائیں، یہ منع نہیں، گانا بھی گائیں۔آخر شادی اور موت میں کچھ فرق تو ہونا چاہئے۔لیکن ایسے مواقع پر ناجائز رسمیں نہ کریں۔ناجائز رسمیں بظاہر معصوم بھی ہوں تو نہ کریں کیونکہ وہ معاشرہ کو بوجھل بنا دیں گی اور مصیبتوں میں مبتلا کر دیں گی۔''

(بدرسوم وبدعات : صفحہ 53)

ممکن ہے کہ ہم اس گانے بجانے کو ایک معمولی رسم سمجھیں لیکن اس کی بہت زیادہ قباحتیں ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں :

'' تمام تباہی جو مسلمانوں پر آئی زیادہ گانے بجانے کی وجہ سے آئی۔اُندلس کی حکومت گانے بجانے کی وجہ سے ہی تباہ ہوئی۔مصر کی حکومت گانے بجانے کی وجہ سے تباہ ہوئی۔مصر پر صلاح الدین ایوبی نے حملہ کیا تو فاطمی بادشاہ اس وقت گانے بجانے میں ہی مشغول تھے۔''

(بدروسم وبدعات : صفحہ 52)

پھر گانے بجانے کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ لوگوں میں خاص طور پر عورتوں میں ناچنے اور ڈانس کرنے کی بھی رسمیں پیدا ہو رہی ہیں۔

اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں :

'' میں تنبیہہ کرتا ہوں کہ ان لغویات اور فضولیات سے بچیں۔پھر ڈانس ہے، ناچ ہے وغیرہ۔بعض دفعہ بیہودہ قسم کے میوزک یا گانوں کے اُوپر ناچ ہو رہے ہوتے ہیں اور شامل ہونے والے عزیز رشتہ دار اس میں شامل ہو جاتے ہیں۔تو اس کی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں دی جا سکتی۔بعض لوگ اکثر مہمانوں کو رخصت کرنے کے بعد اپنے خاص مہمانوں کے ساتھ علیحدہ پروگرام بناتے ہیں اور پھر اسی طرح کی لغویات اور ہلڑ بازی چلتی رہتی ہے۔گھر میں علیحدہ ناچ ڈانس ہوتے ہیں۔چاہے لڑکیاں لڑکیاں ہی ڈانس کر رہی ہوں یا لڑکے لڑکے بھی ڈانس کر رہے ہوں لیکن جن گانوں اور میوزک پہ ڈانس ہو رہے ہوتے ہیں وہ ایسے لغو ہوتے ہیں کہ برداشت نہیں کئے جا سکتے۔''

(بدرسوم وبدعات : صفحہ 54)

(7) ٹی وی اور انٹرنیٹ

ایک اور برائی جس کا اثر ہم پر اور خاص طور پر ہمارے بچوں پر ہے وہ ہے ٹی وی اور انٹرنیٹ ۔یہ ایک ایسی برائی ہے جو گھر گھر میں داخل ہو چکی ہے۔

ہمارے پیارے امام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بارہ میں فرماتے ہیں :

'' آج کل کی برائیوں میں سے ایک برائی ٹی وی کے بعض پروگرام ہیں۔انٹرنیٹ پر غلط قسم کے پروگرام ہیں، فلمیں ہیں۔اگر آپ نے اپنے بچوں کی نگرانی نہیں کی اور انہیں ان لغویات میں پڑا رہنے دیا تو پھر بڑے ہو کر یہ بچے آپ کے ہاتھ میں نہیں رہیں گے۔اس لئے کبھی یہ نہ سمجھیں کہ معمولی سی غلطی پر بچے کو کچھ نہیں کہنا، ٹال دینا ہے یا اس کی حمایت کرنی ہے۔نہیں۔ہر غلطی پر اس کو سمجھانا چاہئے۔آپ کے سپرد صرف آپ کے بچے نہیں ہیں، قوم کی امانت آپ کے سپرد ہے۔احمدیت کے مستقبل کے معمار آپ کے سپرد ہیں۔ان کی تربیت آپ نے کرنی ہے۔پس خاص طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اس سے مدد مانگتے ہوئے اپنے عمل سے بھی اور سمجھاتے ہوئے بھی بچوں کی تربیت کریں۔میں پھر کہتا ہوں اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور اپنے عہد بیعت کو جو آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام سے کیا ہے۔اپنے آپ کو بھی دنیاوی لغویات سے پاک کریں اور اپنے بچوں کے لئے جنت کی ٹھنڈی ہواؤں کے سامان پیدا کریں۔''

(بدرسوم وبدعات۔صفحہ 104)

(8) سالگرہ

ہمارے مغربی معاشرہ میں ایک اور بدعت جو بہت عام ہے اور بعض اوقات احباب جماعت بھی اس میں شامل ہو جاتے ہیں، وہ ہے اپنی یا اپنے بچوں کی سالگرہ منانا۔

اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

'' مجھے بتائیں کہ کیا آپ کسی ایسے نبی کو جانتے ہیں جس نے اپنی سالگرہ منائی ہو؟ کیا خدا کے کسی نبی، اس کے نائبین یا مقربین نے کبھی اپنی سالگرہ منائی؟ ان میں سے یقیناً کسی نے بھی نہیں۔ان کی پیدائش ہماری پیدائش سے زیادہ اہم ہے یا ہماری پیدائش ان کی پیدائش سے ؟ مجھے بتائیں؟ کیا آپ کی پیدائش خدا کے نبیوں کی پیدائش سے زیادہ اہم ہے؟ ہرگز نہیں۔اگر انبیاء نے اپنی سالگرہ نہیں منائی تو آپ اپنی غیر اہم سالگرہ کیوں منائیں ۔''

(بدرسوم وبدعات۔صفحہ 41)

ہم سب نے ان بدرسومات اور بدعات کے خلاف جہاد کرنا ہے۔ان بدرسومات اور بدعات کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

'' اگر تم قرب الٰہی چاہتے ہو تو رسوم اور بدعات کی بجائے قرآنی راہِ ہدایت اور صراط مستقیم تمہیں اختیار کرنا پڑے گا۔جب تک رسوم و بدعات کے دروازے تم اپنے پر بند نہیں کر لیتے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے دروازے تم پر کھل نہیں سکتے۔''

پھر فرمایا :

'' ہماری جماعت کا پہلا اور آخری فرض یہ ہے کہ توحید خالص کو اپنے نفسوں میں بھی اور اپنے ماحول میں بھی قائم کریں اور شرک کی سب کھڑکیوں کو بند کر دیں۔توحید کے قیام میں ایک بڑی روک بدعات اور رسم ہے۔یہ ایک حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ہر بدعت اور ہر بدرسم شرک کی ایک راہ ہے اور کوئی شخص جو توحید خالص پر قائم ہونا چاہے وہ توحید خالص پر قائم نہیں ہو سکتا جب تک وہ تمام بدعتوں اور تمام بدرسوم کو مٹا نہ دے۔رسوم تو دنیا میں بہت سی پھیلی ہوئی ہیں لیکن اس وقت اصولی طور پر ہر گھرانے کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں ہر گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر اور ہر گھرانے کو مخاطب کر کے بدرسوم کے خلاف جہاد کا اعلان کرتا ہوں اور جو احمدی گھرانہ بھی آج کے بعد ان چیزوں سے پرہیز نہیں کرے گا اور ہماری اصلاحی کوشش کے باوجود اصلاح کی طرف متوجہ نہیں ہوگا وہ یاد رکھے کہ خدا اور اس کے رسول اور اسکی جماعت کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہے۔اپنی اصلاح کی فکر کرو اور خدا سے ڈرو اور اس دن کے عذاب سے بچو کہ جس دن کا ایک لحظہ کا عذاب بھی ساری عمر کی لذتوں کے مقابلہ میں ایسا ہی ہے کہ اگر یہ لذتیں اور عمریں قربان کر دی جائیں اور انسان اس سے بچ سکے تو تب بھی وہ مہنگا سودا نہیں سستا سودا ہے۔''

(بدرسوم وبدعات۔صفحہ 24-25)

وقت کی مناسبت کے لحاظ سے خاکسار نے آپ کے سامنے چند ایک ایسی رسومات کا ذکر کیا ہے جن سے اجتناب کرنا ہمارا فرض ہے تا ہم اپنی اور اپنی اگلی نسلوں کی حفاظت کریں۔اس کے ساتھ ساتھ آپ کو یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ نے ایک حدیث میں فرمایا :

'' جس نے اسلام میں کوئی اچھی روایت قائم کی تو اسے ثواب کے علاوہ ان لوگوں کے ثواب میں سے بھی حصہ ملے گا جو اس پر عمل کریں گے بغیر اس کے کہ ان کے ثواب میں کمی کی جائے۔اور جو کوئی اسلام میں بری روایت جاری کرے گا تو اسے اپنے گناہ کے علاوہ ان لوگوں کے گناہوں میں سے بھی حصہ ملے گا جو اس پر عمل پیرا ہوں گے بغیر اس کے کہ ان کے گناہ میں کوئی کمی کی جائے۔''

(باقی صفحہ 29)

ظلمت سے نور کا سفر

مکرم لیاقت علی صاحب

جماعت احمدیہ کینیڈا کے بیالیسویں جلسہ سالانہ 2018ء کے موقع پر انٹرنیشنل کنونشن سینٹر ایئر پورٹ روڈ مسس ساگا میں دوسرے روز 7 جولائی 2018ء کو مکرم لیاقت احمد علی صاحب نے قبولیت احمدیت کے ایمان افروزِ واقعات ''ظلمت سے نور کا سفر'' کے عنوان سے بیان کئے۔ افادہ عام کے لئے ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔ (ادارہ)

اعوذ باﷲ من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

قَالَ رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ o وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ o وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِّنْ لِّسَانِیْ o یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ o

(سورۃ طٰہٰ 20:26-29)

سامعین کرام!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاکسار آپ کے سامنے اپنی زندگی کی چند باتیں پیش کرنا چاہتا ہے جن کا تعلق میرے ظلمت سے نور کے سفر سے ہے۔ کچھ واقعات میں اپنے زمانۂ جاہلیت کے متعلق مختصر طور پر بیان کروں گا اور پھر اس زمانہ کے علماء کی حالتِ زار کے بارہ میں۔

میری ملاقات ایک بہت بڑے دیوبندی عالم سے ہوئی۔ اس وقت میرے ساتھ میرا ایک دوست بھی تھا، اس نے کہا کہ یہ بہت بڑے عالم ہیں اور آپ ان سے ہر قسم کے سوال پوچھ سکتے ہیں۔

خاکسار نے بڑے ادب سے عرض کیا۔

میں نے تین کتابوں یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب ''مسیح ہندوستان میں''، جناب اسداللہ کشمیری صاحب کی کتاب ''مسیح کشمیر میں'' اور خواجہ نذیر احمد صاحب کی کتاب Jesus in Heaven on Earth کے نام لئے اور پوچھا کہ کیا آپ نے ان کتابوں کا رد کیا ہے ؟

یہ سوال سن کر مولانا نے میری طرف بڑے غور سے دیکھا اور پوچھا کہ کیا یہ سوال آپ کو کسی قادیانی نے پوچھنے کے لئے دیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ نہیں یہ میرا اپنا سوال ہے۔ کہا اچھا۔ تو آپ ہمارے بارہ میں کیا گمان کرتے ہیں؟ خاکسار نے عرض کی کہ آپ کو عالم خیال کر کے یہ سوال کیا ہے۔ انہوں نے جواباً فرمایا: ''جو ہم نے کہا ہے وہی درست ہے۔''

میں ان کا منہ دیکھتا رہ گیا۔ اور میرا ساتھی بھی بہت حیران ہوا کہ یہ کس قسم کا جواب ہے۔

خاکسار کا یہ ذوقی خیال ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دو کتابیں بہت اہم ہیں۔

(1) اسلامی اُصول کی فلاسفی: جس میں تزکیہ نفس اور تمام روحانی مسائل کا حل موجود ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کتاب کے بارہ میں فرمایا:

''اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبوں کا جھوٹ کھل جائے گا اور قرآنی سچائی دن بدن زمین پر پھیلتی جائے گی جب تک کہ اپنا دائرہ پورا کرے۔''

(مجموعہ اشتہارات، جلد دوم، صفحہ 294)

(2) مسیح ہندوستان میں: اس کتاب نے اتنے مضامین کھولے ہیں جیسا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی کے سربستہ راز جس طرح منکشف ہو رہے ہیں اُن تمام کا سرچشمہ اِسی کتاب میں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کتاب کے بارہ میں فرمایا:

'' ایسا ہی مجھے یقین ہے کہ عیسائی مذہب کے محقق اور دوسرے تمام سچائی کے بھوکے اور پیاسے بھی میری اس کتاب سے فائدہ اُٹھائیں گے۔''

(مسیح ہندوستان میں۔ روحانی خزائن، جلد 15، صفحہ 5)

حضرت مسیح علیہ السلام کی زندگی پر کم وبیش دوسو سے زائد کتب لکھی جا چکی ہیں جو کہ اسی کتاب یعنی مسیح ہندوستان میں، کی شرح ہیں۔

مولانا نے جواباً کہا کہ خدا تعالیٰ کی کوئی صفت معطل نہیں ہوتی۔ لیکن ہنستے ہوئے کہا کہ خدا مجھ سے کلام نہیں کرتا۔

میں نے دل میں خیال کیا کہ جن سے خدا ناراض ہوتا ہے اُن سے ہی کلام نہیں کرتا۔ بہرحال یہ ہے وہ ماحول جس میں خاکسار نے اب تک زندگی بسر کی۔

بیعت فارم مکمل کرنے کا واقعہ

سامعین کرام! خاکسار آپ کو بیعت فارم کو مکمل کرنے کا حیرت انگیز واقعہ بھی سناتا ہے۔ خدا کی تقدیر کس طرح ایک بیعت کو سات بیعتوں میں تبدیل کرتی ہے۔ آج بھی اس واقعہ کے متعلق سوچتا ہوں تو خدا کی قدرت پر یقین اور ایمان بڑھ جاتا ہے۔ ہوا یوں کہ خاکسار نے اپنا بیعت فارم مکمل کر کے محترم عبدالستار (مرحوم) جو اُن دنوں لاہور میں ایم۔ ٹی۔ اے۔ کے انچارج تھے، کو دے دیا۔ اُنہوں نے فارم دیکھ کر بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ کچھ دنوں کے بعد وہ میرے پاس آئے اور کہا کہ کچھ گڑ بڑ ہوگئی ہے۔ میں نے پوچھا کہ کیا ہوا؟ تو کہنے لگے کہ آپ کا بیعت فارم کہیں گم ہوگیا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ دوسرا فارم بھر کر دے دیں۔ مجھے یہ تو علم تھا کہ مرحوم عبدالستار انتہائی ذمہ دار انسان ہیں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے میں دوسرا فارم مکمل کر دوں گا۔ میں گھر آ گیا۔ اچانک مجھے خیال آیا کہ میری کسی کتاب میں ایک بیعت فارم پہلے سے ہی میرے تمام گھر کے افراد کے نام سے مکمل کر کے رکھا ہوا ہے۔ میں نے وہ فارم نکالا اور تمام گھر والوں کے دستخط لینے سے پہلے انہیں بیعت کی تمام شرائط پڑھ کر سنائیں اور پھر ان کے دستخط کروائے۔

اس فارم کا قصہ بھی بڑا دلچسپ ہے۔ میں لاہور میں جودھامل بلڈنگ میں آتا جاتا تھا۔ وہاں ایک مربی صاحب سے اکثر ملاقات رہتی تھی اور مختلف مسائل پر بحث بھی ہوا کرتی تھی۔ ایک دفعہ انہوں نے باتوں باتوں میں بیعت کرنے کے حوالہ سے ایسے ہی ذکر کر دیا کہ جب بھی تم بیعت کروا اپنے تمام گھر والوں کی بھی بیعت کروا لینا، اکیلے نہ کرنا تاکہ مستقبل میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ پھر ایک دن انہوں

نے بیعت فارم نکالا اور میرے اہل خانہ کے تمام کوائف اس میں درج کر دیئے اور کہا کہ اسے گھر لے جاؤ اور سنبھال کر رکھ لو۔ جب ضرورت پڑے اس کو استعمال کر لینا اور دستخط بھی کروا لینا۔ اب یہ تو مجھے یاد نہیں کہ وہ ایک سال پہلے کا واقعہ تھا یا چھ ماہ کا، لیکن جس محبت اور دعا سے انہوں نے یہ فارم پُر کیا وہ آخر دعا کام کر گئی۔ میں آج بھی اس بات پر حیران ہوں کہ اگر وہ فارم گم نہ ہوتا تو کیا میرے سات افراد خانہ کی بیعت ہوتی ! لیکن خدا کی منشاء یہی تھی کہ گھر کے تمام افراد بیعت میں شریک ہوں۔

بیعت کرنے میں ایم ٹی اے کا اہم کردار

میں یہاں ایک بات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں نے اپنے اہل خانہ کو اُس زمانہ میں ایم۔ٹی۔اے۔ کے ذریعہ جمعہ کے خطبات، جلسہ سالانہ کے پروگرام باقاعدگی سے دکھائے اور خلیفۂ وقت کو دعا کے لئے بھی لکھا۔ یہ سب اُنہیں کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ اس لئے میری آپ سے درخواست ہے کہ جہاں آپ خلیفۂ وقت کو دعا کے لئے لکھیں وہاں ایم۔ٹی۔اے۔ کے کردار کو نظر انداز نہ کریں۔

چندہ کی برکات

خاکسار تحدیثِ نعمت کے طور پر اس واقعہ کو بیان کر رہا ہے۔ الحمدللہ کہ میں نے شروع دن سے ہی باقاعدگی کے ساتھ باشرح چندہ دینے کا عہد کیا۔ مجھے اپنی تنخواہ میں سے چندہ دینا مشکل نظر آتا تھا اس لئے اپنی انشورنس پالیسی کو ختم کر کے چندہ دینا زیادہ ضروری سمجھا اور سوچا کہ انشورنس اتنی ضروری نہیں جتنا چندہ دینا۔

چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور خدا تعالیٰ کے اتنے فضل ہم پر نازل ہوئے کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔ خدا تعالیٰ نے دو سال کے اندر اندر ایک مکان کا بندوبست کر دیا۔ چندے میں اتنی برکت ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کسی کا محتاج نہیں رکھا۔ میرے تمام کام وہ خوش اسلوبی سے کر رہا ہے اور یہی دعا ہے کہ ہم سب کو اللہ کبھی کسی کا محتاج نہ کرے۔ آمین۔

احمدیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جو فضل میرے اہل خانہ پر فرمائے وہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں۔ میری بیوی کو اُس کے بھائیوں نے کہا کہ یہ تم نے کیا کیا جو احمدیت قبول کر لی۔ میری بیوی نے سادہ سا جواب دے کر اُن کے منہ بند کر دیئے کہ تم کہتے ہو کہ مہدی نے آنا ہے اور میں کہتی ہوں کہ مہدی آ گیا ہے۔ بس ہم میں یہی فرق ہے۔ اس کے بعد اُن کے پاس کہنے کو کچھ نہ تھا۔

شہادت کا انعام

پھر میرا بڑا بیٹا محمد آصف فاروق (شہید) جس کو جماعت کے ساتھ اتنی محبت تھی کہ وہ اور اس کا دوست کامران ارشد (شہید) یہی کہا کرتے تھے کہ ہمیں آپ مسجد سے ہی اُٹھانا۔ اُن کا کہا من وعن پورا ہوا اور 28 مئی 2010ء بروز جمعہ اُنہیں مسجد سے ہی اُٹھایا گیا۔ جب اُس دن میرے گھر والوں کو اس کی شہادت کی خبر ملی تو جس کمال حوصلہ سے یہ خبر سنی میں آج بھی حیران ہوں کہ یہ صرف خلیفۂ وقت کی دعاؤں کا اثر ہی تھا جو صبر اُن سب نے دکھایا اور اس دکھ کو جھیلا۔ غیر احمدی رشتہ دار عورتوں جن میں بچوں کی خالائیں بھی تھیں، نے گھر آ کر جب زور زور سے رونا دھونا شروع کیا تو میری بڑی بیٹی نے فوراً انہیں احسن طریقے سے منع کیا کہ ہمارے ہاں ایسے نہیں کرتے۔

خلافت سے وابستگی اور اس کی حفاظت

میری آرزو ہے کہ حضرت محمد ﷺ کے جھنڈے کو بلند سے بلند تر کرنے میں اگر ہمارے خون کی ضرورت پڑے تو وہ ہمیشہ حاضر ہے۔ اس کے لئے خون دینے سے دریغ نہیں کریں گے۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ تمام برکتوں اور فضلوں کا منبع اور سرچشمہ خلافت ہے اس لئے اس کی حفاظت کے لئے ہر بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے ہمیشہ تیار رہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک تحریر پر میں اپنی گزارشات کو ختم کرتا ہوں۔

حضور فرماتے ہیں:

”دنیا ان باتوں کو ہمیشہ بھول جاتی ہے۔ حالانکہ یہ بات ہمیشہ اور بار بار ہوتی ہے۔ یہی چیزیں ہماری جماعت میں ہوتی ہیں اور آئندہ بھی ہوں گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آئے اور اُسی رنگ میں آئے جس رنگ میں حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام اور دوسرے انبیاء مبعوث ہوئے تھے اور آپؑ کے بعد بھی اسی رنگ میں سلسلہ خلافت شروع ہوا جس طرح پہلے انبیاء کے بعد خلافت کا سلسلہ قائم ہوا۔ اگر ہم عقل کے ساتھ دیکھیں اور اس کی حقیقت کو پہچاننے کی کوشش کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ یہ ایک عظیم الشان سلسلہ ہے۔ بلکہ میں کہتا ہوں اگر دس ہزار نسلیں بھی اس کے قیام کے لئے قربان کر دی جائیں تو کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ میں دوسروں کے متعلق تو نہیں جانتا مگر کم از کم اپنے متعلق جانتا ہوں کہ رسول کریم ﷺ کے زمانہ کی تاریخ پڑھنے کے بعد جب میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر پڑی ہوئی مصیبتوں پر نظر کرتا ہوں اور دوسری طرف اس نور اور روحانیت کو دیکھتا ہوں جو رسول کریم ﷺ نے آ کر ان میں پیدا کی تھی تو میں کہتا ہوں اگر دنیا میں میری دس ہزار نسلیں پیدا ہونے والی ہوتیں اور وہ ساری کی ساری ایک ساعت میں جمع کر کے قربان کر دی جاتیں تا وہ فتنہ ٹل سکتا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ جوں دے کر ہاتھی خریدنے کے سودے سے بھی زیادہ سستا سودا ہوتا۔ درحقیقت ہمیں کسی چیز کی قیمت کا پتہ پیچھے لگتا ہے۔“

(نبوت اور خلافت اپنے وقت پر ظہور پذیر ہوجاتی ہیں۔)

(انوار العلوم، جلد 18، صفحہ 246)

ایک عمومی غلطی اور اس کی اصلاح

بعض دفعہ بعض لوگ نادانستہ طور پر ”اگر اللہ نے چاہا“ کی عربی املا یوں لکھ دیتے ہیں۔ ”اَنْشَأَاللّٰہ“ جب کہ اَنْشَا کے معنیٰ ہیں ”اس نے پیدا کیا یا اُس نے اُگایا“

امر واقع یہ ہے کہ قرآن کریم میں **”اگر اللہ نے چاہا“** کے الفاظ مختلف جگہوں پر استعمال ہوئے اور اس کی درست عربی املا یوں ہے۔ **”اِنْ شَاءَ اللّٰہ“** یعنی اگر اللہ نے چاہا۔

دوستوں سے درخواست ہے کہ **”اگر اللہ نے چاہا“** کی درست عربی املا قرآن کریم کے مطابق **”اِنْ شَاءَ اللّٰہ“** لکھا کریں نہ کہ انشاءاللہ۔

برتھ ڈے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دورۂ سنگاپور کے موقع پر 25 ستمبر 2013ء کو مجلس خدام الاحمدیہ سنگاپور کی عاملہ سے میٹنگ کے دوران برتھ ڈے کے متعلق فرمایا:

”اگر کوئی مجھے یاد کروائے کہ آج میری برتھ ڈے ہے تو میں دو رکعت نفل ادا کرتا ہوں اور صدقہ دیتا ہوں اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے زندگی دی ہے اور خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی توفیق دی ہے اور دعا کرتا ہوں کہ آئندہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ شامل حال رہے۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 14 اکتوبر 2013ء، صفحہ 6)

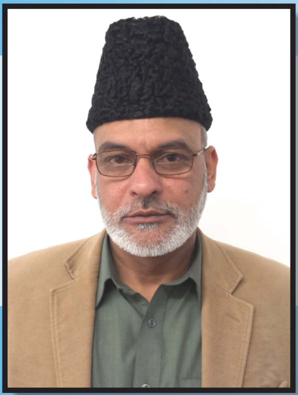

وقفِ جدید دفتر اطفال کا قیام اور اہمیت

مکرم مبارک احمد ظفر صاحب، ایڈیشنل وکیل المال لندن

وقفِ جدید کی مبارک اور مقدس تحریک حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 27 دسمبر 1957ء کو جاری فرمائی تھی۔ جس کا مقصد دیہاتی جماعتوں کی تعلیم و تربیت کرنا اور توحید کا پیغام پہنچانا شامل تھا۔ اور شروع میں یہ تحریک صرف پاک و ہند کے لئے ہی محدود تھی۔

پھر 29 دسمبر 1985ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے جماعت میں پیدا ہونے والی غیر معمولی وسعت اور دیگر بین الاقوامی ضروریات کے پیشِ نظر اس کو پوری دنیا کے لئے وسیع کر دیا۔

1966ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے احمدی بچوں کے دلوں میں اس تحریک کی محبت بچپن سے ہی پیدا کرنے کیلئے وقفِ جدید کے دفتر اطفال کے قیام کا اعلان فرمایا اور بچوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

”میں آج احمدی بچوں (لڑکوں اور لڑکیوں) سے اپیل کرتا ہوں کہ بچو اٹھو اور آگے بڑھو اور تمہارے بڑوں کی غفلت کے نتیجہ میں وقفِ جدید کے کام میں جو رخنہ پڑ گیا ہے اسے پُر کر دو اور اس کمزوری کو دور کر دو جو اس تحریک کے کام میں واقع ہو گئی ہے۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 7 اکتوبر 1966ء)

اور پھر حضور رحمہ اللہ نے احمدی ماؤں سے فرمایا:

”اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں، تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں لیکن اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں اس کام کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقفِ جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں جب تک خود آپ کے ذہنوں میں وقفِ جدید کی اہمیت نہ ہو۔“

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے دفتر اطفال کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

”بچوں کو شروع ہی سے وقفِ جدید میں شامل کیا جائے تو ہر قسم کے دوسرے چندوں میں اللہ تعالیٰ ان کے حوصلے بڑھائے گا۔“

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 7 جنوری 2008ء مسجد بشارت پیدرو آباد، سپین میں بچوں کو وقفِ جدید میں شامل کرنے کے لئے احمدی ماؤں کو مخاطب ہو کر فرمایا:

”عورتیں یاد رکھیں کہ جس طرح مرد کی کمائی سے عورت جو صدقہ دیتی ہے اس میں مرد کو بھی ثواب میں حصہ مل جاتا ہے تو آپ کے بچوں کی ہر قربانی میں شمولیت کا آپ کو بھی ثواب ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نیتوں کو جانتا ہے اور ان کا اجر دیتا ہے اور جب بچوں کو عادت پڑ جائے گی تو پھر یہ مستقل چندہ دینے والے بچے ہوں گے اور پھر بعد میں بھی یہ چندہ دینے کی عادت قائم رہے گی تو ماں باپ کے لئے ایک صدقہ جاریہ ہوگا۔“

پھر حضور انور نے 4 جنوری 2008ء کے خطبہ جمعہ میں وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

”حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس لئے پاکستانی احمدی بچوں کو کہا تھا کہ تم وقفِ جدید کا بوجھ اٹھاؤ اور اپنے بڑوں کو بتا دو کہ احمدی بچے بھی جب ایک فیصلہ کر کے کھڑے ہو جائیں تو بڑے بڑے انقلاب لانے میں مددگار بن جاتے ہیں چنانچہ احمدی بچوں اور بچیوں نے اس اعلان کے بعد جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا تھا اور جو کام بچوں کے سپرد کیا تھا ایک دوسرے سے بڑھ کر مالی قربانیاں دینے کی کوششیں کیں اور وقفِ جدید کا چندہ اطفال و ناصرات کے چندے کے نام سے احمدی بچوں اور بچیوں کی پہچان بن گیا۔ بچوں کی آمدنی تو کوئی نہیں ہوتی وہ تو اپنے جیب خرچ میں سے جب کوئی بڑا ان کو پیسے دیدے تو اس میں سے چندہ دے دیتے ہیں۔

(باقی صفحہ 29)

”وقفِ جدید کے ضمن میں احمدی ماؤں سے میں کہتا ہوں کہ آپ لوگوں میں یہ قربانی کی عادت، اس طرح بڑھ چڑھ کر اپنے زیور پیش کرنا آپ کے بڑوں کی نیک تربیت کی وجہ سے ہے اور سوائے استثناء کے الا ماشاء اللہ جن گھروں میں اس قربانی کا ذکر اور عادت ہو ان کے بچے بھی عموماً قربانیوں میں آگے بڑھنے والے ہوتے ہیں۔ اس لئے احمدی مائیں اپنے بچوں کو چندے کی عادت ڈالنے کے لئے وقفِ جدید میں شامل کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے پاکستان میں بچوں کے ذمہ وقفِ جدید کیا تھا اور اس وقت سے وہاں بچے خاص شوق کے ساتھ یہ چندہ دیتے ہیں۔ اگر باقی دنیا کے ممالک بھی اطفال الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کو خاص طور پر اس طرف متوجہ کریں تو شامل ہونیوالوں کی تعداد کے ساتھ ساتھ چندے میں بھی اضافہ ہوگا اور سب سے بڑا مقصد قربانی کا جذبہ دل میں پیدا کرنا ہے وہ حاصل ہوگا۔ ان شاء اللہ۔ اگر مائیں اور ذیلی تنظیمیں مل کر کوشش کریں اور صحیح طریق پر کوشش ہو تو اس تعداد میں (جو موجودہ تعداد ہے) آسانی سے دنیا میں 6 لاکھ کا اضافہ ہو سکتا ہے بغیر کسی دقت کے اور یہ تعداد آسانی سے 10 لاکھ تک پہنچائی جا سکتی ہے۔“

وقفِ جدید بابِ رحمت ہے

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:

”خداتعالیٰ کی رحمت کے بہت سے دروازوں میں سے رحمت کا ایک دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے وہ وقفِ جدید کا دروازہ ہے۔ اس نظام کے ذریعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمتیں کمانے کا سامان پیدا کر دیا ہے۔ وقفِ جدید کا سال یکم جنوری سے شروع ہوتا ہے۔ آج 30 دسمبر ہے اور کل کا ایک دن بیچ میں رہ گیا ہے۔ اس طرح نیا سال پرسوں شروع ہوگا۔ ہر نیا سال جو چڑھتا ہے وہ کچھ نئی ذمہ داریاں لے کر آتا ہے اور کچھ نئی قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہے یا قربانیوں میں کچھ زیادتی کا مطالبہ کرتا ہے اور اس کے مقابلہ میں خدا کی نئی رحمتوں کے دروازے بھی کھولتا ہے۔“ (خطباتِ وقفِ جدید صفحہ 139)

خداتعالیٰ سے سودا کرلیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے بابرکت دور کی بات ہے کہ ایک احمدی دوست ساکن چک نمبر 168 مراد بہاول نگر نے ایک مکان تعمیر کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ کافی عرصہ سے اس کے بارہ میں منصوبہ بندی کر رہے تھے۔ کئی نقشہ جات ذہن میں بناتے رہتے تھے۔ لوگوں سے مشورہ کر کے رقم کا اندازہ لگایا کرتے تھے اور تخمینہ پر آ کر دل چھوڑ دیتے۔ تخمینہ کی رقم پچاس لاکھ روپے کے لگ بھگ بنایا کرتے۔ اسی سوچ و بچار میں ایک دن بیت الذکر میں تشریف لائے۔ کہنے لگے معلم صاحب کا مکان بنانا ہے۔ پاس اتنی رقم بھی نہیں اور ہمت بھی نہیں پڑ رہی، کافی پریشانی ہے، کوئی حل بتائیں؟ خاکسار نے کہا آپ کو ایک نیک مشورہ پیش کرتا ہوں اس پر عمل ہو جائے تو تمام مشکلات کافور ہو جائیں گی اور سارے کام آسان ہو جائیں گے۔ کہنے لگے بتائیں؟ عرض کیا خداتعالیٰ سے سودا کرلیں۔ آپ کا وقفِ جدید میں پچاس ہزار روپے کا امداد مراکز کی مد میں وعدہ ہے، گو سال کے ختم ہونے میں کافی وقت رہتا ہے مگر آپ اسے ادا کر دیں۔ حضور انور کی خدمت اقدس میں دعا کا خط لکھ دیں اور مکان کا کام شروع کرا دیں۔ رحمت خداوندی سے مکان کی تکمیل ہو جائے گی۔ موصوف نے حضور پُرنور کی خدمت میں دعا کا خط لکھ دیا۔ ساتھ سیکرٹری صاحب مال کو پچاس ہزار کی رقم ادا کر دی اور اگلے جمعہ کو سنگِ بنیاد رکھ دیا۔ وہ صاحب اس بات کے زندہ گواہ ہیں کہ چند لاکھ جیب میں تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت ڈالی، ایسی برکت ڈالی کہ اس بات کا علم بھی نہ ہو سکا اور دیکھتے ہی دیکھتے عالی شان کوٹھی تعمیر ہوگئی۔ اس کی تعمیر پر اندازاً 80 لاکھ روپیہ خرچ آیا۔ اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں خرچ کرنے والوں کو نقد انعام عطا فرمایا کرتا ہے۔ آج اسی کوٹھی میں ان کے بچوں کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانانِ گرامی بھی بسیرا کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے پاکیزہ منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار
جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب
کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب؟
اسے دے چکے مال و جان بار بار
ابھی خوف دل میں ہیں کہ ہیں نابکار
لگاتے ہیں دل اپنا اس پاک سے
وہی پاک جاتے ہیں اس خاک سے

(درِّثمین)

ثواب حاصل کرنے کا دروازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی ننھی منی فوج کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

”پس اے احمدیت کے عزیز بچو! اٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان سے کہو کہ ہمیں مفت میں ثواب مل رہا ہے، آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں۔ آپ ایک اٹھنی ماہوار ہمیں دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ دلائل و براہین اور قربانی اور ایثار اور فدائیت اور صدق وصفا کے ذریعہ اسلام اور احمدیت کو باقی تمام ادیان پر غالب کرے گی۔ تم اپنی زندگی میں ثواب لوٹتے رہے ہو اور ہم بچے اس سے محروم رہے ہیں۔ آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے ہمیں چند پیسے دو کہ ہم اس دروازہ میں سے داخل ہو کر ثواب کو حاصل کریں اور خداتعالیٰ کی فوج کے ننھے منھے سپاہی بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 21 اکتوبر 1966ء)

اللہ تعالیٰ اور دے دے گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک دورِ خلافت میں نہ صرف جماعت کے بالغ افراد روحانی، جسمانی، ایمانی، علمی اور عملی دنیا میں ترقی کی منازل طے کرتے چلے جا رہے ہیں بلکہ جماعت کے معصوم نونہال بھی قربانی کی روح لئے اطاعت کا علم اٹھائے ہر میدان میں سمعنا و اطعنا کا بول بالا کرتے جا رہے ہیں۔

ایک مرتبہ وقفِ جدید کا مالی سال اختتام پذیر تھا۔ چندہ جات کی وصولی کے لئے نظامت مال کے نمائندہ تشریف لائے ہوئے تھے۔ وفد کی شکل میں وصولی کے لئے احباب سے رابطہ کر رہے تھے۔ خاکسار بھی اس وفد میں شامل تھا۔ ایک گھر میں جب حاضر ہوئے تو صاحب خانہ نے وعدہ جات کی تکمیل کے لئے مجبوری پیش کر کے چند دن تاخیر پر اصرار کیا۔ وفد کے ساتھ یہی باتیں ہو رہی تھیں کہ اسی اثناء میں ان کے چھوٹے بچے عزیزہ عطیۃ الکریم صاحبہ اور عزیزم عطاء الواسع صاحب اپنی گولک (پیسے جمع کرنے والا ڈبہ) لے کر آ گئے اور کہا کہ ہمارا وقفِ جدید کا چندہ آج اور ابھی جائے گا۔

(باقی صفحہ 29)

طلسمِ انسانی جسم

مؤلف مکرم محمد زکریا ورک صاحب

تبصرہ از مکرم پروفیسر حکیم سید ظل الرحمٰن صاحب

نام کتاب: طلسم انسانی جسم
مؤلف: محمد زکریا ورک
تاریخ اشاعت: اکتوبر 2017ء
صفحات: 208 مع 15. ڈایا گرامز
قیمت: سات ڈالر
ملنے کا پتہ: احمد یہ بک سٹور، ایوان طاہر بیت الاسلام مشن ہاوس
ناشر: عمار یاسر، العزۃ یونیورسل بنارس، ہندوستان

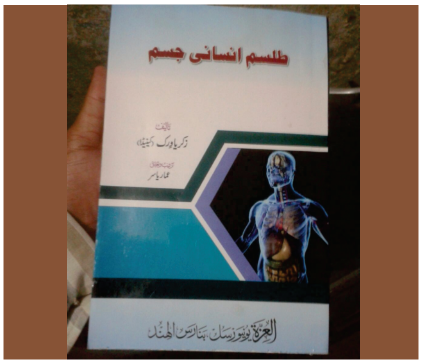

تاریخِ عالم کے ابتدائی ترین عہد سے انسانی جسم کو مطالعہ کا موضوع بنایا گیا ہے۔ محض طب اور تشریح کے نقطہ نظر سے نہیں کائنات کے ہر ذرہ اور قدرت کی تخلیق کردہ ہر شے کی طرح جسم انسانی کے رموز جاننے کا انسان ہمیشہ مشتاق رہا۔ اپنے زمانہ کے علم کے لحاظ سے وہ مظاہر فطرت کو غور سے دیکھتا اور ان کے حسن ظاہر کی ترکیبی آمیزش، رنگ و نکہت اور تخلیق کی دوسری بہت سی شکلوں اور صورتوں پر اس کی نظریں جاتیں۔ اس مطالعہ کو ہر دور میں فروغ ملتا رہا اور اسرار کائنات سے پردہ اٹھانے کی کوششیں شعوری و غیر شعوری طور پر جاری رہیں۔ قدیم ترین تہذیبوں ذہنوں کی اس کار فرمائی کا نمایاں طور پر مشاہدہ کیا جا سکتا ہے۔

یہاں یہ حقیقت بھی اپنی جگہ بہت اہم ہے کہ اس جہاں رنگ و بو کے دوسرے رموز کو جاننے سے انسان کو پہلے بدن انسان کی تخلیق و ترکیب کے بارے میں معلوم کرنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ پہلے بڑے اور ظاہری اور پھر رفتہ رفتہ باطنی اعضاء کی ساخت و ہیئت کے باہمی رشتہ و اعمال کا علم ہوتا گیا۔

یونانی فلسفہ کے متعدد طبقوں میں فرقہ طبعی کے افراد نے نباتات، حیوانات اور بدن انسان کے مطالعہ اور تکوین کی حیران کن خوبیوں کے ذریعہ خالق کے وجود کا یقین حاصل کرنے کی کوشش کی۔ علمی طور پر غالباً یہ پہلی کوشش تھی جو قدرت کے شاہکار اور اس کے تخلیق کردہ کمال آفریں وجود کے تعلق سے انجام دی گئی۔

مسلمان علماء نے بھی وجود باری پر جو دلائل قائم کئے ہیں ان میں انسان کی حیرت انگیز تخلیق کو بطور خاص پیش کیا ہے۔ امام غزالیؒ کی **الحکمۃ فی مخلوقات اللہ** سے لے کر مولانا اشرف علی تھانوی کی **المصالح العقلیہ** تک ایک سلسلہ ہے جس میں صانع حقیقی کے کمالات اور صنعت کے اعلیٰ ترین نمونہ کا مشاہدہ کیا گیا ہے۔ مشہور زمانہ طبیب محمد ابن زکریا الرازی نے بھی اپنی تصنیف **کتاب فی ان للعالم خالقاً حکیماً** میں تشریحی حیثیت سے اس موضوع پر تفصیل سے لکھا ہے۔ اور آیت کریمہ **خلقنا الانسان فی احسن تقویم** کی توضیح و تشریح کی ہے۔

اس سلسلہ کی ایک تازہ ترین کوشش ڈاکٹر عبد المعز شمس کی کتاب **جسم و جاں** ہے۔ 2014ء کی مطبوعہ اس کتاب میں جدید سائنس و طبی تحقیقات کی روشنی میں انسانی بدن کی تشریح و منافع کے بارہ میں دلچسپ انداز میں قیمتی معلومات پیش کی گئی ہیں۔ اس میں اعضاء کو بولتے ہوئے اور اپنی تشریحی و منافعاتی خوبیوں کو گناتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔

طب و سائنس کے شہرت یافتہ کینیڈا میں مقیم مؤرخ محمد زکریا ورک نے طلسم انسانی جسم کے ذریعہ اس مطالعہ کو مزید وسعت و وقعت عطا کی ہے۔ انہوں نے اس کتاب میں بڑی تحقیق و تفحص سے جدید ترقیات کے حوالہ سے انسانی بدن کی حیرت انگیز ترکیب، خلیات، انسجہ اور اور اعضاء کے بارہ میں ناقابل یقین انکشافات پیش کئے ہیں۔ یہ حیران کن انکشافات ان کے عمیق مطالعہ کا ماحصل ہیں۔ انہوں نے واقعی جہاں اندر جہاں کی وسعتوں کی لامحدود ریافتوں اور پُر اسرار و پوشیدہ رازوں کو سامنے لانے کی کوشش کی ہے۔ یہ مواد غالباً دوسری زبانوں میں بھی یکجا طور پر دستیاب نہیں ہے۔ قلب، دماغ، ناک، کان، آنکھ، معدہ، جلد اور ہڈیوں کے پیچیدہ نظام نیز گردشِ خون، استقرار حمل، جنین، اور پھر آرگن ٹرانس پلانٹ، ڈی این اے، اور جین کے طلسم کے علاوہ دماغ کے تذکرہ میں انسانی نفسیات پر بھی بحث کی ہے۔ سائنس کی جدید تحقیقات کے سامنے آئے بغیر پہلے انہیں جاننا اور سمجھنا ممکن نہیں تھا۔ دوسری مخلوقات کی طرح انسانی جسم میں ایک وسیع جہاں آباد ہے۔ اسی لئے حکماء نے عالمِ اکبر کے مقابلہ میں اس کے لئے عالمِ اصغر کی اصطلاح استعمال کی ہے۔

خدا کی خدائی اور اس کے وجود پر سب سے بڑا گواہ انسان کا بدن ہے۔ دنیا کے ملین انسانوں کا بظاہر ایک جیسا نظر آنے والا جسم اور مشترکہ طور پر پائے جانے والے اعضاء کے علاوہ آواز، سوچ، ذوق، ذہن، نفسیات یہاں تک کہ ہاتھ کی لکیروں، انگلیوں کے نشانات، چہرہ کے خدوخال کسی میں یکسانیت نہیں پائی جاتی۔ جڑواں افراد بھی شکل وصورت، نقش و نگار، ظاہری و باطنی خصوصیات اور عادات وخصائل میں ایک دوسرے سے مماثلت نہیں رکھتے۔ ہر شخص جذبات و احساسات میں جدا، اور مختلف اشکال وصور کا حامل، کوئی ایک ٹکسال میں ڈھلا نظر نہیں آتا۔ یہ قدرت کا ایک بڑا اعجوبہ اور کمال آفریں نشان ہے۔ دنیا کی کوئی مشین اور کوئی ٹکسال اس طرح الگ الگ اور جدا جدا نمونے نہیں نکال سکتی۔ انسانوں کا یہ اختلاف اور تغیر حالات ثبوت باری تعالیٰ کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اللہ تعالیٰ سے سکالرز ہی ڈرتے ہیں کی تفسیر کے مطابق کسی بھی مضمون کے عظیم محقق کو اس مضمون کی گہرائی میں پہنچ کر پروردگارِ عالم کی معرفت کا جو یقین حاصل ہوتا ہے، عام انسان اس کے لاکھویں حصے کا بھی ادراک نہیں کرسکتا۔ محققین اور سائنسدانوں کو ادنیٰ فہم اور عام لوگوں کے مقابلہ میں نہ صرف بدن انسان بلکہ ہر قدرتی ترکیب میں جو صنعت وکاری گری، گہرائی و گیرائی اور اندر در اندر پوشیدہ اسرار و طلسم کا نظارہ دیکھنے کو ملتا ہے وہ انہیں صانع حقیقی کے وجود کو تسلیم کرنے کے لئے مجبور کرتا ہے۔ ظاہر میں جو جڑ، پتہ، کلی، پھول اور پھل دکھائی دے

رہا ہے، علم نباتات کے ماہر کو اس میں وہ کچھ بہت نظر آجاتا ہے جسے کوئی ناواقف، سادہ آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔ ساری قدرتی تراکیب، حیوانات، نباتات، جمادات، جنگل، پہاڑ، آبشار، ارض وسما کی ہر شئے شہادت دیتی نظر آتی ہے، کسی مافوق الفطرت ذات کی۔

نظام شمسی سے باہر ہزاروں سیارے منکشف ہو رہے ہیں۔ ماہرینِ فلکیات کے مطابق کتنے ہی سیارے ایسے ہیں جن کا درجہ حرارت اور جسامت زمین جیسی ہے، ان میں ممکنہ طور پر زندگی موجود ہوسکتی ہے۔ لاکھوں ستاروں کی تلاش اب تک ہو چکی ہے۔ اور کتنی ہی کہکشائیں اور کتنے ہی سیارے، اور کتنی ہی دنیائیں ابھی تک سامنے آنی باقی ہیں۔ رب المشرقین و رب المغربین اور رب المشارق و رب المغارب کا ظہور، سائنس اور انسانی ذہن کی نو بہ نو دریافتیں اور خیرہ نظر انکشافات عقل انسانی کے لئے حیران کن ہیں۔ قدرت کی عطا کردہ عدیم المثال قوتوں اور کائنات کے اسرار اور تخلیق حیات کی زرخیزی کا آنے والے دنوں میں اور زیادہ بڑے پیمانے پر اظہار ہونا ہے۔

زکریا ورک کی کتاب طلسم انسانی جسم کے درج ذیل اقتباس سے انسانی جسم کے حیرت انگیز ساختوں اور ناقابل یقین اعداد و شمار کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے اندرونی کائنات کا یہ بیان حسابی زبان میں پیش کیا ہے۔

''انسان کی ایک مربع انچ کھال میں 19 ملین خلئے ہوتے ہیں۔ ان خلیوں میں ان کے علاوہ 60 بال، 90 تیل کے غدود، 19 خون کی شریانیں، 526 پسینے کے غدود، 19,000 سینسری سیل، موجود ہوتے ہیں۔ اوسط درجہ انسان کی کھال کا وزن 6 پاؤنڈ ہوتا ہے۔ انسانی خون کے ایک قطرے میں 250 ملین خون کے خلئے ہوتے ہیں۔ انسانی خون میں سرخ خلیوں کی تعداد 25 ٹریلین ہوتی ہے۔ ایک منفرد ریڈ بلڈ سیل اپنی 120 دن کی زندگی میں تین لاکھ مرتبہ جسم کا طواف کرتا ہے۔ مرد کے ایک کیوبک سینٹی میٹر خون میں 6.2 ملین ریڈ بلڈ سیل، اور عورت کے ایک کیوبک سینٹی میٹر خون میں 5.4 ملین ریڈ بلڈ سیل پائے جاتے ہیں۔ ایک سیکنڈ میں ہماری ہڈیوں کے گودے Bone Marrow کے اندر تین لاکھ ریڈ بلڈ سیل جنم لیتے ہیں۔ ... انسان کے ہر سیل کے مرکزے (نیوکلیئس) کے اندر 46 کمانی دار کروموسوم ہوتے ہیں۔ ان کروموسوم کے اندر پچاس ہزار سے ایک لاکھ جین پائے جاتے ہیں۔ ... انسان کا پورا جسم 75 ٹریلین 75,000, 000, 000, 000 خلیوں سے بنتا ہے۔ ایک بالغ انسان کے معدہ میں 35 بلین ہضم کرنیوالے غدود ہوتے ہیں۔ معدہ کے سیل ایک منٹ میں پانچ لاکھ خلئے دوبارہ پیدا کرتے ہیں۔ ... ایک بالغ آدمی کے منہ میں دس ہزار ذوقی کلیاں taste buds پائی جاتیں، ہر ذوقی کلی میں پچاس سینسری سیلز ہوتے ہیں۔'' (صفحہ 20)

اس طرح 29 ابواب پر مشتمل پوری کتاب انسانی جسم کے عجائب وغرائب کی ایک دلکش تصویر ہے، جس کو اس کے مؤلف نے خوبصورت ادبی پیرایہ میں پیش کیا ہے۔ زکریا ورک بہت باذوق، ذی علم اور صاحبِ نظر مؤرخ سائنس ہیں۔ انہوں نے جدید ترین دریافتوں اور معلومات کو ادبی حسن عطا کیا ہے۔ زبان کے خوبیوں کے ساتھ متعلقہ عضو کا بیان جس طرح حسب حال اشعار سے مزین ہے وہ ان کی خوش ذوقی اور اردو شعر و ادب سے ان کی خاص دلچسپی کا آئینہ ہے۔ جسمانی عجائبات کے حوالہ سے ایک عرصہ سے ان کا مطالعہ جاری تھا۔ اس موضوع سے متعلق ان کے مضامین برصغیر کے رسائل میں شائع ہوتے رہے ہیں۔ انسانی جسم کی پیچیدگیوں اور قدرت کے انمول خزانوں کے اظہار کا کیا گیا ہے۔ آخر میں حصول صحت کے آسان نسخے دئے گئے ہیں۔

زکریا ورک کی اس سے قبل متعدد کتابیں زیور طبع سے آراستہ ہو چکی ہیں۔ ان میں 111 مسلمان سائنسدان (دو جلدیں)، سلام عبد السلام، مسلمانوں کا نیوٹن، سوانح البیرونی، حکمائے اسلام، سائنس تاریخ کے آئینے میں قابل ذکر ہیں۔ مرکز فروغ سائنس علی گڑھ مسلم یونیورسٹی سے ان کی دو کتابیں مسلمانوں کے سائنسی کارنامے، (2005ء) اور سوانح ابن رشد (2007ء) شائع ہو چکی ہیں۔ انہوں نے راقم کی کتاب ''قانون ابن سینا کے شارحین و مترجمین'' کے انگریزی ترجمہ (2014ء) کے فرائض بھی انجام دئے ہیں۔ دسمبر 2013ء میں انہوں نے ''یورپ میں احیاء علوم پر اسلامی اثرات'' کے عنوان سے علی گڑھ میں ابن سینا اکیڈمی میں یادگاری خطبہ عطا کیا تھا۔ ان کا یہ خطبہ اس مجموعہ میں شامل ہے جو ابن سینا یادگاری خطبات کے نام سے 2017ء میں اکیڈمی سے شائع ہوا تھا۔

بدن انسان پر چونکا دینے والی اطلاعات پر مشتمل ان کی یہ کتاب اردو قارئین کی معلومات کے لئے خاص طور پر اضافہ کا باعث ہوگی۔ اور اسے بہت دلچسپی اور شوق سے پڑھا جائے گا۔

اہلِ وقفِ جدید

مکرم عبدالسلام اختر صاحب مرحوم

سنا رہے ہیں زمانہ کو قربِ حق کی نوید
درِ حبیب کے خدام ۔ اہلِ وقفِ جدید

کرے جو زندگی ء روح خونِ دل سے کشید
اسی کا نام ہے غازی۔اسی کا نام شہید

نہ کر سکا مجھے مرعوب جادوئے تثلیث
کہ میری روح میں پنہاں تھا جذبۂ توحید

اسی کے فیض سے پائے گی روشنی دنیا
خدانے بھیجا ہے جس کو بہ کلمۂ تمجید

وہ آگئے مرے دل میں سکونِ دل بن کر
میرے خیال میں جن کی نہ دید تھی نہ شنید

ہیں سر بکف وہ چراغِ وفا کے پیمانے
کہ جن کے ہاتھوں میں سونپی گئی دلوں کی کلید

کبھی تو عرش پہ پہنچے گی میرے دل کی مراد
میں اس کے دستِ عطا سے نہیں ہوں ناامید

ہزار بار تیرا نام لے کے اٹھیں گے
ہزار بادِ مخالف کی آندھیاں ہوں شدید

چندہ وقفِ جدید

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے 31 دسمبر کو وقفِ جدید کا مالی سال ختم ہوجاتا ہے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جنوری کے شروع میں وقفِ جدید کے نئے سال کا اعلان فرماتے ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے جن دوستوں نے ابھی تک اپنے وعدہ جات کے مطابق وقفِ جدید کا چندہ ادا نہیں کیا وہ جلد از جلد ادا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور آپ کی مالی قربانیوں کو اپنے فضل سے قبول فرمالے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ کے مشہور شاعر مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کے ساتھ ایک شام

مجلس حسن بیان کے زیر اہتمام پیس ویلج امارت نے مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کے ساتھ ایک شام منائی۔ اور ایک محفل مشاعرہ 10 جولائی 2018ء شام چھ بجے ایوان طاہر میں منعقد کی۔ جس میں جماعت احمدیہ کے معروف شاعر محترم جناب عبدالکریم قدسی صاحب مہمان خصوصی تھے۔

اس مشاعرہ کی صدارت مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مربی پیس ویلج نے کی۔ اور نظامت کے فرائض مکرم عبدالحمید حمیدی صاحب نے انجام دیئے۔

محترم پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد پرویز پروازی صاحب بھی اس پروگرام کے مہمان خصوصی تھے۔

سٹیج کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ تلاوت کے بعد مشاعرہ کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ اس کے بعد مکرم عبدالحمید حمیدی صاحب نے معزز مہمان مکرم عبدالکریم قدسی صاحب کا تعارف کرایا۔ قدسی صاحب نے اردو اور پنجابی دونوں زبانوں میں بھرپور طبع آزمائی کی ہے۔ ان کے آٹھ دیوان منظر عام پر آ چکے ہیں۔ جب کہ اور بہت سا کلام طباعت کے مراحل میں ہے۔ ان کا پنجابی کلام پاکستان بھر میں بہت مقبول ہے۔ حاضرین ان کی شخصیت اور کلام کے بارہ میں جان کر بہت حیران ہوئے۔ محترم قدسی صاحب پہلی مرتبہ امریکہ سے کینیڈا تشریف لائے تھے۔

تعارف کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد حسب روایت میزبان مکرم عبدالحمید حمیدی صاحب نے اپنی دو غزلیں ترنم کے ساتھ پیش کیں اور ایک سماں باندھ دیا۔ اور سامعین سے داد وصول کی۔

ان کے نمائندہ دو شعر درج ذیل ہیں۔

جو دل کے تار تم چھیڑو تو سُر کی عید ہو جائے
چراغاں رانگی کا ہو غزل تمہید ہو جائے
کوئی مجھ کو پکارے نام سے حیران کر ڈالے
اچانک گھنٹیاں سی بج اٹھیں اور دید ہو جائے

اس کے بعد محترم نثار احمد باجوہ صاحب نے بھی اپنا کلام ترنم سے پیش کیا۔

اے تلخیٔ ایام مجھے بھول بھی جاؤ
یاد آ کے مجھے پھر سے پریشان نہ کرنا

مکرم مقصود احمد چوہدری صاحب نے پنجابی کلام پیش کیا۔ حاضرین نے خوب پسند کیا۔

دل دلاں دے محرم ھندے
پیار دا دتا دان نہیں بھلدا

محترم بابر عطا صاحب کچھ عرصہ ہوا پاکستان سے آئے تھے۔ انہوں نے اپنی زوردار آواز میں خوبصورت کلام پیش کیا۔ حاضرین خوب محظوظ ہوئے۔ ان کو خوب داد ملی۔

پتھروں کو موم کرنا تو کوئی مشکل نہیں
شرط یہ ہے بات میں تاثیر ہونی چاہئے

مکرم بشارت ریحان صاحب اپنے خوبصورت انداز میں تازہ کلام پیش کیا اور لوگوں کے دل موہ لئے۔ ان کے دیوان کا نام ”ذات کے گنبد میں در“ طباعت کے آخری مراحل میں تھا بلکہ اب تو شائع ہو چکا ہے۔

ہم زندگی پہ غم کا اثر دیکھتے رہے
کیا دور ہے کہ شام و سحر دیکھتے رہے

اس کے بعد مکرم عبدالحی بشارت صاحب نے اپنے کلام سے حاضرین کو نوازا۔

زمیں کی خیر ہو یارو کہ پھر فلک پہ کبھی
ستارہ ٹوٹ کے جلوہ نما نہیں ہوتا

اب ہمارے مہمان خصوصی کی باری تھی۔ چنانچہ انہوں نے اپنا اردو اور پنجابی کلام پیش کیا۔ ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ سامعین بار بار سننے کی فرمائش کر رہے تھے۔

آج اس کی چال قدسی قیامت کی چال تھی
میرے چمن کی اور بھی رنگت نکھر گئی
زرد کلیوں کی رفاقت بھی سہانی ہوگی
خود سے بیزار نہ اب رات کی رانی ہوگی

جو قلمکار ہے لکھاری ہے
موسم ہجر اس پہ بھاری ہے

حاضرین ان کے کلام سے خوب لطف اندوز ہوئے۔ اس بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب نے اپنا کلام پیش کیا۔ جسے سب نے بہت پسند کیا۔

ساری رات نہ بھلیا کوئی
اتھرو اتھرو ڈھلیا کوئی
سجدے کر کر نیر بہا وے
غم دے مارے رلیا کوئی
رات دے پچھلے پہر اچانک
عرش دا بوہا کھلدا کوئی

آخر میں محترم پروفیسر ڈاکٹر ناصر احمد پرویز پروازی صاحب نے اپنا کلام سنایا۔

دار ہوگا تو سر دار کوئی آئے گا
ورنہ جان دینے کو بیکار کوئی آئے
وقت کی چھلنی میں چھانی جائے گی
تب ہماری بات بھی مانی جائے گی
ہر وقت جاں پہ بنی رہتی ہے
سر پہ چادر اداسی کی تنی رہتی ہے
دل بھی قابو میں نہیں آنکھ بھی قابو میں نہیں
اور ان دونوں میں ہر وقت تنی رہتی ہے

اس طرح یہ محفل جو کہ کم و بیش دو گھنٹے تک جاری رہی دعا کے ساتھ اختتام پزیر ہوئی۔ خواتین کے لئے الگ پردے کا انتظام تھا اور ان کے لئے ٹی وی اسکرین بھی لگائی گئی تھی۔

آخر میں میزبان مکرم عبدالحمید حمیدی صاحب نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ حاضرین کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔ سب احباب بہت خوش تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ایسی علم و ادب کی کامیاب محفلیں سجتی رہیں۔ آمین

(رپورٹ۔ منصور احمد چغتائی سیکرٹری تعلیم پیس ویلج امارت)

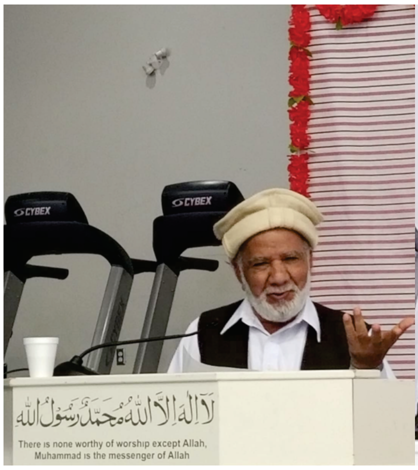
There is none worthy of worship except Allah,
Muhammad is the messenger of Allah

محفلِ شعروسخن

محفلِ شعروسخن

محفلِ شعروسخن

محفلِ شعروسخن

بقیہ از شادی بیاہ کے موقع پر بدرسومات اور بدعات کے خلاف جہاد

تو بری روایات، بدرسومات اور بدعات سے بچنا ہمارا فرض ہے۔ اس کے برعکس اگر کوئی اچھی روایت قائم ہو جس کو خلفاء کرام فروغ دیں تو اس پر عمل کرنا ہمارے لئے اور ہماری نسلوں کے لئے باعثِ برکت ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

’’ آمین منانے کا کتنا اچھا طریق رائج ہوا ہے جو سنتِ حسنہ ہے اور جو دین میں داخل ہوئی ہے ۔ اس سنتِ حسنہ سے فائدہ اُٹھائیں ۔ بچوں میں قرآنِ کریم کا شوق پیدا کریں ۔ وہ جب سج دھج کے تیار ہو کے قرآن پڑھنے آئیں گے اور پھر آپ دعوت کریں گے تو آپ کے سارے شوق اچھی طرح پورے ہو سکتے ہیں ۔ اس لئے فضول باتوں کے لئے فضول بہانہ نہ بنائیں۔‘‘

(بدرسوم وبدعات۔صفحہ 44)

یہ تمام ارشادات جو خاکسار نے آپ کے سامنے پیش کئے ہیں ان کا خلاصہ اور لبِ لباب یہی ہے کہ اگر ہم اپنی زندگیوں میں آسانی پیدا کرنا چاہتے ہیں تو لازم ہے کہ ہم اس زمانہ کے امام کی آواز اور آپؑ کے خلفاء کرام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ان بد رسومات اور بدعات کو ترک کریں جو ہمارے لئے اور ہماری نسلوں کے لئے ایک بوجھ ہیں اور نافرمانی کی موجب بنتی ہیں۔ ہم وہ طریق اپنائیں جن کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کے خلفاء کرام نے ہماری رہنمائی فرمائی ہے۔ ان سب بدعات اور بد رسومات سے بچنے کے لئے ہمارے پیارے امام سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ دعا کی :

’’ اللہ کرے کہ ہم ہر قسم کے رسم و رواج، بدعتوں اور بوجھوں سے اپنے آپ کو آزاد رکھنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے ہوں ۔ آنحضرت ﷺ کی سنت پر عمل کرنے والے ہوں اور ہمیشہ اس زمانے کے حَکَم و عدل کی تعلیم کے مطابق دین کو دنیا پر مقدم کرنے والے ہوں ۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنا بھی ایسا عمل ہے جو تمام نیکیوں کو اپنے اندر سمیٹ لیتا ہے اور تمام برائیوں اور لغو رسم و رواج کو ترک کرنے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ تو ہمی اس کی طرف بھی خاص توجہ کرنی چاہئے ۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے ۔‘‘ (بدرسوم وبدعات۔صفحہ 31)

آج سے اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہمارا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کے ایّام میں کیسے وقت گزارنا چاہئے اس ضمن میں فرماتے ہیں :

’’ جلسہ میں شمولیت کسی دنیاوی میلے میں شمولیت نہیں ہے اس لئے ہر شامل ہونے والے کو ان دنوں میں اپنی توجہات کا مرکز دینی، علمی اور روحانی ترقی کو بنانا چاہئے ۔‘‘

اسی طرح حضورِ انور نے فرمایا :

’’ پھر دوبارہ میں کہوں گا کہ خاص طور پر ان دنوں میں دعاؤں کی طرف توجہ رکھیں ۔ نمازوں اور نوافل کے علاوہ ذکرِ الٰہی اور درود شریف پڑھنے اور دوسری دعائیں کرنے میں وقت گزاریں ۔ اللہ تعالیٰ اس جلسے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور ہم سب کی دعائیں قبول فرمائے اور ہر شر سے ہمیں محفوظ رکھے ۔ آمین ۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 12 اگست 2016ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں حضورِ انور کی نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان ایّام میں ہمیں اپنے اندر پاک تبدیلیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔ ثم آمین ۔

کرتے ہوئے پروان چڑھیں گے وہ نہ صرف جماعت کا بہترین وجود بنیں گے بلکہ ایک روشن مستقبل کی بھی ضمانت بن جائیں گے ۔ لہو و لعب سے بچتے ہوئے ، فضولیات سے بچتے ہوئے ، لغویات سے بچتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی پناہ حاصل کرنے والے بنیں گے ۔‘‘

پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 9 جنوری 2008ء کے خطبہ جمعہ میں بچوں کو وقفِ جدید میں شامل کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:

’’ جب کہ میں پہلے بھی ایک دفعہ کہہ چکا ہوں کہ بچوں کو توجہ دلائیں ۔ بچوں میں جتنا اضافہ ہوتا ہے اگر اس کا نصف بھی ہر جماعت اپنے میں اضافہ کرنے کی کوشش کرے تو تعداد کہیں زیادہ بڑھ سکتی ہے بچوں کی طرف سے بے شک پچاس پینس ہی ادا کریں لیکن ان کو عادت ہونی چاہیئے ۔‘‘

خلفائے احمدیت کے مندرجہ بالا ارشادات کی روشنی میں سب احمدی والدین اور ذیلی تنظیموں (جن کے ذمہ بچوں کی تربیت ہے) کا فرض بنتا ہے کہ ہر احمدی بچے کو وقفِ جدید کی بابرکت تحریک میں شامل کریں تا کہ وہ جماعت کا بہترین وجود بن سکیں اور ہم سب اللہ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں ۔ آمین ۔

بقیہ از وقفِ جدید دفتر اطفال کا قیام اور اہمیت

بعض والدین بھی ان کی طرف سے دیتے ہیں لیکن یہ بچوں کا جوش اور جذبہ ہے کہ پاکستان میں وقفِ جدید کے چندوں میں بچوں کی جو شمولیت ہے وہ بڑوں کی شمولیت کا تقریباً نصف ہے گو کہ میرے خیال میں یہاں بھی اضافہ کی بڑی گنجائش ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تسلی بھی ہے کہ ایسے بچے جن کو اس طرح بچپن میں مالی قربانی کی عادت پڑ جائے وہ آئندہ نسلوں کی قربانیوں کی ضمانت بن جایا کرتے ہیں ۔ اللہ کرے کہ یہ روح ہمارے بچوں میں بڑھتی چلی جائے اور اب جب کہ یہ وقفِ جدید کی تحریک تمام دنیا میں رائج ہے تو بچے بھی اور ماں باپ بھی اور سیکریٹریانِ وقفِ جدید بھی اس طرف خاص توجہ کریں ۔ جماعتی نظام اور ناصرات و اطفال کی ذیلی تنظیمیں بھی اس طرف توجہ کریں اور زیادہ سے زیادہ بچے وقفِ جدید کے چندے میں شامل کریں ۔ بچوں کو اس کی اہمیت کا احساس دلائیں ۔ قربانی کی روح ان میں پیدا کریں ۔ جو بچے اس مادی دور میں اس طرح کی قربانی کے لئے تیار ہوں گے اس طرح قربانی

بقیہ از وقفِ جدید باب رحمت ہے

ابھی رسیدیں جاری نہیں ہوئی تھیں کہ چار سالہ ننھی منھی مجاہدہ بھی اپنا گولک (پیسے جمع کرنے والا ڈبہ) لے کر دوڑی آ گئی اور اپنا چندہ ادا کرنے کے لئے مصر ہوئی ۔ وفد نے ننھی مجاہدہ کو کہا کہ یوں تو آپ کا گولک خالی ہو جائے گا ؟ آپ کی عیدی والی رقم ختم ہو جائے گی تو پھر کیا ہوگا ؟ کہنے لگی ’’ اللہ تعالیٰ اور دے دے گا ۔‘‘ میرا چندہ وقفِ جدید پیارے آقا کے پاس بھیج دیں ۔ اس نیک نمونہ کا اثر اتنا ہوا کہ گھرانہ کے باقی افراد بھی قربانی میں سرخرو ہو گئے اور مکمل ادائیگی ہو گئی ۔

ہر کام آسان ہو گیا

ایک جماعت کے سابق سیکرٹری وقفِ جدید پانچ ایکڑ رقبہ پر گزارہ کرتے تھے ۔ اپنے دو بیٹوں کی شادی اور ساتھ جدید مکان کی تعمیر کی فکر میں تھے ۔ مالی مشکلات کا سامنا تھا ۔ اس سوچ بچار میں پریشان تھے ۔ اس بات کا کئی بزرگوں سے اظہار کر چکے تھے ۔ بندہ ناچیز کو بھی اپنی مشکل کے بارہ میں کہنے لگے ۔ خاکسار نے مشورہ دیا

کہ ایک ترکیب ذہن میں آئی ہے اس پر غور وفکر کر دیکھیں مجھے یقین ہے جملہ کام آسان ہو جائیں گے۔ وہ یہ کہ اس زمانہ میں ساری برکات خلافت سے وابستہ ہیں۔ ایک تو دعا کے لئے حضور پُرنور امام عالی مقام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں خط لکھ دیں۔ دوسرا یہ کہ وقفِ جدید خدا تعالیٰ کی رحمتوں کے دروازوں سے ایک دروازہ ہے اس سے رحمتِ خداوندی کے حصول کی دوڑ میں شامل ہو جائیں۔ اپنا وعدہ وقفِ جدید سمیت سب چندہ جات ادا کر دیں۔ کہنے لگے حضور اقدس کی خدمت عالی میں ابھی خط لکھ دیں اور چندہ جات کی ادائیگی کے لئے دعا کی درخواست کریں۔ چنانچہ مکان تعمیر کرنے اور بچوں کی شادیاں کرنے سے قبل چندہ جات سو فیصد ادا کر دیئے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی۔ غیبی خزانوں کے منہ کھل گئے۔ عالی شان خوبصورت مکان بھی تعمیر ہو گیا۔ دو بچوں کی شادیاں بھی ہو گئیں اور دو بچوں کے ملک سے باہر جانے کے سامان بھی ہو گئے۔ موصوف اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا کرتے رہتے ہیں اور اپنے مکان کی تعمیر و بچگان کی شادیاں اور ملک سے باہر روزگار ملنے کو چندہ جات کی ادائیگی کی برکت اور خلافت کی توجہ دعاؤں کا ثمرہ بیان کرتے ہیں۔

یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اشتہار ستمبر 1903ء میں تحریر فرمایا:

"اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت امداد سے پہلوتہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرہ محتاج نہیں۔ ہاں تم پر اس کا یہ فضل ہے کہ تم کو خدمت کا موقع دیتا ہے۔" (مجموعہ اشتہارات، جلد2، صفحہ 613)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس نسخہ کیمیاء پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ گھر کے تمام افراد کو وقف جدید میں اپنا اپنا حصہ ڈالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

اے میرے بندو!
میری شانِ کریمی تو دیکھو!

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

☆ اے میرے بندو! میں نے اپنی ذات پر ظلم حرام کر رکھا ہے اور تمہارے درمیان بھی حرام کر رکھا ہے۔ پس تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔

☆ اے میرے بندو! تم سب گم گشتہ راہ ہو سوائے ان لوگوں کے جن کو میں صحیح راستہ کی ہدایت دوں۔ پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو۔ میں تم کو ہدایت دوں گا۔

☆ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے اس کے جس کو میں کھانا کھلاؤں۔ پس مجھ سے ہی رزق طلب کرو۔ میں تم کو رزق دوں گا۔

☆ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو سوائے اس کے جس کو میں لباس پہناؤں۔ پس مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں لباس پہناؤں گا۔

☆ اے میرے بندو! تم دن رات غلطیاں کرتے ہو اور میں تمہارے گناہ بخش دیتا ہوں۔ پس تم مجھ سے بخشش مانگو۔ میں تمہیں بخش دوں گا۔

☆ اے میرے بندو! تم مجھے ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے اگر تم نقصان پہنچانے کا بھی ارادہ کرو۔ اور تم مجھے ہرگز کوئی نفع نہیں پہنچا سکتے اگر تم مجھے نفع پہنچانے کی کوشش بھی کرو۔

☆ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے اور پچھلے اور جن وانس سب کے سب اول درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جائیں اور اس شخص کی طرح بن جائیں جو تم میں سے سب سے زیادہ تقویٰ رکھتا ہے۔ تو تمہارا ایسا ہو جانا بھی میری بادشاہت میں ایک ذرہ بھر اضافہ نہیں کر سکتا۔

☆ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے اور پچھلے اور جن وانس تم میں سے جو سب سے زیادہ بدکار ہے اس کے قلب بدنہاد کی طرح کے ہو جائیں تو بھی میری بادشاہت میں کسی چیز کی کمی نہیں کر سکتے۔

☆ اے میرے بندو! اگر تمہارے سب اگلے اور پچھلے اور جن وانس ایک میدان میں اکٹھے ہو جائیں اور مجھ سے حاجات مانگیں اور میں ہر ایک انسان کی حاجات پوری کر دوں تو بھی میرے خزانوں میں اتنی بھی کمی نہیں آئے گی جتنی سمندر میں سوئی ڈال کر اس کو باہر نکالنے سے سمندر کے پانی میں کمی آتی ہے۔

☆ اے میرے بندو! یہ تمہارے ہی اعمال ہیں جن کا میں نے حساب کیا ہے۔ میں تم کو ان کا پورا پورا بدلہ دوں گا پس جس شخص کا اچھا نتیجہ نکلے وہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ اور جو شخص اس کے علاوہ کوئی اور چیز پائے یعنی ناکامی کا منہ دیکھے وہ اپنی ہی ذات کو ملامت کرے کہ اس کی اپنی ہی بدعملی کا نتیجہ ہے۔

(صحیح مسلم۔ کتاب البر والصلۃ، باب 15۔ تحریم الظلم۔ حدیث نمبر 6572)

بقیہ از اعلانات

☆ **محترمہ عصمت بیگم صاحبہ**

29 ستمبر 2018ء کو محترمہ عصمت بیگم صاحبہ، کراچی 80 سال کی عمر میں فات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ، مکرم ڈاکٹر محمد احمد چوہدری صاحب، پیس ولیج کی ہمشیرہ تھیں۔

ادارہ ان مرحومین کے تمام ورثاء سے دلی تعزیت پیش کرتا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے، ان کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور اپنے خاندان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

دعائے مغفرت

نماز جنازہ حاضر

☆ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ

کیم اگست 2018ء کو محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حنیف صاحب مرحوم، ٹورانٹو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحومہ نیک، دعاگو، خلافت سے گہری وابستگی رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔

3 اگست 2018ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم امتیاز احمد سرا صاحب مربی وان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اس کے فوراً بعد نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹے ٹورانٹو کے مکرم مبارک احمد صاحب، مکرم طارق احمد صاحب، مکرم عارف احمد صاحب، مکرم ناصر احمد صاحب اور پانچ بیٹیاں محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب بریمپٹن، محترمہ زاہدہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالعزیز صاحب، محترمہ بشریٰ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم سید وسیع اللہ خان صاحب ٹورانٹو، محترمہ طاہرہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم قمر اقبال صاحب مرحوم، محترمہ ناصرہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم اسد افضل صاحب، یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ کے اور بھی عزیز و اقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

☆ مکرم ناصر احمد ظفرؔ صاحب

27 ستمبر 2018ء کو مکرم ناصر احمد ظفرؔ صاحب، ایمری ویلیج جماعت 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ 30 ستمبر 2018ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیس ویلیج نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 31 ستمبر 2018ء کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے دعا کرائی۔ ہر دو مواقع پر کثیر تعداد میں دوستوں نے شرکت کی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ اور خلافت سے والہانہ تعلق تھا۔ جماعت میں مختلف حیثیتوں میں خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ مرحوم جماعت احمدیہ کے مشہور شاعر مکرم محمد ابراہیم شادؔ صاحب مرحوم کے صاحبزادے اور مکرم مولانا دوست محمد شاہدؔ صاحب مرحوم مؤرخ تاریخ احمدیت کے بہنوئی تھے۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ خورشید ناصر صاحبہ ٹورانٹو، دو بیٹے مکرم منصور احمد ناصرؔ صاحب صدر حلقہ فلاور ٹاؤن اور مکرم خاتم احمد ظفرؔ صاحب بریمپٹن، تین بیٹیاں محترمہ ناہید مبشر صاحبہ، محترمہ منصورہ شفیق صاحبہ، ٹورانٹو، محترمہ نصرت رحمٰن صاحبہ پاکستان، تین بھائی اور پانچ بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم، مکرم محمد اسحاق ساجد صاحب صدر حلقہ سکاربرو اور محترمہ نسیم اختر صاحبہ آٹوا کے بڑے بھائی تھے۔

☆ محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ

2 اکتوبر 2018ء کو محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم اظہر احمد صاحب، بریمپٹن 63 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ 5 اکتوبر 2018ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیس ویلیج نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ مخلص اور فدائی احمدی تھیں۔ اور خلافت سے والہانہ تعلق تھا۔ داعی الی اللہ، خوش اخلاق، ملنسار اور محبت کرنے والی تھیں۔ آپ نے پسماندگان میں شوہر، تین بیٹے دو بیٹیاں اور ایک بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔ مکرم اجمل صاحب اور محترمہ پروین اختر صاحبہ، بریمپٹن کی والدہ اور مکرم سعید احمد صاحب، پیس ویلیج کی ہمشیرہ تھیں۔

☆ مکرم شاہد محمود راشدی صاحب

3 اکتوبر 2018ء کو مکرم شاہد محمود راشدی صاحب، مسس ساگا 70 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ 5 ستمبر 2018ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا صادق احمد صاحب مشنری مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جنازہ کے فوراً بعد بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ ہر دو مواقع پر کثیر تعداد میں دوستوں نے شرکت کی۔

مرحوم مشہور سماجی کارکن، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ خلافت سے والہانہ تعلق رکھتے تھے۔ پاکستان ائیرفورس سے سبکدوش ہونے کے بعد کینیڈا آگئے تھے۔ Ontario College of Pharmacists میں کام کرتے رہے۔ کینیڈین سیاست میں حصہ لیا۔ اور لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لئے بھرپور کوشش کرتے۔ صوبائی اور وفاقی سطح پر ممبروں کی انتخابات کے دوران مدد کرتے۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کے امور خارجیہ میں ممد و معاون رہے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ شہناز راشدی صاحبہ، ایک بیٹا مکرم Aalis راشدی صاحب اور ایک بیٹی محترمہ دردانہ حسن صاحبہ مسس ساگا یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ نسیم اختر صاحبہ

5 اکتوبر 2018ء کو محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری معراج خالد گھمن صاحب، بریمپٹن 80 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ 8 اکتوبر 2018ء کو مسجد بیت الاسلام میں مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا کرنے کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیس ویلیج نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 9 اکتوبر 2018ء کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔ ہر دو مواقع پر کثیر تعداد میں دوستوں نے شمولیت کی۔

مرحومہ، مکرم چوہدری محمد الدین گوندل صاحب مرحوم، صدر جماعت سیالکوٹ کی صاحبزادی اور حضرت قاضی نذیر حسین صاحبؓ سیشن جج کی نواسی تھیں۔ اور مکرم چوہدری معراج خالد گھمن صاحب بریمپٹن، حضرت چوہدری غلام احمد صاحبؓ کے پوتے ہیں۔

مرحومہ مخلص اور فدائی احمدی تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت سے والہانہ تعلق تھا۔ خوش اخلاق، ملنسار اور سب سے محبت کرنے والی خاتون تھیں۔ آپ نے خاندان کے تمام افراد کو ایک ہاتھ پر جمع کرکے وحدت کی لڑی میں پرویا ہوا تھا۔

پسماندگان میں شوہر، بریمپٹن میں تین بیٹے، مکرم کرنل (ر) چوہدری فاروق خالد صاحب، مکرم چوہدری داؤد خالد صاحب، مکرم چوہدری منصور خالد صاحب، ایک بیٹی محترمہ الماس کوثر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ظہیر الدین باجوہ صاحب، چار بھائی مکرم چوہدری ریاض الدین احمد گوندل صاحب، مسس ساگا، مکرم چوہدری امتیاز احمد گوندل صاحب ٹورانٹو، مکرم چوہدری اقبال احمد گوندل صاحب مخلص رضا کار شعبہ جائیداد کینیڈا، مکرم چوہدری افتخار احمد گوندل صاحب،

بریمپٹن اور ایک ہمشیرہ محترمہ تنویر اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری طاہر احمد باجوہ صاحب امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ نسرین نعمان صاحبہ

13 اکتوبر 2018ء کو محترمہ نسرین نعمان صاحبہ اہلیہ مکرم نعمان احمد صاحب، بریمپٹن 54 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 15 اکتوبر 2018ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں مغرب کی نماز کے بعد مکرم مولانا صادق احمد صاحب مربی مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 16 اکتوبر 2018ء کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا زاہد احمد سردار خاں صاحب مربی بریمپٹن نے دعا کرائی۔

مرحومہ، اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مخلص اور فدائی احمدی تھیں۔ نظام جماعت اور خلافت سے والہانہ تعلق تھا۔ بچوں کی اعلیٰ تربیت کی۔ آپ کو لجنہ اماء اللہ میں مختلف حیثیتوں سے خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ خوش اخلاق اور ملنسار خاتون تھیں۔

پسماندگان میں شوہر، بریمپٹن میں دو بیٹے، مکرم حنان احمد صاحب، مکرم حسان احمد صاحب، دو بیٹیاں محترمہ سعدیہ احمد صاحبہ اور محترمہ فریحہ احمد صاحبہ یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ مکرم خالد محمود صاحب

15 اکتوبر 2018ء کو مکرم خالد محمود صاحب ابن مکرم فضل محمود صاحب مرحوم، بریمپٹن جماعت 49 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 19 اکتوبر 2018ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم سید محمد احسن گردیزی صاحب لوکل امیر مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور نماز جمعہ کے بعد بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا عتیق احمد مربی بریمپٹن نے دعا کرائی۔ مرحوم مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ خلافت سے والہانہ تعلق تھا۔ پنج وقتہ نماز کے پابند تھے۔ اپنے بچوں کی اعلیٰ تربیت کی۔

آپ نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ شاہین خالد صاحبہ، تین بیٹے مکرم مسابق احمد خالد صاحب، مکرم دانش خالد صاحب، مکرم لبید خالد صاحب، ایک بیٹی محترمہ ثنا احمد صاحبہ اہلیہ مکرم منصور احمد صاحب اور ایک بھائی مکرم شکیل احمد صاحب جرمنی یادگار چھوڑے ہیں۔

☆ محترمہ سارہ صدیقہ صاحبہ

19 اکتوبر 2018ء کو محترمہ سارہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم کرنل (ر) محمد سعید صاحب مرحوم جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کینیڈا بیت الاسلام مشن ہاؤس، کارنوال جماعت 90 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 21 اکتوبر 2018ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز مغرب کے بعد مکرم سید محمد احسن گردیزی صاحب لوکل امیر مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 22 اکتوبر کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مربی پیس ویلج نے دعا کرائی۔

مرحومہ مخلص اور فدائی احمدی تھیں۔ تہجد گذار اور دعا گو خاتون تھیں۔ خلافت اور نظام جماعت سے والہانہ تعلق تھا۔ صدر لجنہ اماء اللہ مانٹریال رہیں۔ اپنے شوہر مرحوم کے ساتھ کامل وفا سے جماعت کی خدمات بجالاتی رہیں۔ آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم اسامہ سعید صاحب آٹوا، مکرم زبیر سعید صاحب بریمپٹن، مکرم سہیل سعید صاحب بریمپٹن، تین بیٹیاں محترمہ صبیحہ عزیز اللہ صاحبہ کارنوال، محترمہ سلمہ خان صاحبہ امریکہ، محترمہ ثمینہ نوید خاں صاحبہ یوکے یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ شاہدہ شاہ صاحبہ

19 اکتوبر 2018ء کو محترمہ شاہدہ شاہ صاحبہ اہلیہ مکرم عطاء الرحمٰن طاہر صاحب مرحوم کراچی حال، وان ساؤتھ جماعت 65 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 24 اکتوبر 2018ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مربی پیس ویلج نے دعا کرائی۔ مرحومہ کی تدفین ربوہ میں ہوئی۔ مرحومہ، خالدِ احمدیت مکرم مولانا ابوالعطاء جالندھری صاحب مرحوم کی بہو تھیں۔ نہایت مخلص اور فدائی احمدی خاتون تھیں۔ خلافت اور نظام جماعت سے والہانہ تعلق تھا۔

آپ نے پسماندگان میں تین بھائی مکرم محمد ابریق طارق صاحب بریمپٹن، مکرم سید محمد ضرار عامر شاہ صاحب وان، مکرم سید محمد خاور صاحب جرمنی، مکرم محمد ذوالنواز صاحب زمباوے اور ایک ہمشیرہ محترمہ زیبا طاہر صاحبہ پاکستان یادگار چھوڑی ہیں۔

☆ محترمہ ریحانہ انعم احمد صاحبہ

22 اکتوبر 2018ء کو محترمہ ریحانہ انعم احمد صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا نصیح احمد صاحب بریڈفورڈ جماعت 28 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ 24 اکتوبر 2018ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مربی پیس ویلج نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 25 اکتوبر کو نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا ذوالفقار علی صاحب مربی بریڈفورڈ نے دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ نہایت مخلص اور فدائی احمدی خاتون تھیں۔ عائشہ اکیڈیمی میں قرآن کریم پڑھاتی رہیں اور ہومینٹی فرسٹ میں رضا کارانہ طور پر خدمات بجالانے کی توفیق پائی۔ آپ نے پسماندگان میں شوہر اور ایک بیٹا مرزا منیف احمد صاحب، ایک بیٹی محترمہ مناح مرزا صاحبہ، سوگوار والد مکرم جمیل احمد صاحب، والدہ محترمہ امۃ الشافی صاحبہ، دو بھائی مکرم عمران احمد صاحب اور مکرم احمد شاہ زیب صاحب یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

28 ستمبر 2018ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ محترمہ عصمت بیگم صاحبہ

11 اگست 2018ء کو محترمہ عصمت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سراج الدین صاحب مرحوم، نیویارک 79 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نے پسماندگان میں چار بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ، محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری جاوید اقبال صاحب کیلگری کی والدہ اور مکرم محمد جمیل احمد صاحب ڈنمارک حال رچمنڈ ہل کی بھابھی تھیں۔

☆ مکرم رائے نصر اللہ جوئیہ صاحب

28 اگست 2018ء کو مکرم رائے نصر اللہ جوئیہ صاحب، ربوہ 59 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، مکرم ثناء اللہ جوئیہ صاحب پیس ویلج ساؤتھ کے بھائی تھے۔

☆ مکرم محمود احمد صاحب

03 ستمبر 2018ء کو مکرم محمود احمد صاحب، عمر 93 سال علی پور میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ، ایک بیٹا اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ، محترمہ ریحانہ منور صاحبہ اہلیہ مکرم منور احمد

صاحب وان کے والداور مکرم عطاء الحی صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ کینیڈا کے نانا تھے۔

☆ مکرم ادریس احمد خاں صاحب

05 ستمبر 2018ء کو مکرم ادریس احمد خاں صاحب، میری لینڈ 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن مرحوم، محترمہ نادیہ احمد صاحبہ پیس ویلج کے والد، مکرم یحییٰ احمد خاں صاحب ویسٹن کے چچا اور مکرم مبشر احمد صاحب نارتھ یارک کے ماموں تھے۔

☆ مکرم میاں غلام احمد صاحب

06 ستمبر 2018ء کو مکرم میاں غلام احمد صاحب عمر 93 سال، کیلیفورنیا میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ اور داعی الی اللہ تھے۔ آپ مکرم مبشر احمد صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس کے تایا، مکرم مبشر احمد صاحب نارتھ یارک کے پھوپھا اور مکرم نسیم احمد سرفراز صاحب مارکھم کے چچازاد بھائی تھے۔

☆ محترمہ مبارکہ شوکت حافظ صاحبہ

08 ستمبر 2018ء کو محترمہ مبارکہ شوکت حافظ صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا حافظ قدرت اللہ صاحب مرحوم سابق مشنری انڈونیشیا و ہالینڈ، عمر 94 سال، لندن یوکے میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 21 ستمبر 2018ء کو خطبہ جمعہ کے آخر میں ان کی نیکیوں اور قربانیوں کا ذکر فرمایا اور ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مرحومہ، مکرم عزیز اللہ صاحب، کارنوال کی والدہ محترمہ، محترمہ طاہرہ فیصل صاحبہ ایمری ویلج کی نانی، محترمہ سارہ سعید صاحبہ اہلیہ مکرم کرنل محمد سعید صاحب مرحوم سابق سیکرٹری بیت الاسلام مشن ہاؤس کی ہمشیرہ، مکرم پروفیسر مبارک احمد انصاری صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس، مکرم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام مسجد لندن اور محترمہ صفیہ صدیقہ صاحبہ والدہ مکرم منیر الحق شاہدؔ صاحب بریڈ فورڈ کی ممانی تھیں۔ مرحومہ کے اور بہت سے عزیز کینیڈا میں رہتے ہیں۔

☆ مکرم منور احمد کاہلوں صاحب

09 ستمبر 2018ء کو مکرم منور احمد کاہلوں صاحب ربوہ، 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم نے پسماندگان میں پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم عامل منور کاہلوں صاحب، پیس ویلج کے والد تھے۔

☆ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ

14 ستمبر 2018ء کو محترمہ اقبال بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ظہور احمد قریشی صاحب مرحوم، لاہور 85 سال کی عمر میں فات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحومہ، مکرم رفیق داؤد قریشی صاحب ٹورانٹو کی والدہ، مکرم عبدالرزاق قریشی صاحب ویسٹن کی ہمشیرہ، مکرم فراز حسین قریشی صاحب ویسٹن کی پھوپھی تھیں۔

☆ محترمہ مناہل احمد صاحبہ

15 ستمبر 2018ء کو محترمہ مناہل احمد صاحبہ بنت مکرم یاور احمد صاحب، وینکوور عمر 23 سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحومہ، محترمہ فائزہ احمد صاحبہ وینکوور کی صاحبزادی اور مکرم حاشر احمد صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ کینیڈا کی ہمشیرہ تھیں۔

☆ مکرم قاضی منیر الدین صاحب

17 ستمبر 2018ء کو مکرم قاضی منیر الدین صاحب ابن مکرم قاضی کلیم الدین بھاگل پوری صاحب مرحوم، عمر 57 سال کراچی میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحوم، مکرم قاضی رشید الدین صاحب سکاربرو کے بھائی تھے۔

5 اکتوبر 2018ء کو مسجد بیت الاسلام میں نماز جمعہ کے بعد مکرم مولانا مرزا محمد افضل صاحب مشنری پیس ویلج نے محترمہ صغریٰ بیگم صاحبہ کی نماز جنازہ حاضر کے ساتھ درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

☆ محترمہ امۃ القادر صاحبہ

26 ستمبر 2018ء کو محترمہ امۃ القادر صاحبہ، کراچی تقریباً 60 سال کی عمر میں فات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ آپ سالہا سال تک لجنہ اماء اللہ کراچی کی فعال عہدیدار رہیں۔ عبادات کی پابند اور خوش اخلاق تھیں۔ مرحومہ، مکرم رشید الدین صاحب مرحوم کی صاحبزادی، محترمہ مبارکہ ابرار صاحبہ اہلیہ مکرم ابرار احمد صاحب پیس ویلج کی بھانجی اور مکرم مولانا ابو البشارت عبدالغفور صاحب مرحوم مربی سلسلہ کی نواسی تھیں۔

(باقی صفحہ 30)

پیاری انعم کی نذر

ایک شہزادی جان سے پیاری
یوں اچانک بچھڑ گئی ہم سے
پھر کبھی لوٹ کر نہ آنے کو!

اپنے بس میں اگر کبھی ہوتا
جان دے کر اسے بچا لیتے
زندگی کی تمام تر خوشیاں
اس کے صدقے میں سب لٹا دیتے

غم زدہ باپ، ماں، بہن بھائی
اور
جس کو کہتے ہیں عمر بھر کا رفیق
سارے ناطے ہی کتنے بے بس ہیں!

غم کا اِک بے کراں سمندر ہے
اور ملنے کی کوئی آس نہیں
پر خدا کی رضا پہ راضی ہیں ہم
ماں سے بڑھ کر وہ پیار کرتا ہے
وہ ہی دکھیا دلوں کا مرہم ہے

غم کے ماروں پہ صبر نازل کر
دُکھ کو تسکین سے بدل دے تُو
تھی جو شہزادی جان سے پیاری
اس کو جنت میں دے بلند مقام!

غمزدہ اور شریکِ غم
مبارکہ ابرار